خواجہ حسن نظامی کی ایک آنہ اردو یونی ورسٹی کی کتاب

غدر ۱۸۵۷ء کی تاریخ کا پانچواں حصہ

گرفتار شدہ خطوط

نیا نام

غدر کے فرمان

خواجہ حسن نظامی دہلوی نے مرتب کیا

مئی سنہ ۱۹۴۴ عیسوی میں پانچویں بار اپنے

پریس دہلی میں چھاپ کر شائع کیا

طبع پنجم — قیمت عمر

پتہ:۔ منتظم دفتر لوح محفوظ اردو لائبریری دہلی

یا معینُ ھُوالکل ۷۸۶

خواجہ حسن نظامی کا پہلا دیباچہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ وہ خطوط ہیں جو تیموریہ خاندان کے آخری بادشاہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کی خدمت میں انگریزی فوج کے باغی لوگوں اور ملک کے ہندو مسلمان امیروں سرداروں اور افراد رعایا نے بھیجے اور وہ فرمان وجوابات ہیں جو بادشاہ کی جانب سے ان لوگوں کے نام روانہ کئے گئے۔

یہ خطوط بہادر شاہ کے مقدمے کی مثل میں شامل تھے یعنی جب غدر ۱۸۵۷ء میں باغی افواج نے انگریزی سپاہ سے شکست کھائی اور بہادر شاہ انگریزوں کی حفاظت میں اپنی خوشی سے آگئے تو ان پر ایک باضابطہ مقدمہ قائم کیا گیا جسمیں کئی مہینے تک شہادتیں ہوتی رہیں۔ سرکاری وکیل نے استغاثے کی طرف سے مختلف قسم کے ثبوت یہ بات ثابت کرنے کے لئے پیش کئے کہ بہادر شاہ غدر کی سازش میں شریک تھے اور ان کے اشارے سے غدر کی ہنگامہ آرائیاں اور انگریزوں کا قتل عام ہوا۔

بہادر شاہ نے اس مقدمے میں اپنا تحریری بیان دیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ سازش اور غدر سے میرا کچھ تعلق نہ تھا۔ بلکہ فوج نے خود مجھکو ایک قیدی بنا لیا تھا۔ اور ان کے جبر و تخویف سے میں خطوط و فرمان لکھتا تھا، اور بعض خطوط و فرامین وہ خود لکھکر جبراً میری مہر کرلیتے تھے

اس مقدمے کی مفصل کیفیت انگریزی زبان میں سرکاری اہتمام سے ٹرائیل آف بہادر شاہ کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ اور میں نے اُس کا اُردو ترجمہ تیار کرایا ہے جو شائع ہوگیا ہے اسی مقدمے کی مثل میں یہ خطوط و فرامین بھی تھے مگر میں نے کتاب کے طویل ہوجانے کے اندیشے سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

پہلا حصّہ بہادرشاہ کے مقدّمے کے نام سے شائع ہوا۔ دُوسرا "غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط کے نام سے جو یہی ہے اور تیسرا "غدر دہلی کے اخبار" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے قبل "غدر دہلی کے افسانہ کے نام سے میری لکھی ہوئی ایک کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے اور ملک میں اسکو بہت پسند کیا گیا ہے جس میں وہ دردناک حالات ہیں جو غدر کے زمانے میں بادشاہ اور ان کی بیگمات اور اُن کے بچوں کو پیش آئے اسکے بعد اسی کتاب کا دوسرا حصّہ شائع کیا گیا جس میں انگریزوں اور انکی عورتوں اور انکے بچوں کی مصیبت کا حال ہے جو غدر میں ان کو پیش آئی۔ پھر تیسرا حصّہ شائع ہوا جس میں محاصرۂ شہر دہلی کے زمانے کے وہ خطوط ہیں جو انگریز افسر وغیرہ انگریز سول حکام کو لکھتے

اس کے بعد اسی سلسلۂ احوال غدر میں چوتھا حصہ بہادرشاہ کا مقدمہ اور پانچواں حصّہ غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط، اور چھٹا حصّہ غدر دہلی کے اخبار، اور ساتواں غالب کا روزنامچہ غدر اور آٹھواں دہلی کی جانکنی کے نام سے شائع کیا گیا۔

پہلے یہ خطوط اُردو یا فارسی میں تھے مقدمے کی ضرورت سے انگریز وکیل نے انکا انگریزی ترجمہ کرایا، تاکہ انگریز جج ان کا مطلب سمجھ سکیں۔ اس زمانے میں ایسے لوگ کمیاب تھے جو فارسی یا اُردو کا صحیح مفہوم انگریزی میں ادا کرسکیں اسلئے ممکن ہے کہ مترجم نے کچھ غلطیاں کی ہوں، اس کے بعد اب انگریزی سے اُردو ترجمہ کرایا گیا جسمیں مزید غلطیوں کا ہوجانا کچھ بعید نہیں ہے۔ پھر بھی میرا خیال ہے کہ مترجم نے بہت احتیاط برتی ہے اور اشخاص و مقامات کے ناموں کی گڑبڑ کے سوا واقعات کے مطالب میں کچھ خامی نہیں ہے۔

ان خطوط پر میں نے جو حاشئے لکھے ہیں ان کا لطف جب ہی آئیگا کہ بہادرشاہ کا مقدمہ پڑھا جائے۔ کیونکہ سرکاری وکیل نے بادشاہ پر جو الزام قائم کئے تھے ان میں زیادہ زور انہی خطوط کے حوالوں سے دیا تھا میں نے یہ نوٹ اسی غرض سے لکھے ہیں تاکہ بہادرشاہ کے جواب اور سرکاری وکیل کے الزام کا فرق ناظرین سمجھ سکیں۔

ان کی اشاعت کا مقصد} یہ کتابیں میں نے اس مقصد سے شائع کی ہیں کہ دہلی کی گذشتہ تاریخ اُردو زبان میں محفوظ ہو جائے نیز یہ بھی ایک مقصد ہے کہ حکام سلطنت اسباب غدر کو موجودہ وقت میں پیش نظر رکھکر رعایا کے جذبات کی دلداری کیا کریں

اس کتاب میں یا مذکورہ دونوں کتابوں میں کوئی غلطی نظر آئے یا کسی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آئے تو سرکاری لائبریری میں کتاب ٹرائیل آف بہادر شاہ کو دیکھنا چاہئے جسکا یہ ترجمہ ہے فقط

حسن نظامی
دسمبر ۱۹۱۹ء

دُوسرا دیباچہ

یہ کتاب دسمبر ۱۹۱۹ء میں پہلی بار اور ۱۹۲۳ء میں دوسری بار شائع ہوئی تھی اور اب مارچ ۱۹۲۴ء میں تیسری بار شائع کی جاتی ہے۔

نام بدل دیا گیا} اس اشاعت کے وقت میں نے اس کتاب کا نام بدل دیا کیونکہ گرفتار شدہ خطوط نام سے کتاب کے مضمون کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا اور اسکی نظر ثانی کر کے کتاب کے طرز کو اس طرح بدلا گیا کہ پڑھنے والوں کو زیادہ آسانی مطلب سمجھنے میں ہو جائے

۱۹۲۳ء تک اس تاریخ کے صرف آٹھ حصے شائع ہوئے تھے مگر اسکے بعد چار حصے اور تیار ہو کر شائع ہوئے۔ اسطرح بارہ حصے اس تاریخ کے بک رہے ہیں اور اب تیرھواں حصہ بہادر شاہ کی ڈائری کے نام سے اور تیار ہوا ہے جو بہادر شاہ کی تخت نشینی کے وقت یعنی ۱۸۳۷ء کا روزنامچہ ہے جو فارسی میں تھا اور میں نے اُردو ترجمہ کیا ہے اس طرح اکبر ثانی یعنی بہادر شاہ کے والد کا بھی روزنامچہ تیار ہو گیا ہے جو لال قلعہ دہلی کے میوزیم سے حاصل ہوا ہے وہ بھی جلد شائع کیا جائیگا۔ تیمور، بابر، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اورنگ زیب اور بعد کے بادشاہوں کے روزنامچے بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔

حسن نظامی دہلوی مارچ ۱۹۲۴ء

ھو الکل ۴۸۶ یا معین

غدر کے فرمان

جو ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ سابق شہنشاہ دہلی نے غدر ۱۸۵۷ء میں جاری کئے اور وہ عرضیاں ہیں جو بہادر شاہ کی خدمت میں آئیں

فرمان نمبر ۱۴ ار مئی ۱۸۵۷ء | بنام خادم خاص محمد علی بیگ | ماتحت کلکٹر مالگذاری آمدنی جنوبی قسمت ضلع ہذا۔
شاہی مہر اور پنسل کے دستخط

تمہیں معلوم ہو کہ اس حکم کے ملتے ہی فوراً حاضر ہو۔ اور اپنے ہمراہ وہ آمدنی جو فراہم کی ہو لیتے آؤ۔ علاوہ ازیں تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے علاقوں میں انتظام و امن قائم کرو۔ اور ان احکام کو نہایت ضروری جانو۔

عرضی نمبر ۱۵ ار مئی ۱۸۵۷ء | منجانب مولوی محمد ظہور علی پولس افیسر نجف گڈھ

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! ادب کے ساتھ عرض ہے کہ فرمان شاہی تمام ٹھاکر دل چودھریوں، قانونگویوں اور پٹواریوں کو جو نجف گڈھ میں رہتے ہیں پہنچا دیا ہے اور انتظامات خوش اسلوبی سے قائم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کے ایما کے بموجب سوار دل پیدلوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ ضلع کی اس قسمت کی وصول شدہ آمدنی سے انہیں تنخواہیں دی جائیں گی۔ غلام کو اس وقت بکلی اعتماد نہیں ہے تاوقتیکہ کچھ نئے بھرتی شدہ غازی نہ پہنچ جائیں۔ نجگی، گکرولی، جاؤ، کلی اور دیگر قرب و جوار کے مواضع کی بابت غلام عرض کرتا ہے کہ پرآشوب زمانے کو دیکھ کر یہاں کے باشندوں

نے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا ہے۔ جرائم پیشہ لٹیروں کے متعلق دو درخواستیں
مع راضی نامہ ارسال کی جا چکی ہیں۔ اور اب مجھے امید ہے کہ شہزادۂ ذالاتبار کو مع
کافی فوج و توپخانہ و غازیان یہاں کے لئے مقرر کیا جائیگا۔ تاکہ اس حصہ ملک کا جہاں
فدوی مقیم ہے بندوبست کر دیا جائے۔ اس وقت غلام ان قانون شکن باشندوں
کو نام بنام بتا دیگا اور آئندہ کے لئے انتظام قائم رکھنے اور انسداد جرائم کے قابل
ہوسکیگا۔ اگر دیر و غفلت کی گئی تو خوف ہے کہ بہت سی جانیں تلف ہو جائینگی۔ بہت خدمت گزار
بباعث قلت روپیہ تکلیف میں ہیں۔ اگر حضور کے ہاں سے کچھ روپیہ عنایت کر دیا
جائے تو اس میں کا ایک حصہ مذکورۂ بالا آدمیوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ باقی سے سوار و
پیادے قیام حکومت کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ آئندہ بادشاہ سلامت مالک
و مختار ہیں۔ یہ عرضی ایک گاڑیبان کے ہاتھ ارسال کی جاتی ہے جس نے حال ہی
میں جرائم پیشہ لوگوں سے اذیت پائی ہے۔ التجا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فرمان اسی شخص کے ہاتھ بھیجا جائے۔

دستخط و مہر　　فدوی محمد ظہور علی پولس افسر

بادشاہ کا دستخطی حکم

مرزا مغل　بہت جلد ایک دستہ پیدل مع ان کے افسروں کے نجف گڈھ بھیجو

عرضی نمبر ۲ - ۲۳ رمئی ۱۸۵۷ء از منجانب کپتان دلدار علی خاں

حضور بادشاہ جہاں پناہ، مؤدبانہ گذارش ہے کہ جو فوجی دستہ غلام کے مکان
کی حفاظت کے لئے متعین تھا چار پانچ دن ہوئے کہ وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے۔ اور
شہری بدمعاش گروہ بندی کرکے اس مکان کو لوٹنے کے درپئے ہیں۔ فدوی کے
عیال و اطفال اسی مکان میں رہتے ہیں۔ لہٰذا ملتجی ہوں کہ ایک فوجی دستہ اس
کی حفاظت کے لئے متعین کر دیا جائے۔

فدوی خانہ زاد کپتان دلدار علی خاں

بادشاہ کا دستخطی حکم { **مرزا مغل** ۔ پیادہ رجمنٹ نمبر ۲۰ سے ایک دستہ سائل کے مکان کی حفاظت کے لئے متعین کردو۔

عرضی نمبر ۳ { منجانب رجب علی جمعدار میگزین

بعالی خدمت شاہ جہاں پناہ با مؤدبانہ گذارش ہے کہ حضور کے نمکخواران قدیمی اپنے اہل وعیال کو مکان پر چھوڑ کر مطابق فرمان حضور روز الاصبح سے شام تک میگزین میں کام کیا کرتے ہیں اور چونکہ شہر میں بدامنی پھیل رہی ہے۔ لہٰذا دربار شاہی پر دعا پرداز ہیں کہ جہاں پناہ ایک دستخطی فرمان افسران پولیس کے نام جاری کردیں کہ وہ اپنے مختلف حلقوں میں ملازمانِ میگزین کے مکان کی حفاظت ونگہداشت رکھیں؛ علاوہ ازیں فدویان و دیگر رعایا جو خلاصی لین میں رہتی ہے اور جہاں نجمو نظر پولیس تعینات ہے ظلم وتشدد سے عاجز آکر التجا کرتی ہے کہ موجودہ پولس افسر کسی دوسرے حلقے میں یا شہر کے باہر تبدیل کردیا جائے تاکہ سائلان کو امن وچین نصیب ہو۔

عریضہ نیاز رجب علی جمعدار دہلی میگزین

(اس حکم کا تعلق عرضی سے نہیں معلوم ہوتا شاید غلطی سے درج ہوگیا ہے)

بادشاہ کا دستخطی حکم { **مرزا مغل!** ان تمام آدمیوں کو جو خزانہ لائے تھے میگزین پر مقرر کردو۔ شاہی دستے کے سپاہیوں کو میگزین سے کوئی شئے بغیر کسی خاص حکم کے لیجانے کی اجازت نہیں ہے

فرمان نمبر ۲ - ۲۵ رمئی ۱۸۵۷ء { ظل السادات سید عبدالحسن

جانو کہ جب سے تم رہتک گئے وہاں کے معاملات کی حالت کا کوئی مراسلہ نہیں بھیجا لہٰذا نہیں لکھا جاتا ہے کہ اس فرمانِ خاص کے پہونچتے ہی فوراً اس ضلع کی مفصل حالت لکھوا دو یہ کہ زرِ تحصیل لانے میں ہنوز کامیاب ہوئے یا نہیں اس معاملے کی کیفیت بغیر دیر کے فوراً ارسال کرو، اور نہایت ضروری فرمان جانو۔ پشت پر نوٹ "نقل کیا گیا"

فرمان نمبر ۳۔ ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء | بنام مرزا مغل ! فرزند دلاور شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل
حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا |

بہادر، جانو کہ حسب ذیل اشیاء جو میگزین میں موجود ہیں مرمت پل جمنا کیلئے درکار ہیں پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ میگزین کے سپرنٹنڈنٹ سے لے کر چنی لال سپرنٹنڈنٹ پل کو دیدو رسّے طویل جس قدر درکار ہوں۔ تختے طویل جس قدر درکار ہوں۔ رسّی جسقدر درکار ہو۔ کلہاڑیاں آہنی۔ ۲۔ بسولے آہنی۔ ۲۔ آرے آہنی۔ ۲۔ چھینی آہنی۔ ۲۔ کیلے آہنی (دراز)۔ ۱۰۰

فرمان نمبر ۴ | بنام عزت نشان جنگ باز خاں پولیس افسر علاپور۔

جانو کہ تم غلام، بعہدۂ پولیس افسر علاپور مقرر کئے گئے ہو پس بہت ہوشیاری فکر اور ایمانداری سے اپنے فرائض ادا کرتے رہو اور بہر صورت اپنے علاقے میں ایسے انتظامات قائم کرو کہ لوٹ مار اور قتل و غارت نہ ہونے پائے۔ (بہادر شاہ کو ہر وقت رعایا کا خیال رہتا تھا۔ حسن نظامی)

اس فرمان کی پشت پر نوٹ سے نقل نہیں کیا گیا"

فرمان نمبر ۵۔ ۲۹ مئی ۱۸۵۷ء | حکم زیر مہر شاہی

بنام۔ غلام نشان اولوالعزمی محمد علی بیگ

خود کو مورد الطاف سمجھو اور جانو کہ ہمارے حکم شاہی میں تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ بادشاہ کی خفیہ آمدنی اور حصول آمدنی آراضی ضلع کا ایک دفتر جمیس اسکنو بہادر کے مکان میں قائم کرو۔ جو جمیس بہادر مذکور کی عورت سے خرید لیا گیا ہے۔ ہماری مہربانی کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۶۔ ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء | بنام ہمیت رام۔ زمیندار موضع گوڑھا
حکم زیر مہر شاہی | ضروریات کمسریٹ کے لئے جلد انتظام

کر دو۔ تمہیں با بدولت کے حضور سے کافی انعام دیا جائیگا۔

فرمان نمبر ۷۔ ۵ر جون ۱۸۵۷ء } بنام سپاہ بندان شاہی کمپنی برٹش دیسی انفنٹری متعینہ لاہوری دروازہ

حکم جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

معلوم ہوا ہے کہ چند پیپے اسپرٹ کے بینائی کو ضرر پہنچانے والے اور مذہب اسلام میں ممنوع، لوٹ میں ہاتھ لگے ہیں۔ ان میں سے تین بڑے میگزین میں بارود بنانے کی غرض سے چھوڑ دیئے گئے ہیں اور ایک ڈاکٹر کے لئے ہسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ اور بقیہ مفصلہ ذیل لوگوں کو عطا کئے جاتے ہیں۔ پس لازم ہے کہ محرران قوم کا لیتھ کو جو قدیم تنخوار ان شاہی ہیں عطا کردہ اسپرٹ اپنے مکان لے جانے دو۔ اور مانع نہ ہو۔ حسب احکام شاہی اجازت سے لے جاتے ہیں۔ کوئی شخص پوچھ گچھ کرنے یا باز رکھنے کا مجاز نہیں ہے۔

منشی مکند لال۔ ایک پیپہ۔ شیو، سابق محرر دفتر خفیہ شاہی۔ ایک پیپہ۔ سمن، سابق انسپکٹر فراشخانہ۔ ایک پیپہ۔ سکھن لال وجوالا پرشاد۔ ایک پیپہ۔ سنت لال، لکشمی داس افسران محکمہ تنخواہ۔ ایک پیپہ۔ جوالیا ناتھ۔ ایک پیپہ۔ ڈاکٹر ہسپتال۔ ایک پیپہ۔

فرمان نمبر ۸۔ مورخہ ۸ر جون ۱۸۵۷ء } بنام نشان اولوالعزمی اعزاز سلطانی، محمد نقی خاں

حکم زیر مہر شاہی

جانو کہ تم بندۂ خاص پہلے دیوان خاص کے داروغہ کئے گئے تھے اور اب ہم تمہاری ایمانداری علمی جوہر قابلیت اور اولوالعزمی کو دیکھ کر بجائے کرائی برطرف شدہ کے تمہیں صدر امین شاہجہاں آباد مقرر کرتے ہیں۔ فرائض منصبی نہایت قابلیت سے مانند مولوی صدر الدین بہادر انجام دو۔

عرضی نمبر۴۔ ۱۶ر جون ۱۸۵۷ء } عرضی ضابطے خاں از پولیس اسٹیشن بسنت بحضور بادشاہ سلامت! قبل ازیں حضورِ عالی کے احکام برائے منتقل کرنے چالیس پیدل بمقام پولس اسٹیشن پہاڑ گنج موصول ہوئے تھے۔ لیکن ان کے بجالانے میں دیر ہوگئی۔ کیونکہ اشیاء ضروری موجود نہ تھیں۔ آج حضور کے نمکخوار کو اور ایک حکم سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس میں دوبارہ تاکید کی گئی ہے جسب الحکم اعلیٰ حضرت بندہ زادہ کل حاضرِ خدمت ہوگا۔ اور اپنے ہمراہ چالیس پیادوں کو بھی لیتا آئیگا جنھیں پھر اسٹیشن پہاڑ گنج روانہ کردیا جائیگا۔ نتھیا خاں ترک سوار کے روبرو ان لوگوں کو قواعد پریڈ سکھادی گئی ہے۔ (اقبال شاہی کے لئے دعائیں)

عریضہ فدوی ضابطے خاں از پولس اسٹیشن بسنت

پشت پر نوٹ ہے "۱۶ر جون ۱۸۵۷ء کو مضامین دیکھ لئے گئے"

فرمان نمبر۸۔ ۱۸ر جون ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل! فرزند دلاور بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا } شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر اجا نو کہ کل باشندگانِ قلعہ کہنہ کی درخواست پر ہمارے دستخط خاص سے ایک حکم جاری ہوا تھا جس میں فوجوں کو تاخت و تاراج سے باز رہنے کی تاکید کی تھی اور بعد میں وہ درخواست نہیں بھیجدی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ اب تک کچھ بھی انتظام نہ ہوسکا اور تم نے کوئی دستہ بھیجکر تاراج کرنے والوں کو نہیں روکا۔ فوج کا کام حفاظت کرنے کا ہے نہ کہ تاراج کرنے اور لوٹنے کا۔ افسرانِ فوج فی الفور اپنے ماتحتوں کو اس قسم کی ناجائز کارروائیوں سے باز رکھیں۔ چونکہ غنیم کے نزدیک پہونچنے کی افواہ غلط تھی۔ لہٰذا ان جرائم پیشہ سپاہیوں کو پرانے قلعے سے نکال کر پانچ چھ میل دور رکھا جائے تاکہ ہماری رعایا کو انکے ظلم و جبر سے نجات ملے غنیم کی فوجوں کے آنے سے پہلے فصیل تیار کرائی جاوے اس میں غفلت ہرگز نہ ہو۔ ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔ اس میں ثبوت ہے اس

کا کہ فوج بالکل خود سر تھی اور بادشاہ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے۔ حسن نظامی)

(بادشاہ نے پھر پنسل سے لکھا ہے جو تقویت احکام کے لئے ہے)

"بہت جلد بندوبست کیا جائے"

عرضی نمبر ۵۔ مورخہ ۱۹ جون ۱۸۵۷ء {متفقہ درخواست منجانب چاند خاں و گلاب خاں وساکنان جے سنگھ پورہ وشاہ گنج معروف بہ پہاڑ گنج۔

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ ان مبارک دنوں ہم غربا باشندگان جے سنگھ پورہ شاہ گنج المعروف بہ پہاڑ گنج و دیگر مقامات حضور کے ظل عاطفت میں پناہ ڈھونڈھتے ہیں تاکہ ظالموں سے چھٹکارا ملے۔ قصبہ شاہ گنج ہمیشہ بادشاہ کے نام سے پکارا جاتا ہے تاہم افواج شاہی اجمیری دروازے سے نکلکر یہاں گھس جاتی ہیں۔ اور دوکانداروں کو بے قیمت دیئے بغیر سامان لے جاتی ہیں۔ اور نادار اور تہیدستوں کے مکانوں میں گھس کر بستر ے، لکڑیاں، اور برتن چھین لے جاتی ہیں۔ اور جو لوگ انہیں منت بازر کھنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں ہتھیاروں سے زخمی کرتی ہیں۔ ان کے ظلم و تعدّی سے عاجز آکر ہم لوگ مجبور ہیں کہ حضور والا سے عرض کریں کہ ہماری زبوں حالت اور عدل پروری کو مدنظر رکھ کر سپاہ سے جواب طلب کیا جائے، اور انہیں حکم امتناعی ہو کہ وہ ہم پر اور ساکنان پہاڑ گنج پر ظلم کرنے سے دست بردار ہوں۔　عریضۂ نیاز چاند خاں و گلاب خاں

بادشاہ کا دستی حکم { مرزا مغل۔ ایسی تدبیر اختیار کی جائے کہ یہ مفسد لوٹ مار سے باز رہیں، اور ہماری رعایا ظلم کا شکار نہ بنے رشوت پر لوٹے جو اس سے علاقہ نہیں رکھتا

عرضی نمبر ۹۔ ۲۰ جون ۱۸۵۷ء { بنام میرزا مغل　فرزند۔ دلاور شہرۂ بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا دستی حکم { آفاقی مرزا ظہور الدین معروف بہ مرزا مغل بہادر معلوم ہو کہ عبدالحسن میر نواب پسر تفضل حسین وکیل مشتبہ آدمی ہے مابدولت

کی خواہش ہے کہ اسے قلعے میں داخل نہ ہونے دیا جائے، ہم نے حال میں سنا ہے کہ یہ شخص تمہاری مصاحبت میں ہے۔ پس ہدایت کی جاتی ہے کہ اسے فوراً نکالدو اور دونوں دروازوں پر حکم پہنچا دو کہ وہ کسی حالت میں آئندہ قلعے میں داخل نہ ہونے پائے۔ ان احکام کو آخری فیصل شدہ حکم سمجھنا چاہئے۔ مزید براں اس کے بارے میں کسی شخص کی سفارش پر توجہ نہ کی جائے

فرمان نمبر ۱۰۔ ۲۴ر جون ۱۸۵۷ء } بنام نشان عظمت مہدہ جماد الدین خاں

معلوم ہو کہ تمہاری عرضی بنا بر اجرائے اخبار نظر سے گذری اور منظور کی گئی لہٰذا تمہیں اجازت دیجاتی ہے کہ تم اپنے اخبار کو بصیغہ راز جاری کرو اور اس امر کی ہدایت کی جاتی ہے کہ غلط خبریں یا ایسے واقعات جن سے معزز لوگوں اور شہری باشندوں کے چال چلن پر دھبّہ آئے درج نہ ہوں (اس حکم میں کس سادگی سے پریس ایکٹ کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۱۔ ۲۶ر جون ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل فرزند۔ دلاور حکم جس پر شاہی مہر ثبت ہے } شہرۂ آفاق مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل

معلوم ہو کہ ہر روز احکام جاری کئے جاتے ہیں کہ افسران کیولری[۱] فوراً باغ کو خالی کر دیں، مگر ہنوز خالی نہیں کیا۔ اور آئے دن عذر و معذرت کرتے رہتے ہیں اب صاف حکم دیا جاتا ہے کہ فرزند مابدولت تم افسران مذکورہ کو بلا کر حکم دو کہ وہ اپنے تئیں سلطنت کے وفادار تصور کرتے ہیں تو کل بجائے توپخانے میں جانے کے باغ کو خالی کر دیں۔ اور کیپٹن صاحب کے مکان میں قیام کریں جو زیر قلعہ واقع ہے۔ وہاں ان کی سکونت کے لئے کافی جگہ اور درختوں کا سایہ ہے۔ جو جواب دیں وہ ہماری آگاہی کے لئے فوراً بھیجدو۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج کس قدر

[۱] سواروں کا رسالہ مترجم

نافرمان ستی ۔حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۲۔ ۲۰ جون ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل و مرزا خیر سلطان بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا دستی حکم

فرزند۔ دلاوران شہرہ آفاق مرزا ظہیر الدین عرف مرزا مغل و مرزا خیر سلطان بہادر جانو کہ تمہاری درخواست موصول ہوئی جس میں ذکر تھا کہ چار یا پانچ بدچلن لوگوں نے جو کمپنی کے پیادے معلوم ہوتے ہیں شہر میں اودھم مچا دی ہے۔ اور اب وہ دیہات میں گئے ہیں۔ اور استدعا کی گئی ہے کہ ایسی کارروائیوں کا فوراً انسداد کیا جائے۔ اور انہیں گرفتار کیا جائے۔ تعجب خیز امر ہے کہ صرف چار یا پانچ جرائم پیشہ لوگوں نے شہر بھر میں اودھم مچا رکھی ہو، اور لوگوں کو لوٹتے پھرتے ہوں، اور صرف ان کی گرفتاری پر قیام حکومت منحصر ہو فوج کے آنے اور شہر میں قیام پذیر ہونے کو ابھی کچھ عرصہ بھی نہیں گذرا ہے کہ یہ ظلم شروع ہو گئے۔ اہل قصبات کی درخواستوں میں بھی چند سپاہیوں کی زیادتیاں مذکور ہیں وہ بھی غالباً یہی ہوں گے۔ میرے فرزندو تمہیں چاہئے کہ فوجی قوت سے کام لے کر ایسی قانون شکنی کو فرو کرو۔ غور کرنے سے یہ بالکل بعید القیاس معلوم ہوتا ہے کہ فوج کے ہوتے ہوئے شہر میں ایسی دست اندازیاں ہوں۔ پس اے فرزندو ایسے لوگوں کو ہماری جناب میں بھیجو جو ان شریر النفس لوگوں سے واقف ہوں تاکہ ہمارے سوار و پیادے ان کے ہمراہ روانہ کئے جائیں۔ اور چیف پولس افسر شہر کو فرمان بھیجا جائے کہ وہ بے پس و پیش ایسے لوگوں کو جنھیں یہ واقف کار بتائیں گرفتار کر کے ہمارے سامنے لائے۔ اگر حرامزادگی یا غارت گری کا کوئی ثبوت ملا تو ان کے جرائم کی واجبی سزا دی جائیگی۔ مگر میرے فرزندو! تمہیں ایسے طریقے بھی اختیار کرنے چاہئیں کہ فوج شہر میں لوٹ مار نہ کر سکے بہر حال اگر اس قسم کا کوئی ثبوت مل گیا یا کوئی اٹھائی گیرا باشندگان شہر کے مکانوں کے گرد و پیش پایا گیا تو حکام اسے ایسی سزا دیں کہ آئندہ

بُرائیاں وقوع میں نہ آئیں ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر۶۔ مورخہ ۲۷ رجون ۱۸۵۷ء از محمد خیر سلطان

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ گذارش ہے کہ ایک سو باسٹھ بھیڑیں اور بکریاں جو انگریزوں کے لئے جا رہی تھیں گرفتار کرلی گئی ہیں اور شیو داس پاٹھک اور نرائن سنگھ سپاہیان رجمنٹ نمبر ۶۴ دیسی پیادہ جو توپخانے میں کام کرتے ہیں چھین لائے ہیں اور پانچ انگریزی سپاہیوں کو اس موقع پر ہلاک کر دیا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ عریضہ خاک رخیر سلطان۔

بادشاہ نے پنسل سے نوٹ کیا

۱۶۲ بھیڑ و بکریاں وصول ہوئیں

(بادشاہ نے انگریزی سپاہیوں کے قتل پر سکوت اختیار کیا۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قتل وخونریزی نہ چاہتے تھے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر۷۔ مؤرخہ ۲۸ رجون ۱۸۵۷ء از بلدیو کاشتکار فیروز آباد۔

بعالی خدمت بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ بوجہ بدامنی اور شہر کے دروازوں کے بند رہنے کے کمترین نے اب کی فصل سرمایا ۱۲۶۴ فصلی کا غلہ پُرانے قلعے کے علاقے میں کاشت کیا ہے اور افسران رجمنٹ جو وہاں رہتے ہیں اس کی نکاسی کے درپے ہیں اور کمترین کو مذکورہ سال کی لگان زمیندار سید عبداللہ معافیدار کو دینی ہوگی۔ اس لئے غلام کو یقین ہے کہ حضور اپنی مہر خاص کا ایک پروانہ افسران فوج مقیم قلعۂ کہنہ جاری فرمادیں گے کہ وہ غلہ کو شہر میں لے جانے کا حکم نہ دیں تاکہ بندہ غلۂ مذکور کو فروخت کرکے زمیندار کی جمع ادا کرسکے۔

عریضۂ نیاز فدوی بلدیو کاشتکار موضع فیروز آباد کھدیر عطیہ درگاہ شریف حضرت محمد چشتی۔

فرمان نمبر ۱۳ { احسن اللہ خاں۔ حکم لکھا جائے۔
بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا

پشت پر نوٹ: "حکم تحریر کیا گیا"

عرضی نمبر ۸۔ مؤرخہ ۲۹ رجولائی ۱۸۵۷ء { از سید محمد عبد اللہ سجادہ نشین حضرت شیخ محمد چشتی۔

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! اس سے پہلے بھی خانہ زاد نے ایک عرضی اس مضمون کی گزرانی تھی کہ چند کاشتکاران آراضی معافی موضع فیروز آباد کھد پرنے ۱۲۶۴ فصلی کی لگان بوجہ موسم سرما ہونے کے تا حال نہیں ادا کی ہے اور التجا کی تھی کہ کچھ مدد عنایت فرمائی جائے "تاکہ ان سے لگان وصول کر سکوں اس وقت تک فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا جس کا کاشتکاروں نے سبب بیان کیا ہے۔ اور اب بہر حال ۱۲۶۵ فصلی کی تمام فصل خریف مثلاً نیشکر جری وغیرہ اجاڑ کر دی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ تمام آلات کاشتکاری۔ مثلاً ہل اور کنوؤں کی چوبی چرخیاں وغیرہ سپاہی لوٹ کر لے گئے۔ اور اس صورت میں اب لگان کسی طرح بھی وصول نہیں کیا جا سکتا۔ اور چونکہ اس موضع کی آمدنی بطور عطیہ کے منظور فرمائی گئی ہے جس سے لنگر خانے کے جو خاکسار کے زیر اہتمام ہے مصارف پورے کئے جاتے ہیں۔ بندہ حضور کے الطاف شاہی پر اعتماد کرتا ہے کہ ایسے انتظامات کر دیئے جائیں گے کہ کوئی سپاہی کاشتکاران موضع مذکور کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکے۔ کاشتکاروں کی طرف سے ایک عرضی گزرانی جاتی ہے۔

عریضہ نیاز سجادہ نشین سید عبد اللہ ابن شاہ صابر علی چشتی۔ درگاہ کی خاص مہر (یہ خانقاہ اب تک دریا گنج بازار دہلی میں موجود ہے اور اس کے موجودہ سجادہ نشین کا نام سید کرار حسین ہے جو سید عبد اللہ شاہ صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ حسن نظامی)

بادشاہ کا تحریری حکم پنسل سے لکھا ہوا ہے اور بدخط ہے

عرضی نمبر ۹ - تاریخ نہیں ہے (منتفقہ جگل کشور و شیو پرشاد سوداگران

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! حضور عالی بموجب حکم سرکار مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ خزانے میں داخل کر دیا گیا - اور ہمیں ایک دستاویز جس میں اعلیٰ حضرت کے دستخط خاص ہیں ملی جس میں یقین دلایا گیا ہے کہ تمام افکار و تردوات ملکی سے آیندہ کے لئے ہمیں مخلصی مل گئی - اور فوجی سپاہیوں اور شہزادگان وغیرہ کے ظلم سے ہم محفوظ ہو گئے - اگرچہ یہ سب ہوا - لیکن تاہم کچھ رسالے والے لوٹ مار پر تلے ہوئے ہیں - روز فدویوں کے مکانات پر آپڑتے ہیں اور شہزادوں کا حوالہ دے کر ہماری جانیں لینا چاہتے ہیں یا قید خانے بھیجنا چاہتے ہیں - کوئی چارہ نہ پاکر تین چار روز سے ہم مکان میں روپوش ہیں اور ہمارے خدمتگار و متعلقین آئے دن کے جور و ظلم سے عاری آ گئے ہیں - اور اب نہیں جانتے کہ کیا کرنا چاہئے - ہمیں مکان تک میں رہنا دشوار ہے اور ہماری عورتوں کی بے پردگی کی جا رہی ہے اگر شہزادگان خود ہی رعایا کو غارت کریں تو پھر اس کا پشت پناہ کون ہو سکتا ہے - حضور کا لطف و کرم، جود و عدل مثل نوشیرواں کے ہے - پس امید ہے کہ شاہی خاندان کے ہر شہزادے کے نام ایک پروانہ جاری کیا جائیگا - جن کے نام یہ ہیں :- اعلیٰ حضرت امیر الملک مرزا مغل بیگ بہادر، مرزا محمد خیر سلطان بہادر، مرزا محمد ابو بکر بہادر، مرزا محمد عبداللہ بہادر، و دیگر معززین کے نام بھی صادر فرمایا جائے کہ آئندہ کوئی سوار و پیدل بندوں کے مکان میں نہ گھسنے پائے، اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ کرے اور فوجی پہرہ جو آج کل متعین ہے ہٹا لیا جائے - کیونکہ شہر کے جرائم پیشہ لوگ ان پہروں کے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سپاہیوں کو ورغلا کر فدویوں کے مکان سے مال لوٹ لیتے ہیں - نیز ہمیں اعلیٰ حضرت کی نوازشوں سے امید ہے کہ حضور توجہ فرما کر چیف پولس اسٹیشن

شہر کے بیقاعدہ سپاہیوں کا ایک پہرہ متعین کر دیں گے تاکہ ہم اور ہمارے نوکر باہر چلے جائیں تو شہر کے جرائم پیشہ لوگوں کا کچھ خدشہ نہ رہے اور ایک حکم چیف پولیس افسر کو دیدیا جائے کہ کوئی جرائم پیشہ فدویوں کے پاس تک نہ پھٹکنے پائے دنرتی سلطنت کی دُعائیں) عریضہ بندگان جگل کشور وشیو پرشاد سوداگران۔ تاریخ نہیں ہے۔ دُوکانداروں کے دستخط ہندی ہیں۔

فرمان نمبر ۱۳ | مرزا مغل بہادر | سائلوں کے مکان پر پہرہ متعین کیا جائے۔
بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

تاریخ نہیں ہے۔ انڈکس نمبر ۲۱۸

رکس قدر جبر فوج کا اور ناسمجھ شہزادوں کا تھا۔ بادشاہ بیچارے کیا کر سکتے تھے ان کی بات کوئی سنتا ہی نہ تھا۔ حسن نظامی)

پشت پر نوٹ:۔ بموجب فرمان عالی ایک حکم تحریری جاری کیا گیا۔ مؤرخہ یکم جولائی ۱۸۵۷ء

عرضی نمبر ۱۰ ۔ مؤرخہ ۲ رجولائی ۱۸۵۷ء | از مرزا مغل | بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

مؤدبانہ التماس ہے کہ آج ایک درخواست اہل شہر کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ انہیں چیف پولیس افسر نے ایک جگہ مجتمع ہونے اور افواج دہلی کے افسران کے زیر کمان ہتھیار باندھ کر تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم نہیں اس حکم کا کیا مطلب ہے۔ فدوی عرض کرتا ہے کہ اس قسم کے جتنے ضروری احکام ہوں اس میں خادم کی صلاح لے لی جایا کرے۔

مرزا محمد ظہور الدین بہادر۔ سرکاری مہر کمانڈر انچیف۔ (کوئی حکم نہیں)

(یہی ذاتی وجاہت اور اقتدار پسندی کا شوق تباہی اور شکست کا باعث ہوا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۱ ۔ مؤرخہ ۴ رجولائی ۱۸۵۷ء | از فقیر سید محمود

بحضور ظل سبحانی جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۹

کے سپاہی اسکنر کے مکان کے قریب آ کر رہے ہیں جو کشمیری دروازے کے پاس ہے اور ایلیکھنڈ خاں پولس اسٹیشن کے قریب جوار کے مکانات برباد کر رہے ہیں۔ یہ مکانات اسکنر کے مکان کے اردگرد واقع ہیں اور ایک محلہ آباد ہے جس میں کچھ تو اینٹ و پتھر کے ہیں اور کچھ گارہ اور کچی اینٹوں کے اور فقرا کی جائے قیام ہیں۔ مذکورۂ بالا سپاہی پہلے دروازے اور چوکھٹیں (دہلیز) اکھاڑ لے گئے۔ اور اب چھتوں کا ناس کر رہے ہیں۔ چونکہ ظل سبحانی ہر شخص پر نظر انصاف ڈالتے ہیں لہٰذا بندہ بھی حضور کی نوازشوں پر بھروسہ کلی رکھتا ہے۔ اور عرض پرداز ہے کہ سپاہیوں کو ان کی بربادی سے باز رکھا جائے تاکہ بقیہ مکانات ان کی غارت گری سے محفوظ رہیں۔ نہایت ضروری تھا اس لئے عرض کیا گیا (ترقی اقبال وسلطنت کی دعائیں) عریضۂ نیاز فقیر حقیر سید محمود

فرمان نمبر ۱۴ بادشاہ کا پنسل کا تحریری حکم | مرزا مغل بہادر { نویں دیسی پیدل رجمنٹ کے افسروں کو سخت تاکید کی جائے کہ فریادیوں کے مکانات ضائع کرنے سے باز رہیں (بادشاہ بیچارے سوائے حکم لکھ دینے کے اور کیا کر سکتے تھے حسن نظامی)

پشت پر نوٹ "یہ حکم لکھ دیا گیا" مہر پر نمبر (غالباً انڈکس نمبر) "۲۰۴"

عرضی نمبر ۱۲ ۔ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۵۷ء { از احسان الحق ۔ بحضور بادشاہ! جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ کچھ عرصے سے مرزا ابوبکر صاحب شہزادی فرخندہ زمانی کے مکان میں جو بہرام خاں کے تراہے پر ہے فسادارادوں سے جایا کرتے ہیں (غلام کا مکان بھی شہر کے اسی حصے میں ہے) اور تمام سیہ کاریوں کے مرتکب ہوتے ہیں جو مے نوشی کے لازمی نتائج ہیں۔ کل دوپہر کے وقت وہ موافق معمول آئے اور تمام دن شہزادی مذکورہ کے مکان میں اسپرٹ دار شرابیں پیتے اور

ناچ مجرا دیکھتے سنتے رہے۔ غروب آفتاب کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد وہ جانے کے لئے
آمادہ ہوئے۔ لیکن اتفاقاً سڑک کے دروازے کی کنجی چوکیدار ہی کے ہمراہ تھی
اور وہ فی الفور نہ آسکا۔ جس سے مرزا کو دیر ہوگئی۔ مرزا بہت گھبراہٹ اور جلدی
میں تھے اور اُنہوں نے غلام پر اپنی پستول کا فیر کیا جو اپنے کچھ دوستوں کے
ہمراہ ڈیوڑھی پر بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ حضور کا غلام خاموش رہا۔ اور نشانہ خطا
کر گیا۔ لیکن مرزا نے پھر بدکلامی شروع کی اور چاہتے تھے کہ غلام کے مکان میں
گھسکر تمام مال واسباب لوٹ کرلے جائیں۔ لیکن فدوی نے فوراً اندر سے کنڈی
لگالی۔ مرزا نے حضور کے غلام کو مارڈالنے میں کچھ کسر نہ اُٹھا رکھی تھی مگر خیر ہوگئی
کہ نشانہ خطا کر گیا۔ اُنہوں نے تو پستول سے فیر کرہی دیا تھا۔ مگر غلام کی چند روزہ
زندگی تھی جو بال بال بچ گیا۔ جب دروازہ بند کر لیا گیا تو مرزا نے تلوار کھینچ لی۔
اور اس پر پے درپے کئی وار کئے۔ اس کے سوا اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ مختلف
سمتوں سے در و دیوار پر پتھر برسائیں، پھر یہ حکم دیا کہ توپخانہ، پیدل وسوار اس
مکان کو لوٹ لیں اور اہل خانہ کو تہ تیغ کریں۔ چوکیدار متعینہ فیض بازار موقع واردات
پر پہونچا تو مرزا نے اسے بہت زور سے نیچے گرا دیا اور احتمال تھا کہ مبادا اس کا سر
تن سے جدا نہ کر دیا ہو۔ ایسا تو نہیں ہوا لیکن مرزا نے اس کے سر اور پیٹھ پر تکے
مار مار کر ادھموا کر دیا۔ اور پھر ننگی تلوار سے دروازے کو چور چور کر دیا۔ جس پر
لگاتار بندوقوں کے بھی فیر ہوتے رہے۔ پھر پیادہ سپاہیوں کو بازار میں منتشر
کر دیا اور سواروں کو لوٹ مار کا حکم دیا۔ کہ راہتوں پر گولیاں برسیں شہر کے اسسٹنٹ
چیف پولس افسر کے بھی ایک گولی لگی۔ ---------

----------(اتنا حصہ پھاڑ لیا گیا ہے)----------

-----اس حصۂ شہر کے باشندوں اور پولیس افسر کا کچھ بھی مال نہیں بچا تمام سامان لوٹ کر مرزا نے دروازہ توڑ ڈالا۔ اور وہاں پہرہ بٹھا کر خود چلدیئے اس بندہ زادہ پر قیامت برپا ہوگئی۔ حضور عالی کی نوازشوں پر بھروسہ کرتے ہوئے مجھے پورا پورا یقین ہوتا ہے کہ انہیں پوری پوری سزا دیجائیگی ورنہ کل آج سے کچھ دور نہیں ہے۔ جبکہ شاہجہاں مرزا ابوبکر جو بُرائیوں کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ بالیقین توپیں بندوقیں اور تلواریں لے کر آئیں گے۔ اور اپنے جی کے حوصلے نکالیں گے۔ اور ہم بے یار و مددگار لوگوں کا خبر نہیں کیا حشر ہو۔ (اقبال وسلطنت کی دُعائیں)

فہرست مال تلف شدہ

سوتی دری ۵ گز طویل قیمتی ۲ روپے۔ ایک عدد۔ آفتابہ مسی۔ دو عدد۔ طشتریاں مسی وسرپوش قیمتی ایک روپیہ۔ دو عدد۔ مصلیٰ قیمتی دو روپے۔ ایک عدد۔ بنارسی صافہ زرتار قیمتی ۲ روپے۔ ایک عدد۔ گھوڑا بھورے رنگ کا قیمتی ۲۰۰ روپے ایک عدد۔ تلوار قیمتی ۱۲ روپے ایک عدد حقہ خرد۔ ایک عدد۔ ایک جوڑ بیل قیمتی ۱۰۰ روپے

درخواست فدوی احسان الحق

شاہی حکم پنسل کا لکھا ہوا جو واردات مذکورہ سے علاقہ نہیں رکھتا۔

(کچھ تعجب نہیں ہے اگر مرزا ابوبکر سے یہ حرکت ہوئی ہو۔ مگر عرضی گذار کے بیان میں بھی مبالغہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اشیا تلف شدہ کی مختصر فہرست اور الفاظ کی طوالت کا فرق اس کو ظاہر کرتا ہے۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۵۔ مؤرخہ ۵ جولائی ۱۸۵۷ء **[بنام مرزا مغل]** فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر جانو کہ تمہیں پیشتر بھی ایک خاص معتمد کی معرفت اطلاع دی گئی تھی۔ اور خود بھی بدولت نے ہدایت نامہ لکھ کر روانہ کیا تھا کہ اسسٹنٹ چیف پولس افسر کا گھوڑا، پستول وغیرہ اشیاء کا جلد تر

لگا دو۔ آج ہمیں چیف پولیس افسر کے بیان سے معلوم ہوا کہ جگتا سائیس ملازم اسسٹنٹ
چیف پولیس افسر، ابھی گھوڑا پہچان کر کیمپ سے آیا ہے۔ اس نے رسالے کی چھاؤنی
میں جو اینبورٹ تالاب پر ہے گھوڑا مذکورہ دیکھا ہے۔ پس فرزند تمہیں لکھا جاتا ہے
گھوڑا مذکورہ ان لوگوں سے لیکر پولیس افسر کو دیدو، ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو

پشت پر حکم تحریر ہے دستخط و مہر کچھ نہیں۔ مگر صریحاً مرزا مغل کا حکم ہے:۔
افسران رسالہ کے نام ایک حکم جاری کیا جائے کہ اسپ مذکورہ کے لئے تحقیقات
کریں اگر وہی گھوڑا ہو اور ثبوت بہم پہونچ جائے کہ اسسٹنٹ چیف پولیس افسر
ہی کا ہے تو فوراً یہاں روانہ کر دیا جائے۔　　مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء
حکم کے نیچے نوٹ۔ یہ حکم غلطی سے یہاں لکھا گیا ہے دوسرے کاغذ پر لکھنا چاہئے تھا۔

فرمان نمبر ۱۶

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا لکھا ہوا جو درخواست نمبر ۲۵ سے تعلق رکھتا ہے

بنام مرزا مغل ؎ فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر جانو کہ تمہیں تحقیقات کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ مرزا ابوبکر بہادر کے ملازموں سے سُرخ پگڑی اور تلوار لے لو۔ کیونکہ وہ کامدار خاں
چوکیدار فیض بازار کی ہیں جو زخمی ہوگیا تھا اور ان لوگوں کو مابدولت کے حضور میں
پیش کرو تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ مرزا مذکور کے آدمیوں سے محمد احسان ؟
پسر مفتی اکرام الدین اور خدا بخش خاں اسسٹنٹ چیف پولیس افسر کا سامان
لے کر ہماری روبکاری میں پیش کرو۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔
(غالباً یہ حکم سابقہ عرضی پر بعد تحقیقات کے لکھا گیا ہوگا اور یہاں ترتیب سے الگ درج ہوا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۳ ۔ مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۸۵۷ء } از مرزا **مغل** بحضور
بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ گذارش ہے کہ یوسف بیگ کی معرفت سپاہ
پستول ملا۔ اعلیٰ حضرت کا پیام سائل کے سوتیلے والد کے ذریعہ پہنچا۔ اعلیٰ حضرت

فدوی کی عادت سے خود ہی واقف ہیں اور کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ اس لئے
فدوی کے کہنے کی ضرورت نہیں۔ غلام خداوندی عرض پرداز ہے کہ اس قسم
کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف وہی جاری کئے گئے ہیں جن کا علم حضور
کو ہے یا اگر کوئی جاری ہوتا تو حکیم صاحب کو پہلے اطلاع دیدی جاتی۔ فوج میں
تقسیم روپئے کی بابت عرض ہے کہ بندتی صراف کو طلب کیا جائے اور قسمیہ پوچھا
جائے کہ حضور کا غلام ایک لاکھ روپئے میں سے بالکل ہی کم حصہ لیتا رہا ہے یا نہیں
اور کبھی بھی کچھ غبن کیا ہے رزقی دولت رسلطنت کی دعائیں) عریضہ خادم ظہور الدین
سرکاری مہر ثبت ہے "کمانڈر انچیف بہادر"
حکم شاہی پنسل سے "تحقیقات جاری ہے"۔ "نمبر ۱۴۱" غالباً انڈکس نمبر ہوگا)
(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بیٹے کے معاملے کی بھی سختی سے باز پرس کرتے تھے
مگر مجبوری یہ تھی کہ اُن کے ہاتھ میں فوجی قوت نہ تھی۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۴ - مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۵۷ء از جمنا داس زمیندار ساکن متھرا
بحضور بادشاہ سلامت! جہاں پناہ! نہایت ادب سے عرض ہے کہ فدوی
چندسال سے بے روزگار بیٹھا ہے اور پہلے اس کا وقت نہایت عیش و عشرت
سے گذرتا تھا۔ اور اب حضور کے ظلِ عاطفت میں پناہ ڈھونڈھنے کے لئے
حاضر ہوا ہے۔ اور ملتمس ہے کہ اسے ایک فرمانِ شاہی اس قسم کا ملنا کہ
وہ دہلی سے متھرا اور وہاں سے آگرے تک انتظامات کر سکے۔ اور چونکہ تنخواہ ار
متھرا کا باشندہ ہے اور تمام ضلع کے بچے بچے سے واقف ہے پس حضور کے اقبال
اور خدا کے حکم سے وہ نہایت عمدگی سے انتظامات کرلے گا۔ اس کے سوا غلام
ضلع مذکور کے ایسے دو ہزار آدمیوں کو جانتا ہے جو سپہ گری میں طاق ہیں۔
اس کی خواہش ہے کہ حضور اس کو فرمان عطا فرمائیں جس کے ملتے ہی وہ کمر بستہ

اور لڑا کئی نے گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں متھرا سے لیکر دہلی تک قائم کر دے گا
دس یا بارہ روز کے بعد غلام متھرا پہونچیگا جہاں سے خرچ شاہی و خزانہ عامرہ
کے لیئے دس لاکھ روپیہ پیش کش کریگا۔ پس وہ التجا کرتا ہے کہ معاملۂ ہذا پر غور
فرما کر منظوری عطا کی جائے، اور کچھ فوج بارود، گولی اور توپخانہ عنایت فرمایا
جائے۔ تاکہ فدوی اس کام کے لیئے روانہ ہو جائے۔ ضلع مذکور میں پہونچتے ہی
خدا کے حکم سے کافی بندوبست کرلے گا۔ اور حضور کی سلطنت وہاں بھی
مضبوط و مستحکم ہو جائیگی۔ بدون حضور کے فرماں پانے کے غلام کچھ کام نہیں
کرسکتا۔ اور جو کچھ کریگا حضور کو اطلاع دیتا رہیگا۔ اس معاملے میں خدا کی مدد
درکار ہے۔ واجب تھا عرض کیا۔ (ترقیٔ سلطنت و حشمت کی دُعائیں)

توپ خانہ مع گولہ بارود ۔۔ ا ۔ رجمنٹ پیادہ و سوار ۔۔ ا ۔ مہر بطور
سند شاہی برائے کارگزاریٔ غلام ۔۔ ا ۔

علاوہ برآں جو مزاج عالی میں آئے بخشا جائے۔ عریضۂ نیاز فدوی
جمناداس متوطن متھرا حال وارد دہلی۔ دستخط درخواست کنندہ بخط ناگری۔

نوٹ ۔۔ اس پر کوئی حکم نہیں لکھا گیا۔ بلکہ اسی کے متعلق ایک علیحدہ مراسلہ
ہے جو علیحدہ لکھا جاتا ہے۔ (اس عرضی پر حکم نہ لکھنا اور دس لاکھ روپئے پر
متوجہ نہ ہونا بہادر شاہ کے صحیح دماغ اور حقیقت شناس ہونے کی دلیل ہے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۵ ا۔ تاریخ نہیں ہے { منجانب رتن چند داروغہ باغات شاہی
و جائداد خانگی شاہی متعلقہ صاحب آباد۔

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت ادب سے گذارش ہے کہ سوار
چاندنی چوک میں آکر بسے ہیں۔ اور دوکانوں کے سامنے اپنے گھوڑے باندھتے
ہیں۔ بہتیرے کرایہ داروں نے دوکانیں خالی کر دی ہیں اور جو رہ گئے ہیں

وہ بھی ان کی تقلید کرنے جاتے ہیں۔ یہ سب لوگ سواروں سے خائف ہیں۔ اور دوکانوں کے کرایہ کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ غلام عرض کرکے امیدوار ہے کہ بمرضئی شاہی ان کے نام حکم جاری کیا جائے۔

درخواست از طرف محکوا ر شاہی فدوی رتن چند داروغہ باغات شاہی وجائداد خانگی متعلقہ صاحب آباد۔

حاشیہ پر نوٹ: "نقل کرلی گئی"

(یہ تھا فوج کا خودسرانہ رویہ جس سے سب عاجز تھے حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۷ - مؤرخہ ۱۶ر جولائی ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل { فرزندا
حکم شاہی بدوں مہر دستخط یا نام کے } جواں بخت ظہورالدین
عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو۔ کہ ہمیں رتن چند داروغہ باغات شاہی وجائداد خانگی شاہی متعلقہ صاحب آباد کی عرضی سے معلوم ہوا ہے جو اُس کے ساتھ شامل کی جاتی ہے کہ سواروں نے جو حال میں جودھپور سے آئے ہیں دوکانوں کے سامنے گھوڑے باندھنے شروع کئے ہیں۔ اور کئی دوکانوں پر قبضہ بھی کرلیا ہے اور یہ کہ چند دوکانداروں نے دوکانیں خالی کردی ہیں اور بھاگ گئے ہیں۔ اور دیگر کرایہ دار بھی جو ہنوز موجود ہیں اسی پر آمادہ ہیں۔ اس صورت میں رعایا کی خانگی آمدنی کو بہت نقصان پہونچے گا۔ پس فرزند من انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ ان رسالے والوں کو وہاں سے نکال کر کسی دوسری جگہ ٹھیرادو۔ تاکہ رعایا کی آمدنی میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ ہماری عنایت پر بھروسہ رکھو۔

حکم کے نیچے نوٹ "ایک حکم لکھا گیا"

فرمان نمبر ۱۸ - مؤرخہ ۷ر جولائی ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل { فرزند۔
بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم } شہرہ آفاق دلاور ظہورالدین

عرف مرزا مغل بیگ بہادر اجا نو اکہ سید حسین علی خاں پولس افسر پہاڑ گنج کی درخواست جس میں ایک جمعدار اور چند سپاہیوں نے علی گنج پلنجی حسن گڈھ اور علاپور کے گوجروں کے ہاتھوں خوفناک زخم کھائے ہیں۔ پڑھ کر ایک خاص حکم وو درخواست مذکورہ تمہیں روانہ کی گئی تھی۔ آج پولس افسر مہرولی کی عرضی سے معلوم ہوا ہے کہ وہی گوجر وہاں بھی شورش کر رہے ہیں، اور تمام دیہاتوں میں غارتگری کرتے پھر رہے ہیں۔ ایسی قانون شکنی از حد خطرناک ہے۔ لہذا انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ ایک پیدل کمپنی اور ۵۰ سوار فوراً روانہ کر دو تاکہ یہ لوگ ان گوجروں اور ان گاؤں کے صدر نمبردار کو گرفتار کر کے لائیں۔ اگر یہ ماخوذ ہو گئے تو اپنے کیفر کردار کی واجبی سزا پائیں گے۔ بعد میں مکمل حکم جاری کیا جائے گا۔ ہماری عنایتوں کا یقین رکھو۔

نوٹ :۔ "۲۰ جولائی ۱۸۵۷ء نمبر ۴۴۹ ملا"

فرمان نمبر ۱۹ بنام مرزا مغل { فرزند شہرہ آفاق دلاور بادشاہ کا پنسل کا تحریری حکم } مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر معلوم ہو کہ

جمنا داس زمیندار متھرا حال وارد دہلی کی درخواست سے یقین ہوتا ہے کہ اس کے زیرِ حکم ۲۰۰۰ آدمی فنِ سپہ گری کے کامل ماہر ہیں۔ اور وہ کہتا ہے کہ دس لاکھ روپیہ لا کر خزانۂ عامرہ میں داخل کریگا، اور اپنی قابلیت پر اعتماد رکھتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے کہ دہلی سے آگرے تک نہایت عمدہ بندوبست کریگا۔ اور یہ کہ اسے فوجی طاقت جو توپخانہ پیادہ، سوار، گولہ بارود اور ایک مہر برائے کارگزاری اور بطور سند کے ہو) پر مشتمل ہو درکار ہے۔ چونکہ اس کے لئے کئی امور دریافت طلب ہیں۔ کہ آیا یہ شخص کس صورت سے اپنے قول کے بموجب عمل کر کے دکھائے گا اور کونسا طریقہ استعمال کریگا۔

فرزندان مابدولت انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ خاص خاص افسران فوج کو جمع کرکے اس کے بارے میں مشورت کرو۔ پھر مشرح لکھ کر مابدولت کو ارسال کیا جائے کہ آیا ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور کیا وہ کامیاب ہو سکتا ہے تو کونسا طریقہ اختیار کرے گا۔ نیز یہ بیان کیا جائے کہ فوجی افسروں کی کیا رائیں ہیں اور وہ آدمی در اصل اس کام کا اہل بھی ہے یا محض اپنے فائدے کی غرض سے قتل و غارت کے درپئے ہے۔

تمام امور مجوزہ مع روئداد کارروائی بموجب اس قول کے جو اس نے عرضی میں تحریر کیا ہے ہمیں صاف صاف تحریر کیا جائے اس کے بعد آخری احکام دیئے جائیں گے۔ اصلی عرضی اس کے ہمراہ شامل ہے۔ اوّل تم اسے خوب غور سے پڑھ کر سمجھ لو۔ اور جو کچھ تفصیل اس اجمال کی معلوم ہو سکے ہمیں تحریر کرو اور ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔ دیگر آنکہ کیا یہ شخص دس لاکھ کا کوئی دفینہ کھودنا چاہتا ہے یا کوئی خزانہ جانتا ہے جہاں اتنا روپیہ پوشیدہ ہو۔ یا کسی کو لوٹ کر لانے کا ارادہ کرتا ہے؟ اس شخص سے ان تمام باتوں کا جواب طلب کیا جائے۔ (یہ حکم کس قدر احتیاط اور دانشمندی پر دلالت کرتا ہے حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۴۔ تاریخ نہیں آخری حکم کی تاریخ ۱۸ جولائی ۱۸۵۷ء (از چودھری امام بخش و دیگر جملہ برف والان بحضور بادشاہ جہاں پناہ امیدوارانہ گزارش ہے کہ غلام دربار دولت کے قدیمی نمک خوار ہیں۔ حال میں جو فوج آئی ہے اس نے غلاموں کے مکانوں کے پاس ہی خیمے نصب کر رکھے ہیں۔ اور یہ برف کے کھتوں سے بالکل ملحق ہیں جو ترکمان دروازے کے سامنے ہیں۔ فدویوں میں اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ کیونکہ ان کے مکانات کی چوبی چھتیں اکھاڑ اکھاڑ کر یہ لوگ لئے جا رہے ہیں۔ اور کئی باشندوں نے اپنی جانیں کو معرض خطر میں دیکھ کر اپنی جگہ

کو چھوڑ بھی دیا ہے۔ لیکن فدوی تادم موجود ہے۔ اور محض اس وجہ سے کہ جو
برف حضور کے آبدار خانے کو بھی جاتی ہے وہ غلام ہی کے کٹنوں سے جاتی ہے
اعلیٰ حضرت تمام مخلوقِ خدا کی پاسبانی کرتے ہیں۔ لہٰذا عرض گذار امیدوار ہے
کہ مادھو گنج جاند اور راجہ جے پور مع جنتر منتر جو راجہ جے سنگھ کا ہے۔ اور ترکمان
دروازے کے متصل ہے اور جس کی دیواریں ہنوز محفوظ ہیں۔ براہِ الطاف و
اکرام سے بخش دیجائیں۔ اور بریلی سے آئی ہوئی افواج کے نام ایک پروانہ جاری
کیا جائے کہ باز رکھنے کی کوشش نہ کریں تاکہ حضور کا غلام جائے پناہ پاکر شب و
روز حضور کی ترقی و اقبال کے لئے دُعا کرتا رہے۔ نیز عرض ہے کہ افسروں کے
نام حکم جاری کیا جائے اُس پر حضور کی مہر خاص ثبت ہو۔

عریضہ غلام امام بخش وجلہ برف ڈالان۔

فرمان نمبر ۲۰

ترجمہ فرمان بنام نواب نجیب آباد از دہلی۔

حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

مہر۔ ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۵۳ ہجری دیکم جلوس

امیر الدولہ ضیاء الملک

محمد محمود خان بہادر مظفر جنگ ہمارے ملازم خاص، موردِ الطاف و نگہداشت
ہماری مہربانیوں کے مقصود۔

جانو کہ تم خاص ملازم کی عرضی مشتمل بر حالات مفصلہ، مع تفصیل ضلع کے تمام
پرگنوں کی خراب حالت کے جو لٹیروں اور بدمعاشوں نے کر رکھی ہے اور انسداد
کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جتنے پیدل و سوار مل سکیں بھرتی کر کے حالت
درست کی جائے۔ اور سرکار شاہی کے آبائی نمکخوار ہونے پر مابدولت کی توجہ مبذول
کرانا اور یہ کہ بدستور سابق ایں جانب کی توجہ شاہی پھر اس ضلع پر ہوجائے
ملاحظہ سے گذری۔ حقیقتاً غلام خاص کے اجداد گذشتہ سلاطین کے وقت سے

ہمیشہ مورد عنایت رہے ہیں۔ اور تم غلام خاص کو ہم خاص الخاص عنایت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے ہیں۔ نور چشمی مرزا شاہ رخ کی خدمت بجالاتے رہے ہو۔ (یہ بیان ہے سلوکوں کا جو مرزا شاہ رخ فرزند شہنشاہ سے دس برس قبل رہیلکھنڈ میں شکار کے موقع پر کئے گئے تھے) پس تم ہماری خاص عنایتوں کے سزاوار ہو اگر تم اپنی گذشتہ اعلیٰ خدمات کے ساتھ ہی ساتھ اب بھی بڑھ کر خدمتیں انجام دوگے تو لطف شاہی بہت زیادہ کر دیا جائیگا۔ اور تمام ضلع کا انتظام تمہارے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور جو کچھ تم نے عرضی میں خواہش کی ہے منظور فرما لیا جائیگا تاوقتیکہ ایک پختہ سند جاری نہ کی جائے۔ تم ضلع کی آمدنی اپنے پاس جمع رکھو۔ اور افواج افسران محکمہ آمدنی کی تنخواہ دیکر بقیہ ہمیں ارسال کرو اور ساتھ ہی خزانہ و دیگر اسباب، گھوڑے جو معقول تعداد میں انگریزی فوج کی فراری کے بعد تمہارے ہاتھ آئے ہیں انہیں تم مع تفصیل مرقومہ بدست متصرادا اس روانہ کرو۔ اور دو سواران شاہی ہمراہی کرو تاکہ تمہاری کارکردگی جانچی جاوے اور ترقی دیجائے۔

۲۸ ذیقعدہ بسبت دیکم سال جلوس خود بدولت مطابق ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء

عرضی نمبر ۷ (تاریخ نہیں۔ آخری حکم کی تاریخ ۲۲ جولائی ۱۸۵۷ء) از کریم بخش عرف تھوا بحضور بادشاہ خداوند کریم گستر مؤید باند التجا ہے کہ آٹھ یا دس روز ہوئے کہ گیارہویں پیدل کے خفیہ ملازم جواہر بخش نے سڑک مسمی قاضی کے حوض سے فدوی کی خچر مادیان چرالی ہے غلام نے پانچ روز تک بڑی دقت اور تلاش کے بعد اس مادۂ خچر کا پتہ لگایا اور جواہر بخش مذکور نے گیارہ روپے لینے کے بعد اسے واپس کیا۔ تین روز کے بعد پھر مذکورہ خفیہ نویس اپنے ایک ہمراہی کو لئے ہوئے غلام کے مکان پر آیا جو ترکمان پولیس کے حلقے میں ہے۔ اور بطور مجرم گرفتار کرکے مرزا اخیر سلطان بیگ ڈاکٹر پیادہ رجمنٹ نمبر ا کے روبرو پیش کیا۔ ڈاکٹر نے غلام کو حوالات کر دیا

اور کہا کہ یہ اسی کا (خفیہ نویس کا) خچر ہے۔ پس یا تو اسے بلا کر چھوڑ جائے ورنہ حوالات رہے۔ چنانچہ فدوی نے اپنی قریب المرگ اہلیہ کو چھوڑ کر نی الفور خچر لیجا کر اس کے حوالے کیا۔ اور گیارہ روپئے اس نے مجھے واپس کر دیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ پانچ مہینے گزرے جبکہ غلام نے مویشی مذکور کو رمضان خاں رسالدار پانچواں ٹرپ رجمنٹ نے قاعدہ سواران نمبر۸ سے جو دہلی کے باشندے ہیں خرید کیا غلام ملتجی ہے کہ اعلیٰ حضرت بلحاظ غریب پروری وحفاظت خلق جو حضور کے خاص اوصاف ہیں رسالدار مذکورہ اور ان کی رجمنٹ کے چار پانچ افسروں سے تحقیق فرمائیں تاکہ غلام انصاف کو پہونچے اور ہمیشہ اعلیٰ حضرت کی ترقی سلطنت و اقبال کا دست بدعا رہے واجب تھا عرض کیا۔ (اقبال سلطنت کی دعائیں)

عرضی کمترین کریم بخش عرف نتھو امالک خچر اور انصاف کا خواستگار۔

فرمان نمبر ۱۲ ۔ مورخہ ۲۳ رجولائی ۱۸۵۷ء بادشاہ کا دستی حکم سپاہی کا لکھا ہوا { "پیادہ رجمنٹ نمبر ۱ کے افسروں کے نام ایک حکم جاری کیا جائے"

پشت پر ایک گوشے میں نوٹ۔ مقدمہ ہذا میں حکم نہیں جاری کیا گیا"

(کریم بخش عرف نتھوا ہمارے زمانے میں زندہ تھے اور بڑے مقدمہ باز مشہور تھے۔ دہلی کے مشہور جج مسٹر کلیفوڈ کی عدالت میں ان کا بار بار جانا ہوتا تھا۔ ایک دن مسٹر کلیفوڈ نے ظرافت سے کہا کہ کریم بخش کے نام کا کاف کہتا ہے کہ یہ مقدمے بازی کا کتب (قطب) ہے

کریم بخش نے جواب دیا کہ حضور کے نام کا کاف کہتا ہے کہ آپ قطب الاقطاب ہیں۔ الغرض خچر کے قصے کو بادشاہ تک پہونچانا ان کی مقدمہ پسندی کا ابتدائی شوق سمجھنا چاہئے۔ حسن نظامی)



فرمان نمبر ۲۲ - مؤرخہ ۲۲ جولائی ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل } نمبر ۴۳
حکم بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا لکھا ہوا } فرزند شہرۂ آفاق دلالہ
مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر۔ جانو! بہت دنوں پہلے کچھ سواروں
نے حیات بخش و مہتاب باغ میں بود و باش اختیار کی تھی اور بوجہ مجروح
ہونے کے ان لوگوں سے ہمارے باغ بھرے ہوئے تھے۔ پھر فرمان شاہی
سے انہیں وہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اور اب تقریباً دو سو سپاہی جو نمبر ۵۴
پیادہ رجمنٹ کے ہیں اور ایک دیسی ڈاکٹر مع اپنے اہل وعیال کے پھر وہاں
مقیم ہو گئے ہیں۔ اور جب تک وہ وہاں سے نہ ہٹیں گے ہمارے باغات
کو پہلے کی طرح نقصان پہونچتا رہیگا۔ اور علاوہ ازیں ہماری سواری جب
کبھی اُدھر سے نکلتی ہے تو بڑی دقت پیش آتی ہے۔ پس فرزند تمہیں ہدایت
کی جاتی ہے کہ افسرانِ عدالت سے مل کر ان سپاہیوں اور دیسی ڈاکٹر
کو وہاں سے ہٹانے کے متعلق گفتگو کرو۔ اُمید ہے کہ ایسا کر کے ہماری خوشنودی
کو قائم رکھوگے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۱۸ - مؤرخہ ۱ جولائی ۱۸۵۷ء } از شیو دیال و شادی رام
سوداگران بحضور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت ادب سے التماس ہے
کہ بدمعاشوں کا بڑا بھاری گروہ فدویوں کی دُکان متصل کشمیری دروازے
پر آتا ہے۔ اور بہت بُری کارروائیاں کرتا ہے۔ بعض اوقات چیف پولس
افسر کو اور بعض اوقات سپاہیوں کو بلا لاتا ہے اور فدویوں پر الزام لگاتا
ہے کہ دشمنوں سے سازش کی ہے اور اُنہیں رسد پہونچاتے ہیں۔ حضور کو
معلوم ہو کہ فدویان خانہ زاد غلام ہیں اور ایسی کارروائیوں سے ان کی
بربادی یقینی ہے۔ پس ملتجی ہیں کہ ہماری دو دکانوں پر سرکاری قفل لگا دیے

جائیں تاکہ ہمیں بھی امن وچین نصیب ہو۔ اور دوکانیں بھی محفوظ و مامون رہیں۔ (ترقی جاہ وسلطنت کی دعائیں)

درخواست گزرانیدہ غلام شادی رام شیو دیال سوداگران۔

فرمان نمبر ۲۳ } بنام مرزا مغل { درخواست کنندگان کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ پنسل کا لکھا ہوا بادشاہ کا دستی حکم

پشت پر نوٹ۔ "نمبر ۵۵"

پشت پر حکم بدوں دستخط یا مہر کے صریحاً مرزا مغل کا حکم ہے:۔

عرضی ہذا آج پہونچی جس پر بادشاہ کا تحریری حکم بتنبیہ انتظام کیا جائے سائلوں کی استدعا ہے کہ ان کی دوکان پر سرکاری قفل جڑ دیا جائے۔ پس حکم دیا جاتا ہے کہ چیف پولس افسر کے نام ایک حکم جاری کیا جائے کہ درخواست کنندوں کی دوکان پر سرکاری قفل جڑ دیا جائے اور انکی خبر گیری کی جائے

فرمان نمبر ۲۴ ۔ مؤرخہ ۲۲ رجولائی ۱۸۵۷ء } بنام نشان اولوالعزمی چیف پولیس افسر دہلی { حکم جس پر شاہی عدالت کی مہر ثبت ہے

پانچ ملزموں میں سے جنہیں تم نے روانہ کیا ہے۔ دفتر ہذا میں دو کے فائل موجود ہیں تفصیل ذیل میں درج ہے۔ لیکن یہ تین کے فائل یہاں موجود نہیں۔ پس اگر تمہارے پاس عدالت شاہی کی کوئی تحریری رسید بابت گم ہو جانے ان تینوں فائلوں کے موجود ہو تو عدالت ہذا میں پیش کرو آئندہ کے لئے خیال رہے کہ کوئی بھی ملزم جو عدالت میں پیش کیا جائے فرد ارتکاب جرائم بھی اسکے ہمراہ ہونی چاہئے

فہرست مقدمات

فائل موجود ہیں

مقدمہ گنگا فی مدعا علیہ ۔ مقدمہ رحم اللہ مدعا علیہ

فائل موجود نہیں۔

ہرسکھ ۔ غلام علی ۔ خدا بخش

جواب مبارک شاہ چیف پولس افسر شہر جو حکم بالا کے پشت پر لکھی ہے

بحضور بادشاہ سلامت مورخہ ۲۴ رجولائی ۱۸۵۷ء

حکم ہذا میں جو کیفیت طلب کی گئی ہے علیحدہ درخواست میں مذکور ہے جو اس کے ہمراہ نتھی کر دی گئی ہے۔

درخواست بندہ مبارک شاہ چیف پولس افسر دھلی

سیّد مبارک شاہ کی درخواست نتھی شدہ جسکا حوالہ اوپر دیا گیا ہے

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مورخہ ۲۴ رجولائی ۱۸۵۷ء

مؤدبانہ گذارش ہے کہ بندگان عالی کا مراسلہ کہ پانچ ملزم جو چیف پولس آفس شہر سے بھیجے گئے تھے پہونچے اور یہ کہ ان میں سے رحم اللہ اور گمانی کے مقدمات کی فائلیں عدالتِ شاہی میں ہیں۔ لیکن غلام علی، ہرسکھ، اور خدا بخش کی فائلیں دستیاب نہیں ہوتیں۔ اور اس لئے ہدایت کی گئی کہ اگر کوئی ہدایت شاہی کی تحریری رسید یہاں موجود ہو تو پیش کروں۔ اور آئندہ ملزمین کے ساتھ ہی ساتھ فرد ارتکاب جرائم بھی روانہ کی جایا کرے۔ لہٰذا ان کی تفصیل حسب ذیل حاضر کی جاتی ہے۔

ہرسکھ کو ماتحت پولس افسر الہ آباد نے مفسدانہ ذریعے سے معاش حاصل کرنے کی بنا پر مشتبہ جان کر گرفتار کیا ہے اور ملزم موافق معمول اس پولیس اسٹیشن کو بھیجدیا گیا۔ لیکن چونکہ کوئی مدعی پیدا نہ ہوا اور نہ اس کے پاس سے کوئی مال مسروقہ برآمد ہوا۔ اس لئے اس کے مقدمے کے کاغذات تیار نہیں کئے گئے۔ غلام علی کی بابت رتحریری غلطی کی بنا پر یہ نام لکھا گیا ورنہ

اس کا اصل نام محمد ہے تفصیل یہ ہے کہ وہ چاندنی چوک پولیس اسٹیشن سے میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ اور اس کے ہمراہ ایک مراسلہ بھی تھا جو ظاہر کرتا ہے کہ اس کے مقدمے کی بنا کیا ہے۔ اور اشیائے ذیل جو مالِ مسروقہ میں سے ہیں اس کے پاس برآمد ہوئیں۔

ظروف برنجی جو جمن جی کشمیری کا مال ہے۔

بھیڑ اور بکریوں کے چمڑوں کی جوتیاں، کپڑے، و دیگر اشیاء جو غلام حیدر خاں کا مال ہے چیف پولس اسٹیشن میں تحقیقات کی گئی، ماتحت پولس افسر کی تحریر سے جُرم ثابت ہو گیا۔ نیز گواہوں نے اظہار دیا اور خود غلام علی نے اقبال کیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ بعدہ مدعی سے کئی رسیدیں لے کر اور پہلے خوب اس کی ملکیت کی تحقیق کر کے وہ مال مدعی کو دیدیا گیا۔ ماتحت پولیس اسٹیشن سے جو مراسلہ آیا تھا وہ بھی حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ملزم کے مقدمے کی بابت میری رپورٹ میں بتا دیا گیا ہے کہ یہ شخص ترکمان دروازے میں چوکیدار تھا۔ لیکن چاندنی چوک اسٹیشن کے محرر نے خاص اپنی مرضی سے اسے اشرفی کے کٹرے میں منتقل کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے محرر کو چوکیدار سے اس قسم کے کام لینے تھے۔ چنانچہ روزنامچے میں یہ رپورٹ مع درخواست پولس اسٹیشن مؤرخہ ۱۵ ار جولائی ۱۸۵۷ء موجود ہے۔ خدا بخش کے مقدمے کی نسبت عرض ہے کہ اس پولیس اسٹیشن کے روزنامچے میں جو حوالجات درج ہیں ان کی تحقیقات کر لی گئی ہے۔ تاریخ اندراج ۱۷ ار جولائی ۱۸۵۷ء ہے۔ خدا بخش رسالے کے سوار نے ملزم کو اس بنا پر گرفتار کیا تھا کہ وہ ناجائز طریقے سے کسب معاش کرتا ہے اور پھر یہاں پولیس اسٹیشن میں لے آیا۔ رسالے کے سوار نے ننھے ولد کو لیا خاں فقیر کو اپنا پستول عاریتاً دیدیا تھا اور ملزم نے زبردستی ننھے سے پستول چھین لیا اور فرار ہو گیا۔ بہت روز

عرضی نمبر ۱۹ - مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۵۷ء ۔ از مرزا مغل ۔ بعالی خدمت

جناب بادشاہ سلامت جہاں پناہ! خداوندا گذارش ہے کہ چودہ میانہ قد گھوڑے مع چند میگزین گاڑیبانوں کے کچھ پیادہ سپاہی گرفتار کرکے خادم کے پاس لائے ہیں۔ گاڑیبانوں کا بیان ہے کہ یہ گھوڑے ان کی ذاتی ملکیت ہیں۔ ان کے بیان کی صداقت بغیر تفتیش نہیں ہوسکتی۔ فدوی عرض پرداز ہے کہ اگر اسے ہدایت کی جائے تو وہ بدوں مزید تحقیقات کئے ان گھوڑوں کو شاہی توپ خانے میں داخل کرے ان میں سے بعض توپیں کھینچنے کے لائق ہیں اور بعض چھوٹے پست قد اور بالکل ناقابل ہیں۔ اگر حضور کی رائے عالی ہو تو یہ گھوڑے اس وقت تک رکھے جائیں جب تک باقاعدہ تحقیقات جاری رہے۔ اور بعد کو وہ ملاحظۂ شاہی کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اعلیٰ حضرت کی ہدایتیں مع دستخط خاص کے ارسال فرمائی جائیں تاکہ آگے کارروائی کی جائے ضروری تھا اس لئے عرض کیا

درخواست فدوی ظہورالدین۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

نمبر ۸۵۹

کارروائی جاری رکھو اور نتیجے سے ہمیں اطلاع دو۔

نوٹ زیر حکم ۲۷ جولائی ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی نیت کس قدر اچھی تھی۔ میرزا مغل گھوڑوں کو بغیر تحقیقات کے فوجی ضرورت کے لئے غصب کرنا چاہتے تھے۔ مگر بادشاہ نے تحقیقات پر زور دیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۰ ۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۵۷ء ۔ از مبارک شاہ چیف پولس افسر شہر

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التجا ہے کہ آج بوقت دوپہر اطلاع موصول

ہوئی تھی کہ پیدل سپاہیوں کے ایک گروہ نے الوپی پرشاد در رام لال کھتریوں کے مکان توڑ ڈالے ہیں۔ اور انگریزوں کی تلاش کے بہانے اندر گھس گئے ہیں میں نے فوراً اپنے اسسٹنٹ کو روانہ کیا کہ ان لوگوں کو تشدد سے باز رکھا جائے۔ لیکن پھر بھی میں مطمئن نہ ہوا تو اور امداد روانہ کی۔ نائب نے تھوڑی دیر میں واپس آکر اطلاع دی کہ رجمنٹ کے افسر نے اسے واپس کر دیا ہے اور کہا کہ وہ خود امن قائم رکھیگا اسسٹنٹ چیف پولس افسر کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں نہ تو کوئی مشتبہ مال برآمد ہوا اور نہ کوئی انگریز پایا گیا۔ بلکہ الٹا مکان کے مالکوں کا نقصان ہوا جس کا شمار کرنا دشوار ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ سپاہی دو آدمیوں کو اپنے ہمراہ گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔ اور وارداتِ مذکورہ میں فتنہ و شر بپا کیا گیا اور تلاش کے بہانے سے ایسا سلوک کیا گیا۔ ایسی کارروائیوں سے رعایا میں بے چینی اور ناراضگی پھیل رہی ہے۔ آج کل محض مخبروں کے بیان پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ خانہ تلاشی نہایت نرمی اور اخلاق سے کی جانی چاہئے جس میں چار پانچ معتمد اشخاص پولس کے انتظام سے تلاش کریں۔ میں اس کے ہمراہ ایک درخواست ارسال کرتا ہوں تاکہ حضورِ عالی کے فیصلہ کن ہاتھوں یہ معاملہ طے ہو جائے۔ واجب تھا عرض کیا۔ دربرتری اقبال شاہی کی دعائیں)

درخواست خادم سید مبارک شاہ چیف پولیس افسر

مہر۔ چیف پولس افسر مقام دارالسلطنت شاہجہاں آباد

بادشاہ کے ہاتھوں کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل۔ فی الفور افسران رجمنٹ کو یہاں بھیجا جائے۔ اور ان غریبوں کو رہا کر دیا جائے ربیچاری رعایا اور بیچارا بادشاہ مجبور تھا۔ فوج کسی کا حکم نہ مانتی تھی۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۱۔ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء { از امام اللہ خان سوار
بحضور ظل السبحانی جہاں پناہ! نیازمندانہ عرض ہے کہ فدوی کا گھوڑا
بسبب سم پھٹ جانے کے بالکل ناکارہ ہو گیا ہے۔ چونکہ خانہ زاد پر حضور کی عنایات
قدیمی ہیں۔ لہٰذا ملتجی ہے کہ ایک ماہ کی رخصت دیجائے۔ تاکہ وہ کوئی اور
گھوڑا تلاش کر لائے (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں)
عریضہ کمترین خانہ زاد امام اللہ خاں بارگیر (بقاعدہ سوار) متعلق محکمۂ تنخواہ

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا حکم

افسران محکمۂ تنخواہ۔ ایک ماہ کی رخصت دیدی جائے۔

(معمولی باتوں کو بھی بادشاہ تک پہنچانے میں بدخواہان سلطنت کی یہ حکمت عمل
پوشیدہ تھی کہ بادشاہ پر کام کا بوجھ پڑے اور وقعت کم ہو۔ اور وہ ضروری کاموں
میں وقت نہ دے سکیں۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۲۔ تاریخ نہیں حکم شاہی کی تاریخ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء { از سالگ رام مالک گاڑیان
بغالی خدمت حضور بادشاہ جہاں پناہ! نیازمندانہ التجا ہے کہ غلام کی
بیل گاڑیاں مسافروں اور پارسلوں کو دہلی اور متھرا کے درمیان لیجایا کرتی ہیں
اور فوجوں کی بغاوت کے وقت سے غلام کے تمام کاروبار درہم برہم ہو گئے ہیں
ایک بھری ہوئی گاڑی جو متھرا سے آرہی تھی عرب سرائے میں بوجہ ملک کی نازک
حالت کے روک دی گئی تھی۔ جن لوگوں کے ذمہ وہ گاڑی تھی وہ لوگ ابھی تک
حفاظت کر رہے ہیں۔ اور اب غلام سے التجا کرتے ہیں کہ اسے دہلی لے جاؤں غلام
اعلیٰحضرت کی مہربانی اور خبرگیری پر بھروسہ کر کے التجا کرتا ہے کہ مدد کے لئے
ایک چپراسی عنایت کیا جائے تاکہ گاڑی مذکورہ کو عرب سرائے سے بحفاظت لے
آئے۔ اور پھر خادم حضور کی درازئ عمر و خوشی اقبالی کی دعا کرے گا۔ واجب

تھا عرض کیا۔ ترقی سلطنت کی دعائیں۔

عریضہ فدوی سالگ رام مالک بیل گاڑیان۔ رعایائے شاہی۔ باشندہ دریبہ

پشت پر حکم معہ مہر شاہی

"حکم دیا جاتا ہے کہ پولیس افسر رپورٹ لکھ کر روانہ کریں" ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء

علیحدہ پرزے پر سالگ رام کی عرضی کا اقتباس درج ہے جس پر پولیس افسر کی رپورٹ ہے

"ایک گاڑی ملکیت درخواست کنندہ عرب سرائے میں کھڑی ہے"

اجرائے حکم شاہی

میرزا مغل بہادر۔ ایک چپراسی سالگ رام کے ہمراہ کر دیا جائے۔ اور گاڑی بحفاظت شہر میں منگوا دی جائے۔

پولیس افسر کا اطلاع نامہ کہ حکم بالا پر عملدرآمد کیا گیا

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! عالیجاہا بموجب فرمان حضور والا فدوی نے گاڑی کو تارا برہمن سے لے کر مدعی کو دیدی ہے اس کی رسید اطلاع ہذا کے ہمراہ ملفوف ہے۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء درخواست فدوی خواجہ نصیر الدین خاں پولیس افسر بہادر پور مقیم عرب سرائے ذاتی مہر پولیس افسر اور بہادر پور پولیس اسٹیشن کی مہر۔

سالگرام کی رسید جو پولیس افسر کی اطلاع کے ہمراہ ہے۔

منیکہ سالگ رام ولد موتی رام ذات برہمن سکنہ دہلی ایک گاڑی تارا برہمن مقیم عرب سرائے کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ اب معرفت پولیس افسر بہادر پور جو عرب سرائے میں رہتے ہیں بموجب فرمان اعلیٰ حضرت ظل سبحانی وصول پائی۔ میں رسید لکھتا ہوں تاکہ سند رہے اور وقت پر کام آئے۔

مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء۔ دستخط گواہان بخط ہندی جنکے نام چھجو اور میدا ہیں

"کاغذات دوکان عرلسبرائے"، سالگ رام کا تصدیق نشان۔
پولیس افسر کے اطلاع نامے پر بھی حاشیہ پر سالگ رام کی رسید لکھی ہے مگر اس پر مہر یا دستخط نہیں ہے "فائل داخل دفتر" مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء
(اس قسم کی معمولی عرضیاں بادشاہ تک پہنچائی اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ بادشاہ کو بہت کم تعلق ان معاملات سے تھا اور فوجی محکمہ شاہی مہر سے بےخبری میں فائدہ اٹھاتا تھا ورنہ ایک آدمی لاکھوں کاموں پر کیونکر متوجہ ہو سکتا ہے۔ حسن نظامی)
عرضی نمبر ۴۲ - تاریخ نہیں ہے آخری حکم کی تاریخ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء } از ڈنڈی خاں کسان قلعہ کہنہ۔ بخدمت حضور بادشاہ جہاں پناہ!
مؤدبانہ گزارش ہے کہ خادم ایک غریب کسان ہے اور حضور کی قدیمی رعایا میں سے ہے اور تابعدار اپنے کاشتکاروں کے برخلاف فصل خریف کی لگان وصول کرنے کا دعویٰ دائر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جب انہیں کہتا ہے یہ لوگ آج کل کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ اس لئے عرض کرکے امیدوار ہے کہ جہاں پناہ اپنے سایۂ حمایت میں جگہ دیں اور افسران قلعۂ کہنہ کو حکم دیں کہ وہ روپیہ وصول کرا دیں تاکہ تابعدار قسط بابت آراضی شاہی ادا کر سکے۔ فدوی یہ بھی عرض کرتا ہے کہ اگر اسے اختیارات دیدیئے جائیں تو وہ اہل موضع سے لگان کی وصولی بالکل پٹواریوں کے کاغذات کی بموجب کر دیگا اور حضور کی جناب میں پیش کر دیا کریگا۔ اس وقت موضع مذکورہ بالکل تباہ حالت میں ہے اور جب وہ خزانہ شاہی میں داخل کر دیا جائیگا تو یقیناً غلام کی بہت عزت افزائی کی جائیگی۔ نیز عرض ہے کہ جب غلام کسانوں سے تخم ریزی کے لئے آئندہ فصل کے قیام کو مدنظر رکھ کر کہتا ہے تو وہ بالکل شنوائی نہیں کرتے اور جو لوگ کہنا مان کر زمین جوتتے یا بوتے ہیں تو فوجی آدمی اور

شتربان وغیرہ اسے برباد کر دیتے ہیں جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ کسان گائیں چرانے چلے گئے تو کھیتوں میں گھس جاتے ہیں اگر غلام انہیں روکتا ہے تو قصداً تاراج کرتے ہیں۔ غلاموں کی بربادی و حفاظت حضور عالی کے ہاتھ ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ پانچ سوار اور ایک افسر تابعدار کی حفاظت و سلامتی اور اسے مدد دینے کے لئے مقرر کیا جائے۔ تاکہ وہ کاشتکاری شروع کر دے اور اگر اعلیٰ حضرت چاہیں تو ایک مہینہ یا پندرہ روز کے بعد انہیں واپس بلالیں نہ اگر نہیں ہوگا تو ہم غریب کسان کیونکر موجودہ فصل کی قسط شاہی ادا کریں گے اور اپنی بیوی بچوں کو پرورش کر سکیں گے؟ بہر حال حضور مالک ہیں۔ (ترقی جاہ و سلطنت کی دعائیں)

عرضی فدوی ڈنڈ یا خاں کسان سکنہ قلعہ کہنہ قدیم مملوکہ سرکار شاہی۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ افسران پیدل رجمنٹ مقیم قلعہ کہنہ کو قطعاً تاکید کی جائے کہ ہماری رعایا کی کھیتی کو کوئی نقصان نہ پہونچائیں۔

پیشانی پر ایک گوشے میں دستخط شاہی

حکم بغیر دستخط و مہر ظاہرا مرزا مغل کا حکم ہے: "قلعہ کہنہ کے کسانوں کو طلب کیا جائے" مورخہ ۲۸ رجولائی ۱۸۵۷ء

بادشاہ کا حکم تعمیل کیا گیا کسانوں کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں"۔ ۲۸ رجولائی ۱۸۵۷ء

حکم کے نیچے نوٹ :۔ "افسران پیدل رجمنٹ و ساتویں سواروں کے نام احکام جاری کئے گئے جو قلعہ کہنہ میں مقیم ہیں" (کسانوں کو معلوم نہ تھا کہ فوجی ضرورت مہذب زمانے میں بھی اس قسم کی بے عنوانیوں کا سدباب کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۴۔ مؤرخہ ۹ر اگست ۱۸۵۷ء از مرزا مغل و مرزا خیر سلطان
بحضور بادشاہِ جہاں پناہ! نہایت ادب سے درخواست ہے کہ ملک کی آمد ورفت مسدود ہو جانے کے سبب روپے کی بہت قلت ہے اور اگر کوئی ٹکسال نہ قائم کی گئی تو یہ بہت جلد نایاب ہو جائے گا۔ پس ہم ملتجی ہیں کہ خداوند نعمت کے احکام جاری ہو جائیں۔ فدویان تمام ضروری انتظامات کر لیں گے۔ جو اس سے تعلق رکھتے ہوں گے اور سکہ ڈھلنا شروع ہو جائیگا۔ اس کے ہمراہ ایک شخص کی درخواست ارسال کرتے ہیں جو ٹکسال کا ٹھیکہ لینا چاہتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے مراحم خسروانہ سے ہمیں اُمید ہے کہ اس کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا جائیگا۔ واجب جان کر عرض کیا (ترقی سلطنت کی دُعائیں)

عرضی فدویان محمد ظہور الدین و مرزا محمد خیر سلطان

بادشاہ کا حکم پنسل کا لکھا ہوا

منظور کیا گیا

فرمان نمبر ۲۶۔ مؤرخہ ۷ر اگست ۱۸۵۷ء [بنام بدر الدین خاں مہرکن]
تمہیں بہترین مہر تیار کر کے ہمارے حضور میں پیش کرنے کی تاکید کی جاتی ہے جس میں مشیر سلطنت ذکار الملک نابدولت کے خادم محمد بخت خاں لارڈ گورنر بہادر ناظم جملہ معاملات ملکی و فوجی کا نام مع القاب کے کندہ کیا جائے۔ اور موافق دستور مہر میں سال جلوس ۲۱ بھی ہوگا۔

حاشیہ پر نوٹ:۔ بعینہٖ مہر شاہی کی طرح شاید مطلب یہ ہے کہ بالکل بادشاہ کی مہر جیسا کندہ کیا جائے۔

فرمان نمبر ۲۷۔ مورخہ ۹ر اگست ۱۸۵۷ء [بنام مرزا مغل] از طرف شہنشاہ جیپر کمانڈنگ چیف کی سرکاری مہر سے مگر مرزا مغل سے بالکل تعلق نہیں کیا

بنام افسران رو النیٹر رجمنٹ نمبر ۳۲ دیسی پیدل

معلوم کرنا چاہئے کہ میں نے سب سے حتیٰ کہ خود اپنی زندگی سے بھی بیزار ہونے کے باوجود حتی المقدور سپاہیوں کی دلجوئی کو مدنظر رکھا ہے میں انہیں اپنے بچوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ اور اس لئے میں نے ان کی تمام ضدوں اور خواہشوں کو پورا کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے میری زندگی کی کچھ بھی قدر نہ جانی اور میری ضعیف العمری کا کبھی بھی خیال نہیں کیا۔ انہیں لازم تھا کہ میری صحت و سلامتی کی حفاظت کرتے۔ کیونکہ میری صحت میں دمبدم انقلاب ہو رہا ہے اور اس کی خبر گیری حکیم احسن اللہ خاں کے ہاتھوں ہوتی تھی جو ہر وقت ان تغیرات کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اب میرا خبر گیراں سوا خدا کے کوئی نہیں ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ میری صحت میں ایسے ایسے تغیر واقع ہو رہے ہیں جن کا کبھی خیال بھی نہ گذرا تھا۔ تمام افسران اور سپاہیان اس معاملے میں مجھے خوش کریں جس طرح میں نے ان کی ہر ایک آرزو کو پورا کر کے خوشی کا موقع دیا۔ اور وہ یہ ہے کہ حکیم صاحب پر سے پہرہ اٹھا لیا جائے اور انہیں حوالات سے آزاد کر دیا جائے۔ تاکہ وہ میرے پاس آزادانہ آئیں جائیں۔ اور جب ضرورت ہو تو میری نبض دیکھیں۔ اگر دشمن انہیں بہکاتے ہوں تو کہو ان کے فریب میں نہ آنا چاہئے۔ بلکہ اگر کوئی حکیم صاحب کے خلاف کچھ کہے تو اس سے کہو کہ تحریری شہادت لکھ کر دے اور دستخط کر کے یا مہر لگا کر دو۔ اور پھر تم تحقیقات کر د۔ اور اگر تمہیں ثبوت مل جائے کہ وہ دشمن ہیں تو تم سزا دے سکتے ہو مزید براں جو مال تم حکیم صاحب کے گھر سے لوٹ لائے تھے وہ بادشاہ کا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس تمام مال کا پتہ لگا کر ہماری جناب میں حاضر کرو اور وہ لوگ جن کے اشتعال دلانے سے مال مذکورہ لوٹا گیا ہے مستوجب سزا ہیں جنہیں عدالت سے سزا ملیگی اگر تم اس کو منظور نہ کرو تو تم مجھے

یہاں سے دست بردار ہونے دو۔ خواجہ قطب صاحب کی درگاہ پر مجاور بن کر رہونگا
اور اگر یہ بھی نہ ہونے دیا تو تمام بندشوں سے آزاد ہو کر کہیں چلا جاؤں گا۔ جو لوگ
کہتے ہیں کہ مجھے روک کر رکھیں گے دیکھوں گا وہ کیوں کر روکتے ہیں۔ انگریزوں کے
ہاتھوں نہ مارا گیا تو تمہارے ہی ہاتھ سے مارا جاؤں گا۔ اور معلوم ہو کہ جو ظلم عوام پر
روا رکھا جا رہا ہے یہ ان پر نہیں خود مجھ پر کیا جا رہا ہے پس تم پر لازم ہے کہ کسی صورت
سے بھی اس کا انسداد کرو۔ ورنہ مجھے جواب صاف دیدو۔ میں ہیرا نگل کر خودکشی کرونگا
مزید براں منجلہ دیگر اشیاء کے حکیم صاحب کے مکان سے ایک چھوٹی سی صندوقچی بھی چوری
گئی ہے جس میں ہماری مہر شاہی تھی، ۷ر اگست ۱۸۵۷ء سے بغیر مہر کے کوئی کاغذ کارآمد
نہیں ہو سکتا۔

(یہ ایک خط ہی سرکاری وکیل کے تمام الزامات کو رفع کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور
اس سے خطوط پر شاہی مہر لگنے کا راز بھی عیاں ہو جاتا ہے کہ مہر چوری جا چکی تھی اور
اس پر فوج کا قبضہ تھا۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۴۸۔ مورخہ ۱۱ر اگست ۱۸۵۷ء | بنام وفادار دوامی محمد اکبر علیخاں حاکم پٹنہ
حکم شاہی بغیر دستخط یا مہر کے (دفتر میں رکھنے کی نقل) | خود کو مورد عنایات مابدولت و اقبال
سمجھو اور معلوم کرو کہ درگا پرشاد رجسٹرار آر اضی حق ملکیت ضلع پٹنہ کے بیان سے
محمد خاں رسالدار کی ناجائز کارروائیوں کا جو تمہارے خلاف کی گئی ہیں اور تمہاری
حدود میں تاخت و تاراج کا واقع ہونا اور قرب و جوار کے دیہاتی کسانوں کا تمہارے
مال و اسباب کا لوٹ لینا مابدولت کو معلوم ہوا یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ سواروں
اور رسالدار کا قتل و غارت کرنا ان کی اپنی بدمعاشی ہے۔ این جانب کے خادم تمہیں ہدایت
کی جاتی ہے کہ اپنی جائے سکونت قدیمی میں پلٹ جاؤ اور ہمارے احکام شاہی پر بدستور عمل پیرا
ہو جن پر کاربند رہنے سے تمہیں فوائد و منافع بیشمار حاصل ہونگے، ہماری عنایتوں پر بھروسہ رکھو۔

پشت پر نوٹ یہ نقل لے لی گئی"

عرضی ۲۴ - تاریخ نہیں ہے - دفتر کی تاریخ ۱۰ اگست ۱۸۵۷ء { بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور عالی نے حکم دیا تھا کہ پل کی مرمت کے لئے دو سو روپیہ صرف کیا جائے۔ چنانچہ روزانہ مزدوروں کو شام کے وقت اُجرت دیدی جاتی ہے اور چونکہ کسی کو ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے۔ لہٰذا دو سو روپیئے کے خرچ کی ضرورت نہیں البتہ اسی صورت میں وہ بھی خرچ کر دیئے جائیں گے۔ واجب تھا عرض کیا۔ (ترقی اقبال وسلطنت کی دعائیں) عرضی غلام مرزا ظہور الدین - تاریخ نہیں

حکم شاہی

مرزا مغل - ضروری انتظامات کئے جائیں۔

پیشانی پر نوٹ:- ۱۰ اگست ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

"فائل کر دیا جائے"

فرمان نمبر ۲۹ - مؤرخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء { بنام مرزا صفی سلطان حیدر مراسلہ شاہی جس پر مہر شاہی ثبت ہے { مرزا صفی تہماسپ مرزا ضیاء الدین بخت و مرزا اخور رشید قدر ولد مرزا عثمان قدر، معلوم ہو کہ تمام صعوبتوں و تباہیوں اور سختیوں کا جو تمہیں صوبہ اودھ میں جھیلنی پڑی ہیں حال معلوم ہوا۔ حیرت انگیز انقلاب واقع ہو رہے ہیں خدا کی مرضی یونہی ہے۔ ان تمام واقعات کو سن کر ہمیں بید صدمہ پہونچا۔ قادر ذوالجلال نے اپنی مرضی پوری کی ہے اُس لئے جو کیا اچھا کیا اور جو بعد میں ہوگا اچھا ہوگا۔ ہر حالت میں شاکر و صابر رہو۔ ایک دوسرے سے بغض و عناد نہ رکھو۔ اور لکھنؤ کے محلہ موسومہ امین آباد میں توقف کرو۔ اور موجودہ خطرات سے بچ کر اپنے دن کاٹو۔ اَللّٰھُمَّ اَرْحَمْ موجودہ نازک حالت اور بچینی بتائید یزدانی فی الفور ختم ہو جائیگی و ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

رکوئی لکھنے والے کی رُوح سے کہے کہ ہاں وہ سب ختم ہو گئیں اور کچھ بھی خوشی میت باقی نہیں رہا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۵۔ تاریخ نہیں ہے { از پیر بخش بیگ کسیرا بحضور بادشاہ جہاں پناہ ! نہایت ادب سے التجا ہے کہ حضور کے غلام نے ایک دکان برتنوں کی محل کے پاس ہی کر رکھی ہے جہاں مطبخ شاہی کے برتن بھی درست ہونے کے لئے آتے تھے پیادہ سپاہیوں نے اسے برباد کر کے خود قبضہ کر لیا۔ اور اب تک ان کے قبضے میں ہے جسے وہ خالی نہیں کرتے پس حضور کا غلام اعلیحضرت کی عنایتوں کا اُمیدوار ہے کہ حضور غور فرما کر مرزا مغل کے نام ایک حکم جاری فرمائیں کہ وہ حضور کے غلام کے ہمراہ چلکر دُکان خالی کرادیں تاکہ تابعدار سابق دستور برتنوں کی مرمت شروع کر دے واجب سمجھ کر عرض کیا ۔ ترقی اقبال و سلطنت کی دُعائیں) فدوی پیر بخش بیگ کسیرا خادم سلطنت

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل ۔ اس درخواست کے بموجب معاملے کو درست کرادو۔

عرضی نمبر ۲۶۔ تاریخ نہیں ہے { از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ ! گذارش ہے کہ ایک انگریزی داں سے ان کاغذات کا جو خوبرو سائیس کے پاس پائے گئے ترجمہ کرایا گیا۔ کاغذات مذکورہ سپاہیوں نے پیش کئے ہیں اور وہ اعلیٰ خدمات کے اسناد ہیں جو سائیس کو انگریزوں نے دیئے ہیں وہ سرٹیفکٹ عمدہ چال چلن کے ہیریٹ کے دیئے ہوئے ہیں (باقی نام جو درخواست میں لکھے ہیں پڑھے نہیں جاتے) تاریخ ۱۸۵۲ء ہے ۔ ایک سرٹیفکٹ لفٹنٹ (نام پڑھا نہیں جاتا) نے عمدہ خدمات کے صلے میں اس خوبرو سائیس کو دیا ہے تاریخ ۱۸۵۶ء

عرضی نمبر ۲۷۔ تاریخ نہیں ہے { از دکانداران چھتہ ۔ بحضور بادشاہ

جہاں پناہ! نیاز مندانہ التماس کہ سپاہیوں کی ایک جماعت نے ہماری دوکانوں کے سامنے سکونت اختیار کی ہے اور اس وجہ سے فدویان دوکانیں کھول نہیں سکتے۔ التجا ہے کہ از روئے انصاف منتظمین سلطنت کے نام احکام جاری فرمائے جائیں کہ سپاہیوں کو موجودہ جگہ سے ہٹا دیں۔ یا دوکانوں کا اسباب ملازمانِ اعلیٰ حضرت کے روبرو ہمیں دیدیا جائے (ترقی اقبال کی دُعائیں) عرضی غلامان دوکانداران چھتہ۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ دوکانداروں کو ان کی دوکانیں دلادی جائیں۔

عرضی نمبر ۲۸۔ بلا تاریخ { از احمد خاں و محمد خاں } بحضور بادشاہ غریب پرور ملتمسانہ گذارش ہے کہ فدویوں نے ایک مکان مشتمل بر کشادہ دالان و ایک کمرہ بیرون قلعہ تعمیر کیا ہے جو ایلنبرو تالاب کے پاس سرکاری زمین پر واقع ہے اور جس کا محصول ہم دس یا بارہ سال سے حضور عالی کو دیتے رہتے ہیں۔ کل سے رجمنٹ کے سپاہیوں نے حیات بخش باغ کو چھوڑ کر اور قلعہ سے نکل کر جبراً غلاموں کے مکان مذکورہ پر قبضہ کر لیا ہے ہم حضور کے نمک خوار قدیم ہیں اور حضور کے مراحم خسروانہ سے امیدوار ہیں کہ ہمارا مکان جس پر ناجائز طور سے قبضہ کیا گیا ہے ہمیں واپس دلا دیا جائے۔ (ترقی دولت و اقبال کی دعائیں)

درخواست کمترین احمد خاں و محمد خاں نقیب شاہی۔

بادشاہ کا دستی حکم پنسل کا لکھا ہوا

مرزا مغل حکم جاری کیا جائے کہ سپاہی شہر سے باہر قیام کریں اگر انہیں خیموں یا شامیانوں کی ضرورت ہو تو دیدیئے جائیں۔ انہیں چاہیئے کہ رعایائے قدیم

نہ ستائیں سرکاری خیموں اور شامیانوں میں سے جتنے ضروری ہوں دید ور۔
بادشاہ کے حکم کی نقل پشت پر سیاہی سے لکھی ہے۔
پشت پر نوٹ۔ حکم تحریری جاری کیا گیا۔
(قدم قدم پر فوج کی خودسری اور شرارت اور بادشاہ کی مجبوری اور اپنی رعایا سے محبت ظاہر ہوتی ہے۔ ناظرین خود سمجھتے جاتے ہوں گے حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۹ - تاریخ نہیں ہے } از بھوتیا زمیندار فرید آباد

بحضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت مؤدبانہ التماس ہے کہ فدوی فرید آباد کا زمیندار ہے اور قوم کا سنار ہے جو کچھ گذارش کرنا ہے یہ ہے کہ پلول کی مالگذاری دفتر میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے پچاس ہزار روپیہ تاحال موجود ہیں جنھیں راجہ بلب گڈھ کے چند ملازمان لینے گئے تھے۔ مگر زمینداروں نے انہیں روپیہ نہ لے جانے دیا۔ لہذا فدوی ملتمس ہے کہ اکیسو سوار اور پچاس پیادے اس کے ہمراہ روانہ کر دیئے جائیں تاکہ وہ جاکر خزانہ مذکورہ لے آئے اور لاکر خزانہ شاہی میں داخل کردے۔ واجب تھا عرض کیا۔
عرضی پڑھ کر احکام عطا کئے جائیں۔

عرضی بھوتیا زمیندار فرید آباد

"بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

مرزا مغل۔ افسران فوج سے مشورہ کر کے فی الفور خزانہ لانے کی تدبیر اختیار کرو

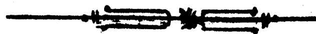
عرضی نمبر ۳۰ - تاریخ نہیں ہے۔ } از نبی بخش بحضور ظل سبحانی

غریب پرور سلامت! مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور پر واضح ہے کہ انصاف خلاق عالم کا پسندیدہ ہے۔ اور ظالمانہ کارروائیاں ممنوع، لہٰذا التجا ہے کہ اگر اعلیٰ حضرت افسران فوج کو اجازت دیں گے جو حضور سے قیدی عورتوں

مردوں اور بچوں کے قتل کا مطالبہ کرتے ہیں اور جن کے مردوں پر عرض معروض سن کر اعلیٰ حضرت نے اپنا دست شفقت رکھا تھا تو حضور قوانین مذہب سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ افسران مذکورہ کو پہلے مفتیان شرع متین سے فتویٰ حاصل کرنا چاہئے۔ اور اگر یہ قتل کرنے کی اجازت دیں تو وہ لوگ ان قیدیوں کو قتل کر سکتے ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت شرع نبوی کے خلاف کوئی حکم نہ دیں۔ اور اگر وہ لوگ اسے منظور نہ کریں تو سب سے پہلے شاہی خاندان پر ان کو اپنا غصہ اتارنا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت کے فرمان کے بموجب مذکورۂ بالا التماس کے پیرائے میں افسران فوج کے نام جاری کر دیئے جائیں گے۔ واجب سمجھ کر حضور کی جناب میں عرض کیا۔ (ترقیٔ سلطنت کی دعائیں)

عریضہ تابعدار رحیم بخش کارندہ اعلیٰ حضرت عرش آرامگاہ، تاریخ نہیں ہے۔

رحیم بخش خاں صاحب کی اس درخواست سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان اپنے مذہب اسلام کی رو سے عورتوں اور بچوں کے قتل سے کس قدر ناراض تھے کہ بلا خوف و خطر بادشاہ کو اس قسم کی عرضیاں دیتے تھے۔ مگر فوج کی خودسری کے سامنے کچھ نہ ہو سکا۔ انگریزوں کے قابو سے تو فوج نکل گئی۔ بچارے کم طاقت بہادر شاہ کیا کر سکتے تھے۔ سرکاری وکیل مقدمہ بہادر شاہ کے الزامات کی تردید اس خط سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ ان رحیم بخش خاں صاحب کی مسجد دریبہ کلاں میں گلاب گندی کی دوکان کے برابر موجود ہے۔ اور اس عرضی کے صلے میں گورنمنٹ نے انکو گرفتار کر کے رہائی دی تھی اور انعام بھی ملا تھا۔ اب اُن کے ایک پوتے چیف کمشنر دہلی کے دفتر میں کلرک ہیں۔ حسن نظامی



حکم مع مہر شاہی جو پہلی مہر سے مختلف ہے

ابو ظفر
سراج الدین
محمد بہادر شاہ بادشاہ
محی الملۃ و الدین

بنام خادمان خاص مورد الطاف عنایت شیدائے بارگاہ شاہی قار الملک محمد عبد الرحمن خاں بہادر صفدر جنگ (والی ریاست جھجر)

نوازشہائے خود بدولت برسد۔ اور جانو کہ متعدد ناخوشگوار واقعات گزرنے سے اور زیادہ عمر و کمزوری جسم کی وجہ سے ہم کاروبار سلطنت و ملک میں اپنا خلل نہیں دیکھتے ہماری خواہش باقی نہیں رہی ہے سوائے اس کے ایسے کام کریں جو خدا اور مخلوق کی خوشنودی کا باعث ہوں اور بقیہ عمر یاد الٰہی میں گزار دیں لیس موجودہ رنج و مصائب کی وجہ سے ہمارا مصمم ارادہ ہوگیا ہے کہ فقیرانہ لباس پہنکر مع تمام خاندان تیموریہ کے ہجرت کر جائیں۔ پہلے خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف پر حاضر ہوں۔ اور وہاں تمام ضروری انتظام سفر کر کے مقامات متبرکہ مکہ و مدینہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ اس دنیائے فانی کا کوئی اعتبار نہیں۔ تم غلام خاص ہو اس لئے لکھا جاتا ہے کہ فوراً ہماری جناب میں حاضر ہو اور مع اپنے ہمراہیوں اور رفیقوں کے جن پر تمہیں اعتماد کلی ہو جس طرح ممکن ہو ہم تک پہونچو۔ تمام اسباب شاہی کو یہاں لاؤ۔ اور پھر اگر بچا ہو تو ہمارے ساتھ مقامات متبرکہ کو آؤ۔ مزید براں ایسی وزنی اشیاء جنہیں شہزادے یہاں تک نہ لاسکیں اپنی جائے سکونت ہی میں چھوڑ دیجائیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے تم اپنے کچھ خدمتگار متعین کر دو۔ اور ہماری ذات کی حفاظت کے لئے سپاہیوں کی کافی تعداد مقرر کی جائے۔ تاوقتیکہ ہم بیت اللہ روانہ ہو جائیں انصرام ضروری کے بعد تم اپنی جاگیر پر چلے جانا۔ ایسا کرنے سے تم ہماری خوشنودی حاصل کرو گے۔ اور تمام عالم میں تمہاری شہرت ہو جائے گی چونکہ تم ہمارے

خاص خیر خواہوں میں سے ہو اور ایسے وقت میں جبکہ تمام ملاقاتیوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا تم نے دیرینہ تعلقات کو پیش نظر رکھ کر وہ خدمات انجام دیں جو کوئی نہیں دے سکتا۔ لہٰذا اجتنی عجلت اس معاملے میں ہو سکے بہت مناسب و ضروری ہے۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔ یہاں پر سواری وغیرہ کا انتظام نہیں ہے چار پانچ سو گاڑیاں اور پانچ چھ سو اونٹ ضرور ہمراہ لاؤ۔ تاریخ نہیں ہے۔

(یہ اپنی نواب جھجر کے نام خط ہے جن کو غدر میں پھانسی دی گئی۔ اس خط سے بھی بہادر شاہ کی نیت معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ بادشاہی کے خواستگار نہیں تھے، اور فوج نے مجبور کر کے ان کو بادشاہ بنالیا تھا۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۳۰۔ تاریخ نہیں ہے | بنام خادم خاص مورد الطاف و کرم راجہ نہر سنگھ بہادر والی ریاست بلب گڈھ
حکم شاہی جس پر مہر ثبت ہے

ہم نے سنا ہے کہ تم نے ایک تھانیدار اپنی طرف سے بھدا پور میں مامور کیا ہے اور مسمی نظیر الدین خاں سلطنت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے جو فی الحال عرب سرائے میں موجود ہے پس چونکہ تم ما بدولت کے تابعدار ہو اپنے مقرر کردہ شخص کو برطرف کردو۔

عرضی نمبر ۳۱۔ تاریخ نہیں ہے | بحضور بادشاہ جہاں پناہ! معدلت گستر! (وغیرہم)

نہایت ادب سے عرض ہے کہ چونکہ دہلی کی سڑک پر امن نہیں تھی تابعدار نے بموجب اعلیٰ حضرت کے فرمان کے رات اور دن کی کوشش سے کافی بندوبست کر لیا ہے۔

تب بھی موضع پالی کے جرائم پیشہ باشندے جو سرحد بلبھ گڈھ سے متصل ہے جو بزمانۂ فوجداری[1] اسی ریاست میں شامل تھا، قانون شکنی کرتے ہیں اور ایسے قتل و

---

[1] راجہ بھرت پور کو جن کی ریاست مسلمان سلطنت کے ماتحت تھی چند اختیارات عطا کئے گئے تھے جنکا نام فوجداری تھا چنانچہ اب تک بھرت پور اور قریب جوار کے جاٹ اپنے آپکو فوجدار کہتے ہیں۔

غارت پر کمر باندھی کہ مخلوق بالکل عاجز آگئی ہے۔ تابعدار آہستہ آہستہ انہیں
راہ پر لا رہا ہے، لیکن اعلیٰ حضرت کی مدد کے بغیر پوری طور سے کامیاب نہیں ہوسکتا
اگر حضور سے اجازت مل جائے تو ایسے انتظامات عمل میں لائے جائیں گے کہ ضلع
مذکور کے باغی اور نافرمان سر نہ اٹھا سکیں گے اور بلبھ گڑھ سے دہلی تک راستہ
بالکل محفوظ ہو جائیگا۔ دیگر عرض یہ ہے کہ میں نے چند لوگوں سے سنا ہے کہ کسی نے
حضور سے چغلی کھائی ہے کہ راجہ بلب گڈھ نے دو انگریزوں کو مع ان کی عورتوں
اور بچوں کے چھپا رکھا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ یہ خبر محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ حضور
کی مرضی اور احکام کے بغیر تابعدار ایسا کرنے کی کیونکر جرأت کرسکتا ہے؟ ایک
ہندوستانی البتہ بارہ سال سے میرے پاس ملازم تھا جو درمیان میں عیسائی
ہو گیا تھا۔ اُسے بھی حضور کی خفگی کے خوف سے برطرف کر دیا گیا۔ مگر اب اس شخص
نے عیسویت ترک کر کے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور اب وہ رحم و معافی کا
سزاوار ہے۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں پھر اُسے اپنے پاس بلا لوں (ترقی اقبال و سلطنت کی دعا نہیں)

عریضہ تابعدار قدیمی نہر سنگھ۔ راجہ بلب گڈھ (مہر) راجہ نہر سنگھ بہادر

عرضی نمبر ۳۲۔ تاریخ نہیں ہے} از نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ۔

بحضور بادشاہ، خداوندِ بنی آدم، ظل سبحانی (وغیرہ)!

مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور عالی کا حکم بابت میرے حاضر دربار ہونے اور
شہر دہلی کی پولیس کا انتظام ہاتھ میں لینے کے موصول ہوا جس کے ساتھ ہی دوسرا
حکم حفاظت سڑک پر خادم کو توجہ دلانے اور مسافروں کی سلامتی کے طریقے اختیار
کرنے اور رسد وغیرہ کی بابت ملا۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ان احکام نے صادر
ہو کر مجھے بیحد معزز فرمایا۔ جس کے لئے میں خدا کی جناب میں شکریہ ادا کرتا ہوں
میری آدھی رات کی دعائیں خدا قبول کرے اور اعلیٰ حضرت کو ہمیشہ باشوکت و

شان برقرار رکھے۔

شاہنشاہا! اگرچہ حضور کے اقبال و دبدبے سے غلام کے علاقے میں امن و امان ہوگیا ہے جس کے لئے میں شب و روز بندوبست اور امن قائم رکھنے کی کوشش میں سرگرم رہتا تھا۔ تاہم موضع پالی اور پلول میں جو تابعدار کے علاقے سے ملے ہوئے ہیں چند بدمعاش ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنھوں نے قتل و غارت شروع کر دیا ہے اور ایسی ایسی ڈکیتیاں، چوری اور راہزنی کر رہے ہیں جو بیان نہیں کی جاسکتی، گو خادم نے خود بھی از راہ دُور اندیشی اور پٹواریوں اور مالگذاری دفتر کے افسران کی مشورت سے ایک حدتک بندوبست کرلیا ہے۔ اور افسرانِ مذکورہ کو سوار اور پیدل برائے امداد دیئے ہیں، لیکن بدون حضور کے فرمان کے تابعدار کچھ اور کرنا نہیں چاہتا۔ بلب گڈھ سے دہلی تک کی سڑک کو پُر امن بنانے کے لئے میں نے سپاہی بھرتی کئے ہیں اور شب و روز انتظامِ سلطنت اور خبر گیری خلائق میں لگا رہتا ہوں۔ میں حضور کا دیرینہ خادم ہوں اور جیسا حکم دیا جائیگا انشاءاللہ تعمیل کروں گا! نیز عنقریب حضور کی روبکاری میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کروں گا۔ مگر اُس وقت جبکہ ریاست میں پختہ طور پر امن و امان قایم ہوجائیگا کیونکہ موجودہ حالت نہایت پُر آشوب ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کے عتابِ شاہی کا بھی خوف ہے۔ واجب تھا عرض کیا (ترقیٔ سلطنت کی دُعائیں)

عریضہ خانہ زاد غلام نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ۔

مہر کا نشان "راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۳۳۔ تاریخ نہیں ہے (از احمد علی کارندہ راجہ بلب گڈھ

عالی جناب حضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ جناب راجہ صاحب دہلی میں بموجب حکم حضور حاضر خدمت ہیں۔ اور انہوں نے اپنے کپڑے

منگوائے ہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ پروانہ راہداری عطا فرمایا جائے تاکہ گاڑیاں بلب گڈھ سے روانہ ہو جائیں اور انہیں کوئی روک نہ سکے۔ اور اشیاء مذکورہ روانہ کر دینے کے بعد کوئی سپاہی دہلی دروازے پر اندر جانے سے نہ روکے (ترقی اقبال کی دعائیں) عریضہ کمترین احمد علی کارندہ راجہ بلب گڈھ

مہر کا نشان "احمد علی"

حکم شاہی

مرزا مغل:۔ پروانہ راہداری بنا کر دیدیا جائے۔

عرضی نمبر ۳۴۔ مؤرخہ ۲۰ رمئی ۱۸۵۷ء } از راجہ بلب گڈھ

عالیجناب۔ حضور بادشاہ جہاں پناہ! نہایت عاجزی اور ادب سے درخواست ہے کہ اس سے پہلے بھی میں نے کئی درخواستیں بھیجیں مگر کسی کے جواب سے بھی مجھے سرفراز نہیں فرمایا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ موضع پالی وغیرہ کے سرکشوں نے بہت اودھم مچا رکھا ہے اور رعیت کو بہت نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اگرچہ مذکورہ موضع کو میں آہستہ آہستہ راہ پر لے آیا ہوں۔ لیکن حضور کے احکام بغیر پوری سرکوبی نہیں کر سکتا۔ اور کسی معاملے میں دخل نہیں دیسکتا میں شب و روز سواروں اور پیادوں کے بڑھانے کی فکر میں ہوں اس ضلع کے نافرمانوں کو ٹھیک کر دوں گا اور پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ میں نے قلندر خاں رسالدار کو مع کچھ پیدل اور سواروں کے حضور کی خدمت میں حسب الحکم اعلیٰحضرت روانہ کیا ہے جیسا انہیں حکم ہو گا تعمیل کریں گے۔

درخواست لکھوا ار غلام نرسنگھ راجہ بلب گڈھ۔ مہر پر راجہ نہر سنگھ بہادر ثبت ہے۔

عرضی نمبر ۳۵۔ مورخہ ۲۱ رمئی ۱۸۵۷ء } از راجہ بلب گڈھ

بعالی خدمت حضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ گذارش ہے کہ بموجب

حکمِ شاہراہ، دہلی کا اور پولس اسٹیشن (تھانہ) جھداپور کا انتظام جو خاکسار کے سپرد کیا گیا ہے ہو رہا ہے۔ اگر حضور نے کسی اور تھانے دار کو ممتاز فرمایا ہے تو میں اعلیٰ حضرت کے حکم کے بموجب تمام افسران تھانہ مذکورہ کو برطرف کر دونگا اور حضور کے مامور کردہ شخص کو تنخواہ دیا کروں گا۔ قلندر بخش خاں رسالدار کو پیادوں اور سواروں کے ہمراہ حضور کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ مگر جب یہ لوگ حسب الحکم دہلی دروازے پر پہونچے تو میں فطو نے انہیں شہر میں نہ گھسنے دیا اور کہا کہ پہلے ہتیار رکھدو۔ پھر جاؤ۔ حضور کو معلوم ہے کہ صرف ہتیار ہی سپاہی کی زیب و زینت اور اس کا زیور ہیں۔ ان کے بغیر ایک لمحہ بھی اس کے لئے بیکار رہے۔ اس لئے وہ لوگ واپس چلے آئے اور چند روز کے لئے پرانے قلعے میں ٹھر گئے ہیں۔ لہٰذا ایک حکم عطا فرمایا جائے کہ وہ لوگ کھلے بندوں شہر میں داخل ہو سکیں اور خلوص دل سے غلام ہو کر اپنی جانیں حضور پر سے قربان کریں۔ میں جو حضور کا دیرینہ خادم ہوں سوچا کرتا ہوں کہ حضور کے احکام بجا لانا عین سعادتمندی ہے۔ محرر تھانہ جھداپور سے یہ معلوم ہوا تھا۔ اور بغرض اطلاع حضور کو عرض کر دیا گیا۔ (ترقیٔ سلطنت و اقبال کی دعائیں۔)

درخواست خادمِ دیرینہ نہر سنگھ بہادر والی بلب گڈھ۔

مہر کا نشان "راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۳۶ - مورخہ ۲۲ رمئی ۱۸۵۷ء از راجہ بلب گڈھ

بحضور بادشاہِ جہاں پناہ امؤدبانہ گزارش ہے کہ اعلیحضرت کے احکام نے غلام کو اعزاز بخشا۔ بلب گڈھ سے جھداپور اور وہاں سے دہلی دروازے تک کی شاہراہ کا بندوبست، موضع پالی، پلول، فتحپور وغیرہ کا انتظام

بفضل خدا اور حضور کے اقبال سے بخوبی کر دیا گیا ہے۔ اور پولیس و مالگذاری آمدنی کے افسران جابجا مامور کر دیئے گئے ہیں۔ فدوی کی کوشش اور سرگرمی کی بہت دھوم ہے۔ اور عنقریب حضور کے بھی گوش گذار ہو گی۔ جہاں پناہ! چند بے فکرے اس ریاست کے دشمن اور گردن زدنی جنہوں نے حتی المقدور اس ریاست کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی تھی اور اب دہلی میں شہر کے محافظ پیادوں اور سواروں کو میرے ملازموں کے برخلاف بھڑکاتے ہیں وہ لوگ میری تعریف سُن کر خوش نہ ہوتے ہوں گے۔ پس امیدوار ہوں کہ پھاٹک کے سپاہیوں کو ہدایت کر دی جائیگی کہ بلب گڈھ ریاست کے ملازموں سے چھیڑ چھاڑ نہ کیا کریں، کیونکہ اس سے نظم و نسق میں فرق آنے کا اندیشہ ہے۔ جس کے لئے حضور احکام جاری فرما چکے ہیں آگے حضور مالک ہیں اور بندہ تابعدار ہے۔ حضور کے احکام کی بجا آوری میں ہمیشہ خدشہ رہتا ہے کہ کچھ کوتاہی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ پیادوں اور سواروں کی بھرتی بدستور جاری ہے۔ اور چند روز بعد پولیس اور دیگر صیغوں کے لئے انہیں روانہ کرونگا تابعدار دل وجان سے خیر خواہ سرکار ہے (ترقی سلطنت واقبال کی دعائیں)

درخواست خادم دیرینہ نہر سنگھ بہادر والی بلب گڈھ۔

مہر کا نشان "راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۳۷۔ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڈھ

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! نیاز مند عرض پرداز ہے کہ حضور کا نوازش نامہ پانے کی عزت حاصل ہوئی۔ پھاٹک کے محافظوں کے نام ریاست بلب گڈھ کے ملازموں کو تنگ نہ کرنے کے احکام جاری کرنے اور پیادوں وسواروں کو شاہی قلعے کے پاس چھاؤنی کرانے اور نہایت الطاف وعنایات سے بندہ کو

دربار شاہی میں حاضر ہونے کی ہدایت فرمانے کا احوال اس میں مندرج تھا۔
مجھے جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کے لئے میں بارگاہ ایزدی میں سربسجود ہوں۔
خدا ہمیشہ بادشاہ کو سلامت رکھے، جہاں پناہ! حضور کا غلام فرمانِ شاہی کو
بجالانا موجب فخر جانتا ہے۔لیکن بندوبست کی ضرورت کے لحاظ سے اور موضع
پالی وغیرہ کے بدمعاشوں کو نیچا دکھانے میں مصروف رہنے کی وجہ سے حاضر دربار ہونے
سے معذور ہے۔ان کا بندوبست کرکے بہت خوشی سے حاضر ہوں گا۔

عالیجاہا! آج اتوار ہے اور موافق معمول آج بھی میں ہوا کھانے دلکشا
باغ میں گیا تھا۔جب میں وہاں تھا تو مجھے ہلالِ عید نظر آیا اور یہاں کے تمام
باشندوں نے بھی اسے دیکھا۔چونکہ بندہ حضور کا خانہ زاد غلام ہے۔لہٰذا مبارکباد
دیتا ہے اور تہِ دل سے چاہتا ہے کہ خوشخبری اور وعدوں سے بھرا ہوا دن یعنی
روزِ عید جو خوشیاں منانے کا دن ہے حضور کی خوش اقبالی کا قاصد ہو!
و بقائے سلطنت کی دعائیں)

درخواست کمترین بندہ نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ

مہر "راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۳۸۔مؤرخہ ۲۵ رمئی، ۱۸۵۷ء } از راجہ بلب گڈھ

بعالی خدمت حضور بادشاہ جہاں! مؤدبانہ التماس ہے کہ کل ایک درخواست
ارسال کر چکا ہوں جس میں ریاست کے معاملات مرقوم ہیں اور حضور کے علم میں
آگئے ہوں گے۔خدا کے فضل کرم سے اور حضور کے اقبال سے دہلی دروازے
تک اور اس ضلع کے گردو نواح کے دیہات میں پورا پورا انتظام ہو گیا ہے میرے
خیال میں نیچے درجے کا ایک تھانیدار اور دس سپاہی ہنومان تھانے میں اور
ایک تھانیدار اور پچیس سپاہی مہرولی میں متعین کرنے نہایت ضروری ہیں پھر

حضور کے دبدبۂ شاہانہ سے تمام ضلع میں کامل انتظام ہو جائیگا۔ اگر حضور کی مرضی ہو اور احکام جاری فرما دیئے جائیں تو دونوں جگہ کا سامان مکمل ہو جائیگا (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں) درخواست خانہ زاد نہر سنگھ راجہ بلب گڈھ۔

مہر "راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۳۹ - مؤرخہ ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء } از راجہ بلب گڈھ بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ حضور کے احکام بابت قتل و غارت کے انسداد کرنے اور بیس سواروں کو تھانہ پولیس مکندا، اور شہدری میں انتظام اور امن قائم کرنے کے لئے متعین کرنے کے صادر ہوئے اور اعزاز بخشا۔ اس عزت افزائی کو محسوس کر کے سجدۂ شکر بجا لایا۔ میں بہت جلد سواروں کی روانگی کا بندوبست کر دوں گا۔ انسدادِ جرائم کی تدبیروں میں مصروف ہوں۔ لیکن اب گوجروں میواتیوں اور دیگر اقوام نے بہت بری طرح سر اٹھایا ہے۔ اور روزمرہ فریدآباد اور خاص بلب گڈھ پر اچانک حملوں کی تیاریاں کرتے رہتے ہیں۔

لیکن اگر حضور کا اقبال اور فضلِ خداوندی شاملِ حال رہا تو بہت جلد نہایت عمدہ انتظامات کر لوں گا۔ اور پھر حاضرِ خدمت ہونگا۔ کیونکہ یہ میری عین تمنا ہے (ترقی اقبال کی دعائیں) درخواست خانہ زاد نہر سنگھ والئی بلب گڈھ

مہر "راجہ نہر سنگھ"

عرضی نمبر ۴۰ - مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۵۷ء } از راجہ بلب گڈھ عالیجناب حضور بادشاہ جہاں پناہ! چند روز سے حضور کی خیریت نہیں معلوم ہوئی جس سے مجھے بیحد فکر رہتا ہے خدا حضور کو اچھا رکھے اور اقبال میں ترقی دے جہاں پناہ کے فرمان سے مجھے سہدراپور میں گاڑی کے لٹنے کا حال معلوم ہوا۔ میں نے بموجب حکم اعلیحضرت تھانے دار سہدراپور کو سخت تاکید لکھی ہے کہ تحقیقات کر کے مال اور مدعا علیہ کو بہم پہنچائے خدا اچھا ہے تو معاملہ

بالکل تحقیق کر لیا جائیگا۔ ابھی بیس سوار حضور کی خدمت میں روانہ کئے ہیں۔ ان سے کام لیجئے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ ترقیٔ سلطنت کی دعا ہیں)

عریضہ غلام خانہ زاد ہنر سنگھ والی بلب گڈھ مہر راجہ ہنر سنگھ بہادر"

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مضمون پڑھ لیا گیا۔ یہ شخص ما بدولت کا خیر خواہ ہے۔

عرضی نمبر ۴۱ مورخہ ۲۸ رمئی ۱۸۵۷ء {از راجہ بلب گڈھ} بعالی خدمت حضور بادشاہ جہاں پناہ! باادب ملتجی ہوں کہ کل حضور کے مراسلے کا جواب ارسال کر چکا ہوں۔ آج خدا کے فضل اور حضور کے دبدبۂ شاہی سے تمام ضلع میں امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ اور انتظامات پختہ کر دیئے گئے ہیں۔ پانچ طلائی مہریں ارسال ہیں خانہ زاد غلام کا خیال کرتے ہوئے بنظر شفقت یہ تحفہ عید الفطر قبول فرمایا جائے (ترقی اقبال و سلطنت کی دعا ہیں)

درخواست کمترین ہنر سنگھ " مہر کا نشان " راجہ ہنر سنگھ بہادر"

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے (پڑھا نہیں جاتا)

عرضی نمبر ۴۲ مورخہ ۳۱ رجولائی ۱۸۵۷ء {از راجہ بلب گڈھ} بعالی خدمت بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ افسران سابق کو میں نے پورا پورا اختیار دیدیا تھا۔ ان لوگوں نے خیانت کی اور ایک لاکھ روپئے کی مالیت ہضم کر گئے۔ جب ان کی بد ذاتی کا بھید آشکارا ہوا اور میں نے بھی حساب طلب کیا اور جو کمی واقع ہوئی اُسے اُن کے گھروں سے بھرنے کی دھمکی دی تو یکے بعد دیگرے کچھ نہ کچھ عذر کر کے دہلی چلے گئے۔ اور اب اپنے گھروں میں چین کرتے ہیں حضور کے افسران کے کان میں یہ بات پڑ جائے۔ اس کا ان کو اتنا خوف ہے کہ میری ریاست جو حضور کو تعلق ہے اس میں ریشہ دوانیاں شروع کر دی ہیں اور چونکہ حضور خادم

پر بہت مہربان ہیں اس لئے اس کی طرف سے حضور کو بدظن کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ انہوں نے حضور کو یقین دلا یا ہے کہ میں ظاہرا تو سلطنت کا خادم ہوں مگر باطن میں انگریزوں سے مل گیا ہوں۔ اور فاسد ارادوں سے ذخائر حرب جمع کر رہا ہوں اور یہ کہ میں نے مسافروں کو اور مال وغیرہ کو شاہراہ پر لیجانے سے روکدیا ہے۔ اب حضور کا رحم و لطف بالکل خفگی اور ناراضگی سے مبدل ہو گیا ہے۔ چنانچہ احمد علی غلام کے ایجنٹ جب حضور کے دربار میں حاضر ہوئے تو حضور سرد مہری سے پیش آئے جسے دیکھ کر وہ واپس چلے آئے۔ پھر اسی وقت قلندر خاں رسالدار کو جو اعلیٰ حضرت ہی کے حکم سے وہاں گیا تھا برطرفی کا حکم مل گیا۔ عالیجاہا! میرے اغیار نے جو کچھ چغلی کھائی سراسر بہتان ہے اور ان کا افترا آخر میں عیاں ہو جائیگا وہ حضور کی محبت و خیر خواہی کا ایہام بھرتے ہیں کہ گویا بڑے راست باز ہیں حالانکہ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ انہیں حضور کے افسران کے جواب طلب کرنے سے امن مل جائے اور جو بیش قرار رقم اس ریاست کی اپنی حرم زدگی سے جمع کی ہے اس سے اپنے گھروں میں بیٹھے مزا اڑایا کریں میرے آبا و اجداد ہمیشہ سے اسی سلطنت کے وفادار غلام رہے ہیں اور اسکے خلاف کبھی سازش نہیں کی۔ نہ حصہ لیا۔ ایمانداری اور وفا شعاری میں میں وہ چاندی ہوں جسے اچھی طرح پر کھ لیا گیا ہو اگر آپ ایکسو بار بھی جانچیں پھر بھی کھوٹا نہ اترونگا۔ میرے دشمن جو چاہیں کہیں میں آپ کا قدیمی غلام ہمیشہ اور ہر حالت میں وہی وفاداری برتوں گا۔ ؎

میری آنکھیں سوا تمہارے غیر کا چہرہ نہ دیکھیں گی
میرا آئینہ کسی اجنبی کا عکس قبول نہ کرے گا

علاوہ ازیں تابعدار اگرچہ ہندو مذہب رکھتا ہے لیکن ان لوگوں کے عادات و خصائل دیکھے ہیں جو خدا کو بزرگ و برتر مانتے ہیں میں پیشوایان اسلام کا معتقد ہوں

میں ایسا معتقد ہوں کہ قصبہ کی بنا کے پہلے قلعہ یا بازار میں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں تھی۔ میں نے قلعے میں ایک سنگین جامع مسجد تعمیر کرائی ہے۔ علاوہ ازیں میرے ہاں ایک عید گاہ بھی ہے جو میرے باغ دلکشا کے قریب ہے اور عید کے موقع پر وہاں نماز ہوتی ہے، یہ اس لئے ہے کہ مسلمانوں سے اتحاد قائم رہے۔ آپ کا دیرینہ غلام اشاعت اسلام کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ اب حضور کی ناراضگی مہربانی سے مبدل ہو جانی چاہئے حضور کی عنایتوں کا متمنی ہوں پہلے کی طرح نظر عنایت سے شاد کام کیجئے اور اغیار کی غلط بیانی اور دروغ گوئی پر اعتبار نہ فرمایا جائے۔

ہم جلیسوں سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے
کیونکہ پانی اگرچہ بظاہر شفاف ہے مگر زینے کا دشمن ہے

حضور کی شفقتوں سے امید ہے کہ ان لوگوں کو ملازمان سلطنت کے ذریعے گرفتار کرا کر بہت سیر فرما دیجئے تاکہ ان کی حرامزدگی کا خاتمہ کر دیا جائے اور حضور خفگی کا غبار دل سے دور کر دیں ایسا کرنے سے میں اپنے نقصانات کا معاوضہ لے سکونگا جیسا کہ تخمینہ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ لارڈ صاحب بہادر کو رستم علی فردلی نے درخواست دی ہے کہ گبندہ اور دیگر گیارہ اشخاص دو گاڑی گندم دہلی لئے آ رہے تھے جنہیں راجہ کے تھانیدار نے چھینکر بلب گڈھ روانہ کر دیا ہے۔ جہاں گاڑیاں خالی کرالی گئیں۔ میں ایمانا کہتا ہوں کہ مدعیوں کا الزام جھوٹا ہے اور ذرا بھی سچ نہیں ہے اسکی حقیقت بلا مبالغہ یہ ہے کہ گبندہ جو بدمعاشوں کا سرغنہ ہے اپنے گاؤں کے چند لٹیروں کو ہمراہ لیکر موضع ننگلی پر آن پڑا جو بدرپور کی حد میں ہے اور بہت سا مال لوٹ کرلے گیا۔ لوگ لوٹ مار پر تلے ہوئے تھے۔ چنانچہ پھر تکرولی علاقہ بلب گڈھ میں بھی ڈکیتی کی، اتفاقاً مالگذاری افسران اور پولیس افسران فریدآباد دورہ کرتے ہوئے تکرولی کی سرحد میں پہنچے اور جو کچھ ہو رہا تھا اسے دیکھا، ان دغابازوں نے اپنی جان بچانے کی بہت کوشش کی اور چند فرار بھی ہو گئے۔ تاہم مالگذاری افسروں نے

چند لٹیروں کو گرفتار کر لیا۔ اور ہتکڑی ڈال کر ریاست کی عدالت فوجداری میں پیش کیا۔ اس مقدمے کی مسل اور کاغذات عنقریب روانہ کئے جائینگے اگر ارشاد ہو تو مقدمہ مذکورہ کے تمام کاغذات کارروائی اعلیٰ حضرت کی واقفیت و آگاہی کے لئے روانہ کئے جائیں۔ بگھی اور بنی بخش تاجر کے مقدمہ کی روئداد بھی اس قسم کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ برہمن صوبیدار گیارہویں ہیدل نے بگھی خرید کی اور بنی بخش تاجر اس میں بلب گڈھ آرہا تھا۔ بگھی میں ایک یا دو انگریزی خطوط پڑے ہوئے ملے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں یا میرے ملازم بالکل نہیں جانتے کہ کیا معاملہ ہے۔ کس نے لکھا کیا لکھا، اور کہاں سے آئے؟ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست کے کسی دشمن نے جو انگریزوں سے ملا ہو گا چٹھیاں لکھی ہوں گی۔ اور بگھی میں پوشیدہ کر دی ہوں گی اور اس معاملے کو حضور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے پیرزادوں سے معلوم کر سکتے ہیں۔ امیدوار ہوں کہ جواب سے سرفرازی بخشی جائے (ترقی اقبال کی دعائیں)

عریضہ غلام راجہ ہرسنگھ بہادر والئ بلب گڑھ "مہر راجہ ہرسنگھ بہادر"

(اس میں کچھ شک نہیں کہ راجہ بلب گڈھ دل سے بادشاہ کے خیر خواہ تھے، اور دشمن ان کو خواہ مخواہ بدنام کرتے تھے۔ اسی خیر خواہی کے جرم میں برٹش گورنمنٹ نے ان کو پھانسی کی سزا دی۔ اور دہلی میں ان کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۳۴۔ مؤرخہ ۵ راگست، ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڈھ بحضور بادشاہ جہاں پناہ: مؤدبانہ التماس ہے کہ سعادتمندی اور خوش نصیبی ان لوگوں کا حصہ ہے جو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر رہا کرتے ہیں۔ اگرچہ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل نہیں اور فی الواقع بہت دور پڑا ہوں۔ لیکن صدہا قسموں اور ہزارہا دلی اقراروں میں اظہار کرتا ہوں کہ مجھے ہمیشہ یہی محسوس ہوتا ہے کہ گویا حضور کے تخت شاہی کے روبرو کھڑا ہوں۔ نہایت عاجزی اور ادب میں آٹھ پہر

سنہری پیش کرتا ہوں جو عید کا تحفہ ہے اور یقین کرتا ہوں کہ اس تحفہ ناچیز کو قبول فرمایا جائیگا ترقی سلطنت کے لئے دعائیں اور اسکے دشمنوں کے لئے بددعا

حضور کے لئے ۵ مہریں سنہری ۔ ملکہ کے لئے ۲ سنہری مہریں —

شہزادہ مرزا جواں بخت کے لئے ۱ سنہری مہر

عریضہ کمترین راجہ نہر سنگھ بہادر والی ملب گڈھ

مہر "راجہ نہر سنگھ بہادر"

فرمان نمبر ۱۳۔ مؤرخہ ۸ راگست ۱۸۵۷ء { بنام راجہ نہر سنگھ } تمہاری درخواست مع آٹھ طلائی

حکم شاہی بغیر مہر و دستخط کے

مہروں کے وصول ہوئی اور تمہاری خیرخواہی پر ما بدولت کو اعتماد رکھنے کا موجب ہوئی۔ چونکہ تم ہمارے خادم خاص ہو، پس ایمانداری اور وفاشعاری سے کبھی غفلت نہ کرنا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

ہمارے لئے ۔ ۵ مہریں ملکہ کے لئے ۲ مہریں

مرزا جواں بخت کے لئے ۱ مہر

عرضی نمبر ۴۔ مؤرخہ ۱۴ راگست ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڈھ

بحضور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ ۔ مؤدبانہ گزارش ہے کہ تحفہ عید کی قبولیت کا مراسلہ پہونچا اور سرفراز فرمایا، میں نے خود کو حضور کی مہربانیوں سے گھرا دیکھ کر بہت صاحب قسمت پایا۔ لیکن کون سے قلم سے اور کس زبان سے حضور کی توصیف کروں اور شکریہ ادا کروں؟ مگر یہ دیکھ کر کہ ہنوز بدظنی کا غبار حضور کے دل سے دور نہیں ہوا خداوند! مجھے عرض کرنے دیجئے کہ میں دیرینہ وفادار اور خیرخواہ ہوں اور میں دل سے اور جان سے حضور کے احکام بجالانا فخر سمجھتا ہوں جیسا حضور پر خود روشن ہے۔ کوئی روز ایسا نہیں جاتا

کہ میں حضور کی مہربانیوں کو دل سے بھلا دیتا ہوں۔ کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی کہ میں حضور کی شفقتوں کو یاد نہ کرتا ہوں۔ ہر طرح سے مجھے اپنا کمترین غلام سمجھئے اور مجھ پر نظر الطاف ڈالئے۔ کیونکہ میرے اجداد پر بھی حضور کی مربیانہ شفقتیں مبذول ہوتی رہی ہیں۔ کمترین بھی انہی کی اولاد ہے گذشتہ مراحم و احسانات پر نظر کر کے یقین کرتا ہوں کہ ناراضگی کی کدورت آئینہ دل سے دور ہو جائیگی جسے میرے رقیبوں نے حضور کے منور آفتاب نما قلب پر پیوست کر دیا ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ انہی چند درچند وجوہات سے حاضر دربار نہ ہو سکا مگر اب حاضری کا حکم دیا جائے تاکہ میں خدمت عالی میں حاضر ہوں اور ویسا ہی حکم سواروں کے رسالدار کے لئے بھی ملنا چاہیئے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے نقارے اور علم عطا کئے جائیں تاکہ حضور کی عزت وشان چاروں کھونٹوں میں مشتہر کی جائے اور ہفت اقلیم میں حضور کی کشورکشائی کے ساتھ ہی ساتھ جاں نثار کا نام بھی سب لوگوں پر روشن ہو جائے۔ حضور کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں لیکن بدنصیبی سے دہلی چھوڑنے کے بعد سے اب تک ایسے واقعات پیش آتے رہے کہ جن کے سبب پورا بندوبست نہ ہو سکا۔ حضور کی فتح و فیروزی کے علم سربلند ہوں اور دشمنوں کو ذلت و رسوائی نصیب ہو

درخواست فدوی راجہ نہر سنگھ بہادر والی ریاست بلب گڈھ

مہر "راجہ نہر سنگھ"

فرمان نمبر ۳۲۔ مورخہ ۱۶ اگست ۱۸۵۷ء بنام ملازم خاص { بغیر دستخط و مہر کے جو مرزا مغل کا معلوم ہوتا ہے

حکم نشان سعادت راجہ نہر سنگھ والی بلب گڈھ۔ خود کو معزز کیا گیا۔ سمجھو بارہا زبانی گفتگو کا موقع پڑ جاتا ہے۔ اور ہمارے وفادار مقربوں میں سے کسی نہ کسی کو ضرورت پڑتی

ہے پس یہ بہت ضروری ہے کہ تم اپنا کوئی معتمد ایجنٹ دربار میں متعین کرو تاکہ زبانی گفتگو میں دشواری نہ ہو۔ ہر طرح مطمئن رہو اور ایجنٹ کے قائم کرنے میں دیر نہ کرو۔ اور خود کو سرفراز کیا گیا سمجھو۔

عرضی نمبر ۴۵۔ مورخہ ۲۲ راگست ۱۸۵۷ء { از راجہ بلب گڈھ بحضور ظل سبحانی! ادب سے عرض ہے کہ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ خانہ زاد پشتہا پشت سے وفادار چلا آتا ہے۔ اور میں اور میرے باپ دادوں نے کبھی حضور کے حکم سے سرتابی نہیں کی، پس میں چاہتا ہوں کہ حضور کے دربار میں باریاب کیا جاؤں۔ میرے دعوے کی تائید میں جو ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر مجھے حضور سے ارادت خاص نہ ہوتی اور وفاداری کا خیال نہ ہوتا تو دہلی میں انگریزی سلطنت کے زمانے میں میر فتح علی کی معرفت حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی تمنا ظاہر نہ کرتا۔ اور جب میں نے ایسا کیا تو اعلیٰحضرت میرے دلی خلوص اور ایمانداری سے بہت خوش ہوئے تھے لیکن سیاسی مصالح کے سبب چونکہ میرا حضور کے پاس رہنا اس زمانے میں مناسب نہ تھا۔ آپ نے منع کر دیا۔ غلام کو ایسی بدنصیبی نے گھیرا ہے کہ اب تک دربار شاہی میں حاضر نہ ہو سکا اور اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ جب سے دہلی سے آیا ہوں آئے دن جسمانی بیماریوں کا شکار رہتا رہتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ حضور کے لطف و کرم کو دیکھ کر وہاں حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ڈر ہے کہ انہوں نے میری طرف سے حضور کے مزاج کو مکدر نہ کر دیا ہو اور وہ کوئی ایسی چال نہ چلیں اور ایسی تدبیر نہ کر گذریں جس سے مجھے دہلی آکر ذلت و رسوائی اٹھانی پڑے یا ان کی دروغگوئی کے تیل سے حضور کی آتش غضب زیادہ بھڑک جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی سنا گیا ہے کہ سلطنت کے ملازمان اور افسران روپے کے بہت طامع ہو گئے ہیں اور مجھ سے بھی ایک کثیر رقم طلب

کرتے ہیں۔ حالانکہ میری آمدنی بالکل قلیل ہے۔ حضور عالی جو اپنے غلاموں کے تمام حالات سے باخبر رہتے ہیں غلام کے علاقے کو دیگر ریاستوں سے مقابلہ کرکے دیکھ سکتے ہیں کہ یہ سب سے چھوٹی ریاست ہے۔ اور اس کی آمدنی اتنی بھی نہیں ہے جس سے ریاست ہی کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ برخلاف اس کے ہمیشہ سے ہزارہا روپئے کی مقروض چلی آتی ہے۔ کمترین کے اجداد نے جو کچھ جمع کیا تھا اس کی بابت عرض ہے کہ میرے سابق افسروں نے فریب و دغا سے وہ سب خورد برد کر لیا۔ اور فرار ہو گئے اور میرے معمور خزانے اور بھرے گھر کو خالی کرکے روپئے اور مال سے اپنے گھر بھر لئے اور اب دہلی میں بیٹھے میری ریاست کے خلاف منصوبے گانٹھتے اور سازشیں کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں تابعدار کیونکر اتنا روپیہ تقسیم کر سکتا ہے اور مصارف فوج کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ البتہ اگر حضور کے صلاح کار اور شاہی افسران میرے دغاباز افسروں کو جو تا حال دہلی میں موجود ہیں گرفتار کرکے میرے سپرد کر دیں گے تو جو کچھ میں وصول کر سکوں گا اس کا نصف خزانۂ شاہی میں داخل کر دونگا۔ اور اگر ان کا ماخوذ کیا جانا نامناسب خیال کیا جائے تو حضور کے ملازمین بموجب فہرست ذیل خود ہی وصول کر لیں۔ اور اس سے وہ جتنا مناسب سمجھیں خزانہ میں داخل کر دیں۔ بقیہ مجھے واپس کر دیں۔ نشان شرافت و عظمت میر فتح علی نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا فرمائی اور مجھے نہایت ممنون و مشکور کیا۔ انہوں نے میرے معاملات سے نہایت ہمدردی اور پدرانہ شفقت ظاہر کی۔ تمام زبانی احکام جو میر فتح علی کی معرفت فرمائے گئے تھے مجھے لفظ بلفظ پہونچ گئے۔ اور جو باتیں قابلِ تحریر نہیں تھے۔ لہٰذا میر فتح علی صاحب ہی سے حضور کو معلوم ہو جائیں گے۔ دیگر عرض ہے کہ وہ جو کچھ میری طرف سے کہیں گے وہ مجھے منظور ہے۔ کیونکہ ان کے مجھ سے دیرینہ تعلقات ہیں۔ بغرض اطلاع واجب تھا عرض کیا۔ حضور کے غلاموں کو ہمیشہ فتح و

فیروزی نصیب ہو اور اعدا کو ہمیشہ ذلت و رسوائی ملے۔ حسب ذیل لوگوں کے ذمے میری رقمیں ہیں:۔

حکیم عبد الحق جو وزیر اعظم ریاست ہذا کا تھا۔ دس لاکھ روپئے۔ کمتا پرشاد وکیل، پندرہ ہزار روپئے۔ راجہ لال صاحب چیف سکرٹری۔ دس ہزار روپئے نثار علی نائب وزیر اعظم۔ دس ہزار روپئے۔ جوالا ناتھ پنڈت خزانچی۔ تیس ہزار روپئے شیر خاں حکیم مذکور کا ذاتی دوست۔ پچیس ہزار روپئے

حصار الدین جمعدار اور میری دہلی کی جائداد اور زمین کا داروغہ جو میرے وکیل کا مددگار بھی رہا تھا۔ پانچ ہزار روپئے۔ امیر علی داروغہ محلات و توشہ خانہ۔ دس ہزار روپئے۔ سعادت علی خان تھانیدار آٹھ ہزار روپئے احمد مرزا کا شتکار موضع بلب گڈھ اور میرے انگوری باغ دہلی کا دس ہزار روپئے۔ مبارک علی خاں۔ دو ہزار روپئے

عریضہ غلام راجہ نہر سنگھ بہادر

مہر: راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۷۴۔ مؤرخہ یکم ستمبر ۱۸۵۷ء { بحضور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ وغیرہ

مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور کے مراسلے نے بجواب میری درخواست صادر ہو کر اعزاز بخشا جس میں گھوڑے کی قبولیت کا ذکر تھا اور مجھے ہدایت کی گئی تھی کہ فوج سے کچھ خوف نہ کیا جائے۔ میرے تحفے کی قبولیت نے مجھے بیحد ممتاز و معزز کیا۔ اگر حضور مراحم خسروانہ سے موضع پلول، پالی مجھے عطا فرمائیں تو میں وہاں مالگذاری وغیرہ کا اچھا انتظام کروں گا۔ انتظام ایسا مستحسن ہو گا کہ ادنیٰ اور اعلیٰ امیر و غریب سب خوش رہیں گے۔ خود اعلیٰ حضرت بھی تابعداری کی کارگذاریوں کو ملاحظہ فرمائینگے اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں گے۔ بادشاہ کی عظمت کی استقامت اور فتح و فیروزی

کی دعائیں) عرضی غریب راجہ نہر سنگھ

مہر "راجہ نہر سنگھ بہادر"

عرضی نمبر ۴۷ مورخہ ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء بحضور بادشاہ ظل اللہ وغیرہ وغیرہ

نہایت ادب سے عرض پرداز ہوں کہ حضور کے مراسلہ شاہی نے شرف بخشا۔ اور اس سے آگاہی ہوئی کہ حضور نے گھوڑے قبول فرمایا اور تسلی دی کہ ریاست بلب گڈھ کے خلاف کوئی فوجی شخص کسی قسم کی کارروائی نہیں کر سکتا۔ زبان و قلم حضور کی تعریف و شکر گذاری سے قاصر ہیں۔ خدا تا قیام قیامت حضور کو زندہ و سلامت رکھے اظل سبحانی! یہ ایک تعجب خیز امر ہے کہ حضور نے حکم تو دیا ہے کہ کوئی فوجی شخص بلب گڈھ ریاست کے برخلاف کارروائی یا ظلم و زیادتی نہ کر سکیگا۔ مگر ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو محمد بخت خاں کمانڈر انچیف افواج کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ تمام دیہاتی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے، صرف ہردیو بخش، ہران سکھ، دھوسر اور جماعت خاں پاسقل، ہنوز مقید ہیں۔ اور پھر مجھے ہدایت کی ہے کہ دوسرے قیدیوں کی دستاویزیں اور رسیدیں بخت خاں کو روانہ کر دیں۔ حضور پر بخوبی روشن ہے کہ یہ لوگ اس ریاست کے نمک حرام اور قابل باز پرس ہیں۔ کیونکہ لاکھوں روپیہ ہضم کر چکے ہیں۔ اور روپیہ واپس دینے پر رضامند بھی ہو چکے تھے۔ جس کا ان سے حساب طلب کیا تھا۔ پس جو لوگ ایسے ذمہ دار ہوں انہیں کیوں کر رہا کیا جا سکتا ہے؟ اگر انہیں رہا کیا گیا تو غلام کو بھاری نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔ نیز ان کے چھوڑ دینے سے لاانتہا برائیاں پھیلیں گی اور میرا انتظام درہم و برہم ہو جائے گا۔ اور پھر اس کا قایم کرنا سخت مشکل ہو گا۔ ان معاملات کی وجہ سے میں نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ ایک حکم بنام کمانڈر انچیف جاری کیا جائے کہ جن ملزموں کا تعلق ریاست بلب گڈھ سے ہو انہیں وہاں بھیجا جائے بہ وجود

ایسی کارروائیاں بنیاد سلطنت کو کھود دینے والی ہیں۔ پس عرض ہے کہ میری درخواست
کو منظور فرما کر احکام جاری کئے جائیں۔ خادم خیر خواہ قدیم ہے۔ اور حضور کی سلطنت
کا ادنیٰ غلام ہے۔ زمین و آسمان میں اس کے لئے صرف یہی ایک پناہ گاہ ہے میں
یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ حکیم عبدالحق و پنڈت جوالا پرشاد وغیرہ کو بھی گرفتار کر کے
میرے سپرد کر دیا جائے کیونکہ ان پر تقریباً گیارہ لاکھ پچیس ہزار روپئے کا میرا
دعویٰ ہے۔ تاکہ میں اُن سے وصول کر سکوں (ترقیٔ اقبال سلطانی کی دعائیں) کمانڈر انچیف
کا اصلی خط بھی ارسال ہے۔ براہ عنایت پڑھ کر جواب کے ہمراہ واپس کر دیا جائے۔

عریضہ خادم۔ راجہ نہر سنگھ بہادر
مہر "راجہ نہر سنگھ بہادر"

(راجہ بلب گڈھ کے خط کا ترجمہ بہت مبہم کیا گیا تھا۔ ہر چند میں نے درست کیا پھر بھی عبارت صاف نہ ہوسکی۔ میں مجبور تھا۔ اصل انگریزی عبارت سمجھنے کی قابلیت مجھ میں نہ تھی۔ حسن نظامی)

کاغذات جو ضمن قرض میں ترتیب دیئے ہوئے ہیں

فرمان نمبر ۱۔ مؤرخہ ۸ جولائی ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل ﴿ فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر
شاہی حکم دستی پنسل کا تحریر کردہ

معلوم ہو کہ چونکہ تم ہمارے نور چشم ہو اور جانتے ہو کہ ہمارے خزانے میں روپیہ

بہت کم رہ گیا ہے اور کسی علاقے سے فی الفور کچھ آمدنی وصول نہیں ہو سکتی۔ اور جو قلیل رقم باقی ہے وہ بھی بہت جلد خرچ ہو جائے گی۔ لہٰذا انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ آج دن میں یا رات میں تمام افسران رجمنٹ کو جمع کرو تاکہ وہ بتائیں کہ آئے دن کے مصارف پورے کرنے کے لئے کونسے فنڈ جاری کئے جا سکتے ہیں اور ضروریات کس طرح رفع کی جا سکتی ہیں۔ سپاہیوں کی اصطلاح میں ایسے مجمع کو کورٹ کہتے ہیں۔ اس میں بہت عجلت سے کام لو اور جو نتیجہ برآمد ہوا سے ترقئ خزانہ کے تحت میں قلمبند کراؤ اور ان لوگوں کی طرف سے ہمارے سامنے پیش کرو قبل اس کے کہ خزانہ خالی ہو اس کا انتظام کرنا چاہئے ہمارے پاس کوئی پوشیدہ خزانہ نہیں ہے سلطنت کا قرضہ بھی ابھی تک ادا نہیں ہو سکا اس لئے ہمارے تمام ملازموں کو بہت وقت پیش آتی ہے۔ ہمارے خانگی مصارف کے لئے ایک لاکھ روپیہ گذشتہ ماہ میں تاجروں سے قرض مانگا گیا تھا تو وہ بھی پورا پورا نہ مل سکا پھر کیونکر دوسروں کے اخراجات پورے کئے جا سکتے ہیں؟ تم ہر ایک افسر فوج پر ان تمام باتوں کو بخوبی واضح کر دو۔ اور کل انکی رائیں ہمارے سامنے پیش کر کے ہمیں تامل نہ کرو

پیشانی پر نوٹ: ۴ر جولائی ۱۸۵۷ء کو موصول ہوا۔

عرضی نمبر ا۔ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۸۵۷ء { حضور بادشاہ غریب پرور! نہایت ادب سے التماس ہے کہ حضور کے مراسلے نے ہمیں اعزاز بخشا جو علاوہ متفرقات کے یہ بھی مرقوم ہے کہ خزانہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور مصارف فوج و دیگر ضروری اخراجات میں روپیہ صرف ہو چکا ہے اور رہا سہا بھی جلد ختم ہو جائیگا اس لئے ہم ممبران کورٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ خزانہ جمع کرنے کی تدابیر پر غور کریں۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں ہم نے جلسہ کیا اور تدبیریں سوچیں وہ عرض کرتے ہیں۔

پہلی تدبیر۔ یہ ہے کہ کسی ساہوکار سے سودی قرضہ لیا جائے اور جب سلطنت

مستحکم ہو جائے تو قرضہ مع سود ادا کر دیا جائے
دوسری تدبیر۔ یہ ہے کہ ۵۰۰ اپیدل سپاہ کی ایک رجمنٹ ۵۰۰ سوار کا ایک رسالہ، اور دو توپیں، ہر حصۂ ملک اور دیہات میں روانہ کی جائیں اور وہ جگہ جگہ تھانے اور ڈیرا کھانے قایم کرے تاکہ لوگوں کو حضور کے قیام سلطنت کا پورا پورا یقین آجائے اور اس فوج کو اختیار دیدیا جائے کہ جہاں سے جو روپیہ مل سکے قواعد سلطنت کی رو سے اپنے قبضے میں لے لے اس فوج کو وصولی کے پورے اختیارات ملنے چاہئیں، لیکن ممبران مجلس یہ بھی چاہتے ہیں کہ کسی پر ظلم نہ کیا جائے اور فوجی ضرورت سب کو بتائی جائے۔
ہماری پہلی التجا۔ یہ ہے کہ دونو مذکورہ بالا تدابیر اختیار کی جائیں اور دائرہ عمل میں لائی جائیں۔
ہماری دوسری التجا۔ یہ ہے کہ حضور کے معتمد مقربوں میں سے بھی جن پر ہر طرح کا بھروسہ کیا جا سکے۔ کچھ آدمی فوج کے ہمراہ روانہ کئے جائیں تاکہ وہ قانونِ ملکی کی بموجب وصولیٔ زر کا انجام دیں۔ اور رعایا کو سمجھائیں اور حفاظتِ ملک کے فرائض بتائیں۔
ہماری تیسری التجا۔ یہ ہے کہ اگر وہ معتمد کسی غریب کسان پر ظلم کریں یا کسی مالگذاری آمدنی کے محاسب وغیرہ پر ستم توڑیں یا کسی سے رشوت لیں تو انہیں مجلس شوریٰ سے سزا دیجائے ہماری رائے میں زمینداروں کے حقوق ملکیت آراضی مندرجۂ ذیل طریقے سے نافذ کئے جائیں۔
بہمہ وجوہ یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ مدعی کا نام قانون گو یا پٹواری کے کاغذات میں درج ہے یا نہیں۔ مدعی کو اپنی گذشتہ لگان کی رسیدیں محفوظ رکھنی ہونگی۔ تا یہ معلوم ہو سکے کہ اُس نے سلطنت کی لگان ادا کر دی، اور پیمائش

آراضی کرلی ہے۔ اس کی دستاویزوں کے معائنہ سے یا جانچ کرتے وقت گواہوں یعنی پٹواری، قانگو، اور دیگر مقامی معززین کی شہادت سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کیا مدعی زمیندار تھا یا نہیں۔ کوئی معزز آدمی یا مقامی معززین میں سے ایک جو سرکاری طور پر شناخت کرلیا گیا ہو تمام موضع یا موضع کے کثیر حصے کی آمدنی کا جوابدہ ہوگا۔ اور بندوبست اسی کے نام کیا جائیگا۔ اگر کوئی جانشین مدعی پیدا ہو تو اس کی درخواست پر بعد تحقیقات حکم ملیگا، لیکن اوّل تقرر اس شخص کا کیا جائیگا جو کبھی پہلے نمبردار رہ چکا ہے۔

ہماری چوتھی التجا۔ اگر دیہات کے بندوبست کے مقرر شدہ لوگ اپنا کام ان قواعد کے مطابق نہ کریں تو زمینداروں کو اختیار ہوگا کہ وہ کورٹ ہذا میں اپنی شکایت کریں۔ اور اگر عند التحقیقات یہ ثابت ہو تو اُسے برطرف کردیا جائیگا اور اصلی مالک اپنے حقوق کے موافق آزاد رہیں گے۔

عرضی فدویان، ممبران دربار، جیورام صوبے دار میجر بہادر، شیو رام مصر صوبے دار میجر۔ تہنیت خان صوبے دار میجر۔ ہیبت رام صوبے دار میجر، بینی رام صوبے دار میجر۔

عرضی نمبر ۲۔ مورخہ ۱۲ر جولائی، ۱۸۵۷ء { بحضور بادشاہِ جہاں پناہ!

نہایت ادب سے التجا ہے کہ حضورِ عالی کا حکم بابت قلت روپیہ مجلس شوریٰ کے انعقاد، اور یہ کہ مجھے جواب لے کر حاضرِ خدمت ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۰ر جولائی، ۱۸۵۷ء موصول ہوا۔ حضور کے حکم کے مطابق ممبران مجلس سے صلاح کرنے کے بعد عرضی تیار شدہ حضور میں پیش کی جاتی ہے۔ اس معاملے میں جو احکام صادر کئے جائیںگے عمل میں لائے جائیںگی (ترقی سلطنت کی دعائیں)

درخواست فدوی ظہور الدین

فرمان نمبر۲۔ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل { شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر } حکم شاہی جس پر مہر خاص ثبت ہے

جانو کہ فوج کی تنخواہ ادا کرنے کے لئے تاجران شہر سے ہیں فی الحال عارضی قرضہ لینے کی ضرورت ہے جو بشرح ایک روپیہ سیکڑہ ہو۔ بہتیرے سوداگروں نے جن سے طلب کیا گیا تھا ادا کر دیا ہے۔ بہتیروں نے ادا نہیں کیا جنہیں سپاہیوں نے گرفتار کر کے قلعے میں خزانچی کے دفتر کے قریب شاہی پہرے میں حوالات کر دیا ہے ہم نے ابھی سنا ہے کہ ان کے متعلقین نے چند پیدل سپاہیوں سے ملکر ان کے چھڑا لے جانے کی تدبیر کی ہے۔ ابھی پیادوں کا ایک خفیہ شخص جو لاہوری دروازے کے محافظین کا معلوم ہوتا ہے۔ شاہی پہرے میں داخل ہوا اور لکشمی کو دریافت کرنے لگا جس سے معلوم ہوا کہ وہ لکشمی رام کو نکال کر لے جانا چاہتا ہے پہرے والے سپاہیوں اور افسروں نے اُسے روکا تو وہ بہت بد زبانی سے پیش آیا نیز انہیں گولی مار کر لڑکے کو نکال کر لے جانے کی دھمکی دی۔ افسروں کے بیانات سے یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سہ پہر کو مع اٹھارہ بیس سپاہیوں کے لڑکے کو لے جانے کے لئے اور گارد سے لڑنے کے واسطے آئیگا۔ فرزند تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ اسی وقت حوالات کی حفاظت کے لئے معقول گارد روانہ کر دو۔ تاکہ وہاں سے لڑکے کو نہ نکال لے جا سکے۔ اور ہدایت کر دو کہ کوئی شخص کسی قیدی کو رہا نہ کرے۔ زنہار دیر نہ کرو کیونکہ اگر ایسی باتوں سے تغافل شعاری کی گئی تو ہمارے اقتدار کو صدمہ پہنچیگا ہماری مہربانیوں کی توقع رکھو۔

پشت پر نوٹ ہے جو غالباً مرزا مغل کا ہوگا۔ مگر دستخط و مہر نہیں بموجب فرمان شاہی حوالات پر گارد متعین کیا گیا۔

مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۳۔ مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل فرزند

حکم مع بادشاہ کی مہر خاص کے۔ شہرہ آفاق دلاور مرزا ظہیر الدین عرف مرزا مغل کمانڈر انچیف بہادر معلوم ہو کہ فوج کی روزانہ یا ماہانہ تنخواہ دینے، اور میگزین کے ضروری مصارف اور اخراجات توپخانہ و بارود کے لئے خزانہ میں روپیہ بالکل نہیں ہے اور بارود نہ ہوئی تو دشمن سے لڑنا دشوار ہو جائے گا۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ فی الفور کہیں نہ کہیں سے بغیر سود کے قرضہ لیا جائے اور پنجابی سوداگروں اور انگریزوں کے مالدار نوکروں سے بھی روپیہ لے کر خزانے میں داخل کیا جائے۔ نیز یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ہنڈیاں بنا کر ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہماری مہر خاص اس پر ثبت کی جائے اور روپیہ وصول کرنے کے لئے انہیں تقسیم کیا جائے جس میں معاہدہ ہو گا کہ مالگذاری کی آمدنی وصول ہونے پر سب کا روپیہ ادا کر دیا جائیگا قرض مذکور میں سے کچھ بھی باقی نہ رکھا جائیگا سب ادا کر دیا جائیگا اس پر تمام لوگوں کو یقین دلا دو۔ ماسوا اسکے اگر وہ لوگ چندہ کا بندوبست کرینگے تو علاوہ انکا قرضہ ادا کرنیکے انہیں اپنے اپنے مرتبے اور لیاقت کے موافق ملازمت اور انعام بھی دیا جائیگا۔ اگر کسی نے بندوبست کرنے سے گریز کیا اور کہنا نہ مانا، بلکہ حیلے حوالے کرتا رہا تو فرزند ما بدولت تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ ان کو سخت سزائیں دو تاکہ ما بدولت و اقبال سے پھر سرتابی نہ کریں۔ اور فوج، توپخانہ و بارود، کے انتظام اور کارو بار میگزین میں کوئی خلل نہ واقع ہونے پائے۔ اور تمام ضروریات روزمرہ ہوتی رہیں تم ایسے طریقے اختیار کرو کہ تین روز کے اندر اندر خزانہ روپئے سے معمور ہو جائے۔ اپنے کارندوں کے ذریعے بھی روپیہ وصول کر سکتے ہو۔ مگر ان سوداگروں کو جنہوں نے گذشتہ وقت منیر الدولہ مرحوم کی معرفت قرض دیا تھا، یا وہ لوگ جن کے پاس مقررہ وقت پر ادائگی کی دستاویزیں ہوں نہ ستایا جائے ایسے تمام آدمیوں سے

مطالبہ نہ کیا جائے تاکہ ہماری مہر کے ثبت شدہ دستاویزوں میں کچھ فرق نہ آئے
جو ہم انہیں دے چکے ہیں۔ اور اس طرح دوسروں کے لئے ناامیدی پیدا ہو جائے
ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۴ - مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء { بنام بندرابن عرف بندی مال خزانچی توپخانہ - ایک معاہدہ
حکم جس پر خاص مہر شاہی ثبت ہے

جس پر ہماری مہر خاص ثبت ہے۔ اور جو ۴۱۹۸ روپے ۹ آنے چھ پائی کی دستاویز
ہے تم یہ روپیہ جلد خزانے میں داخل کر دو تاکہ اہل توپخانے کی چھ مہینے کی تنخواہ جو
ہمارے ذمے باقی ہے ادا کر دی جائے۔ اس کا یہ مقصد ہے کہ یہ روپیہ بعد میں بھیجا جائیگا
سوداگران شہر نے وعدہ کر لیا ہے جن سے رائے مکند لال بہت جلد روپیہ وصول
کر لائیں گے۔ اُس وقت اس معاہدہ کا تمام روپیہ ادا کر دیا جائیگا۔ روپیہ وصول
کرنے اور قرض لینے کے بہت سخت احکام جاری کئے گئے ہیں پس تم روپیہ خزانے
میں داخل کر دو اور مطمئن رہو اس حکم کو ضروری جانو اور جو تحریر ہے اس پر عمل کرو۔

فرمان نمبر ۵ - مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء { بنام ملازم خاص مکند لال بہادر تم پر ہماری عنایات ہوں
حکم جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے

یہ معلوم ہو کہ قرض شاہی کا جمع کیا ہوا ۵۳۰۰ روپیہ گنگا رام چپراسی کی معرفت وصول
ہوا جس کے بدلے ہماری مہر خاص کی ایک رسید دیدی گئی ہے۔ اور مابدولت
کے خادم خاص! تمہارے نام ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ بموجب ان رسیدوں کے
بہت جلد روپیہ ان سوداگروں سے جنہوں نے وعدہ کر لیا ہے وصول کر لو۔ رائے
بندرابن سے چار ہزار ایکسو اٹھانوے روپے ساڑھے نو آنے ایک روپیہ سیکڑہ
سود پر لیا گیا ہے تاکہ توپخانے والوں کی چھ ماہ کی تنخواہ ادا کر دی جائے۔ پس
تمہیں لکھا جاتا ہے کہ بہت جلد روپیہ جمع کر دو اور چار ہزار ایکسو اٹھانوے روپے

ساڑھے نو آنے مع سود ادا کر کے ہماری تحریری رسید جس پر بادولت کی مہر خاص ثبت ہے واپس لے لو۔ اور ہمارے حضور میں پیش کرو۔ بعد میں جو کچھ وصول ہو خزانے میں داخل کرو۔ اِن الفاظ کو بہت ضروری جانو۔

فرمان نمبر ۶۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء { **بنام مرزا مغل** } فرزند شہرۂ آفاق دلاور محمد ظہور الدّین عرف مرزا مغل بہادر، معلوم ہو کہ رہتک کرکول وغیرہ کی سرکاری آمدنی وصول نہونے سے روپئے کی اشد ضرورت ہے۔ اور چونکہ ہم کو اپنے تمام ملازموں کا اور خصوصًا ان کا جن کو چھ ماہ بعد تنخواہ ملتی ہے زیادہ خیال رہتا ہے اس لئے بندرابن عرف بندی مال خزانچی کے نام ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کی تنخواہ کا بندوبست کر دے۔ اور ایک دستاویز جس پر ہماری مہر خاص ثبت ہے برائے چار ہزار ایک سو اٹھانوے روپئے ساڑھے نو آنے لکھدی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہمارے کارندے سوداگران شہر سے رائے مکند لال کی معرفت روپیہ وصول کر کے پہلے اسی کا ادا کر دینگے۔ خاطرجمعی اور اطمینان کے لئے تم بھی خزانچی مذکور کے نام حکم جاری کر دو تا کہ وہ بالکل بے فکر ہو کر جلد زرِ روپیہ کا بندوبست کر دے۔ اور آج ہی اہل توپخانہ کی چھ ماہ کی تنخواہ تقسیم کر دیجائے جس سے وہ لوگ بدستور سلطنت کی ملازمت کرتے رہیں۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۷۔ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء معاہدہ یا پرامیسری نوٹ برائے زرِ مقروضہ جس پر بادشاہ کی مہر خاص ثبت ہے } مبلغ ۴۱۹۸ روپئے نو آنے چھ پائی بندرابن خزانچی سے ایک روپیہ فی صدی فی ماہ سود پر برائے اہل توپخانہ۔ بابت تقسیم تنخواہ چھ ماہ لے کر داخل خزانہ شاہی کیا گیا اور دیا قرار ہے کہ شہر کے سوداگروں سے رقم مذکور یعنی ۴۱۹۸ روپے نو آنے وصول کر کے خزانچی مذکور کو مع سود کے دیدیے جائینگے اور کچھ باقی نہ رکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ اخراجات شاہی میں بھی صرف نہ کیا جائیگا۔ یہ

دستاویز بطور معاہدے کے ہے

عرضی نمبر ۳ - مؤرخہ ۶ راگست ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل { بعالی خدمت بادشاہ

جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ شہر کے تمام صاحب اقتدار لوگ اور جملہ عوام الناس کہتے ہیں کہ فوج کے مصارف کے لئے روپیہ دینے میں ہمیں انکار نہیں ہے لیکن وہ بہت شکرگذار ہوں گے۔ اگر ادنیٰ واعلیٰ امیر وغریب، ہندو مسلمان، ہر شخص کے مذہبی معزز اشخاص کی معرفت روپیہ وصول کیا جائے اس طریقے سے ایک بیش قرار رقم وصول ہو جائے گی۔ اور لوگ خوشی سے چندہ دینگے۔ لہٰذا میں عرض کرتا ہوں کہ اسے منظور فرما لیا جائے۔ اور باشندگان شہر کی درخواست کے بموجب متقدر مذہبی لوگوں کو اس کام میں لگا دیا جائے جنکے نام علیحدہ فہرست میں مندرج ہیں (ترقی دولت وسلطنت کی دعائیں) اگر تمام باشندگان شہر چندہ دیں گے تو ایک کثیر رقم ہاتھ آئیگی، اور تابعدار کے کہنے کو کوئی نہ ٹالے گا جملہ مذہبی اساتذہ شہر کے ناموں کی فہرست بھی اس میں شامل ہے جن میں سے ہر ایک اپنے عہدے اور مرتبے کے موافق ممتاز ہے۔ ان لوگوں سے کسی ایک کا عذر بھی قابل سماعت نہ ہونا چاہئے۔ ہندوؤں کو یقین ہو جائیگا کہ حضور ہندو اور مسلمان میں کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ اور ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں اور فوج کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ تمام باشندگان شہر، کیا ہندو اور کیا مسلمان، ہر ایک نے اس کے مصارف کے لئے چندہ فراہم کیا ہے۔ عرضی ظہور الدین

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

تدبیر نہایت معقول ہے۔ منظور کی جاتی ہے۔

فرمان نمبر ۸ - مؤرخہ ۹ راگست ۱۸۵۷ء { بنام خدام خاص، مورد الطاف بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا حکم { ممبران کورٹ تم پر با دولت

کی عنایت ہو۔ اور معلوم ہو کہ چونکہ تم سلطنت کے خیر خواہ ہو۔ لہٰذا بموجب تمہاری عرضی کے تمہیں دیہات میں ہر طرح سے مالگزاری کی آمدنی وصول کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ تم سوداگروں اور متقدر باشندگان شہر سے نہایت نرمی اور ملائمت سے روپیہ وصول کرو۔ ہر ایک سے نرمی کا برتاؤ کرو۔ اور جنگ کے لئے نہایت معقول انتظام کر کے شہر اور باشندگان کی حفاظت کرو۔ اور دشمنان دین سے لڑو۔ تمہارے تمام انتظامات اور درخواستیں قبول کی جائیں گی ان میں کوئی حتیٰ کہ شہزادے بھی دخل نہ دے سکیں گے۔ اور جو روپیہ تم تاجروں اور شہر کے متقدر باشندوں سے وصول کروگے وہ تمہارے ہی کورٹ میں جمع رہیگا۔ اور جو فوج اور میگزین وغیرہ کی ضروریات میں کام میں لایا جائیگا اور جب علاقوں سے مالگزاری آمدنی وصول ہوگی تو سب سے پہلے سوداگروں کا قرضہ مع سود ادا کیا جائیگا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۴ مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۵۷ء از منجملہ اس سال کے ام سوداگران

خلاصہ درخواست جو اوپر لکھا ہوا ہے

ہم فدویان باورچیخانے کے برتن فروخت کیا کرتے ہیں اور ہزارہا مصیبتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ حضور کے ۵۰۰ روپئے اور دوبارہ مرزا خیر سلطان کی معرفت قرض دے چکے ہیں۔ ممبران کورٹ و افسران فوج ہماری تباہی کے درپے ہیں۔ اور تیسری مرتبہ پھر روپیہ طلب کرتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ خدام سلطنت پر حضور رحم فرمائیں اور افسران فوج کو اور روپیہ دینے سے روک دیں۔

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ حضور سے مخفی نہیں ہے کہ اعلیٰ حضرت کے حکم سے چھ ہزار روپیہ خزانے میں داخل کر دیا تھا، اور اس وقت کہا گیا تھا کہ ان سے اب اور روپیہ طلب نہ کیا جائیگا

پہلے بھی غلاموں کے مکانات لوٹ لئے گئے تھے چنانچہ جس روز میرٹھ سے فوجیں دلی آئیں ہمارا سارا مال واسباب تاخت وتاراج کردیا گیا۔ ہمارے تمام ساہوکاری کا کاروبار خورد برد کردیا گیا۔ اور اگرچہ ہم بالکل معذور تھے مگر حضور کا حکم پورا کرنے کے لئے ہمنے اپنے زیورات اور بقیہ مال فروخت کرکے روپیہ پورا کیا اور داخل خزانہ کیا۔ یہ روپیہ تین اور چار جون ۱۸۵۷ء کو داخل خزانہ کیا گیا تھا۔ پھر کما نڈانچیف اور مرزا خیر سلطان بیگ بہادر نے ہم پر زور ڈالا۔ اور دوسری بار فوجی اخراجات کے لئے روپیہ طلب کیا۔ ہم نے بہزار خرابی ۱۵۰۰ روپیہ جمع کرکے دیا۔ جس کے بدلے ہمیں رسید اور ایک فرمان جس پر شہزادے خیر سلطان بیگ کی مہر تھی کہ اب کوئی فوجی افسر یا ملازم سلطنت دوبارہ کچھ طلب کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ تاہم پھر اب افسران کورٹ نے غلاموں سے تیسری بار روپیہ طلب کیا ہے اور تباہی کے درپے ہیں۔ ہم خیر خواہوں کو کبھی حضور کے حکم سے انکار نہیں ہے اور ہمارا پشت پناہ خدا ہے یا حضور ہیں۔ چونکہ دو مرتبہ بہزار دقت فراہم کرکے ہم دے چکے ہیں۔ اور اب ہماری روزمرہ کی ضروریات بمشکل پوری ہوتی ہیں۔ پس از روئے انصاف اور رعایا پروری حضور تمام افسران فوج وسلطنت کے نام حکم نافذ فرمائیں کہ غلاموں سے تیسری مرتبہ کچھ نہ طلب کیا جائے۔ تاکہ غلام تباہی و بربادی سے جسکے یہ لوگ درپے ہیں بچے رہیں۔ اور حضور کے انصاف کے ذریعہ امن پاکر ترقیٔ اقبال کی دعائیں کرتے رہیں۔ ورنہیں تو ان کی غارتگری وزیادتیوں سے غلاموں کی جانیں قربان ہوجائیں گی۔ (واجب تھا عرض کیا۔ ترقی اقبال کی دعائیں) عریضہ فدویان متھرا داس وسالگرام تاجران دہلی متھرا داس وسالگرام تاجران کے ہندی میں دستخط ہیں۔

حکم جس پر بادشاہ کی مہر ثبت ہے

بنام مرزا مغل! مؤرخہ ۲۷ر اگست ۱۸۵۷ء

فرزند۔ شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ سوداگر راجی داس گرٹ والا خزانۂ شاہی کو دو مرتبہ روپیہ دے چکا ہے اور نیز سلطنت کے قرض فراہم کرنے میں بھی بہت امداد دی ہے۔ پس فرزند نہیں لازم ہے کہ اس سے اب کچھ نہ طلب کیا جائے۔ ہمارے احکام کو ضروری سمجھو۔ اور ان پر عمل کرو۔

عرضی نمبر ۵ تاریخ نہیں ہے } از نبی بخش و دیگر اشخاص۔ حضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التجا ہے کہ موجودہ بدامنی میں غلاموں کا وافر نقصان ہوا ہے۔ تمام روزگار جو کلکتہ، دہلی، انبالہ، لاہور، کانپور، میں تھا بالکل تباہ ہو گیا ہے اور ہمارا مال لوٹ لیا گیا ہے۔ جس کے علاوہ پچھلے قرضوں کا بار بھی ہمارے سروں پر بدستور موجود ہے۔ ہم اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روزمرّہ ضروریات کو بمشکل پورا کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت متعدد اشخاص کی شہادت اور ہمارے بہی کھاتوں کے ملاحظے سے اس بیان کی تصدیق فرما سکتے ہیں۔ مرزا مغل صاحب ہم سے ۵۰۰۰ روپیہ طلب کرتے ہیں، حیران ہیں کہ کہاں سے لائیں؟ اس وقت تو ہمیں ۵۰۰ دینا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ تالعدادان تین روز سے کپتان میر حسین خاں کے زیرِ حراست ہیں۔ کپتان موصوف نے ہمیں عید الضحیٰ کی نماز پڑھنے تک کے لئے اجازت نہیں دی، لہٰذا ہم سب ملتجی ہیں کہ اعلیٰ حضرت ہماری رہائی کے لئے احکام جاری فرما دیجئے (دعا ہے کہ حضور تا ابد ہم غلاموں کے سر پر قائم رہیں) ہم بیس روز سے بارہ سو مجاہدین کا انتظام کر رہے تھے اور اب اس سے زیادہ ہم جمع نہیں کر سکتے۔ اور جو ہماری طاقت سے باہر ہو اسے کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ حضور

کے عدل و انصاف پر بھروسہ کرکے التجا ہے کہ ہماری رہائی کے احکام صادر کر دیئے جائیں۔ واجب سمجھ کر عرض کیا، ترقی سلطنت کی دُعائیں)

عریضہ نیازمندان نبی بخش، حاجی ملا بخش، کریم بخش، جواں بخت، پیر بخش، فتح محمد، محمد حسین، محمد بخش، احمد، کرم دین، حاجی احمد وغیرہ۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل - آئندہ عمدہ برتاؤ کرنا چاہئے۔ اس قسم کے لوگوں کی دلجوئی بہت ضروری ہے اگر یہ ہم سے بددل ہوں گے تو دشمن کو تقویت ہوگی اور ممکن ہے کہ یہ اس سے خفیہ طور پر مل جائیں جس سے بڑے بڑے نقصانات کا اندیشہ ہے۔

عرضی نمبر ۷ - تاریخ نہیں ہے [از مرزا مغل] - بحضور بادشاہ جہاں پناہ! حضور کو معلوم ہے کہ فوج اپنی ضروریات کے پورا نہ ہونے سے بہت عاجز آگئی ہے اور بھوکی مرتی ہے۔ تابعدار نے اور سب نے حضور سے عرض کیا تھا کہ موجودہ دشواری دفع کرنے کے لئے کوئی تدبیر کی جائے۔ چنانچہ حضور نے قرض اور چندہ وصول کرنے کا حکم جاری فرمایا تھا۔ اور مہر شاہی کا مراسلہ بھی کمترین کو عطا کیا تھا۔ بموجب اس کے کمترین نے شہر کے پنجابیوں، سوداگروں، وغیرہ سے روپیہ طلب کیا۔ جن میں سے بعض نے قبول کیا اور لکھ کر دیا تھا کہ ہم ایک یا دو روز میں روپیہ ادا کر دینگے۔ مگر بعد میں وہ فرار ہو گئے۔ میں نے ابھی سنا ہے کہ حضور نے محمد بخت خاں کو بھی ایک حکم دیا ہے کہ سوداگروں سے روپیہ طلب کرے اور وصول کرکے داخل (خزانہ) کرے۔ اس قسم کا معاملہ فوج میں نا اتفاقی اور ناراضی پھیلانے کا باعث ہوگا۔ لہٰذا وہ حکم محمد بخت خاں سے واپس منگوا لیا جائے اور حضور اس معاملے میں دخل نہ دیں۔ کیونکہ غلام نے روپے کا بندوبست کر لیا ہے۔ واجب سمجھ کر عرض کیا، ترقی سلطنت کی دُعائیں) عریضہ نیازمند

ظہور الدین۔ تاریخ نہیں ہے۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

جان من! ایام جنگ وجدل میں احکامات کی تبدیلی وقار کو اور انتظام کو برباد کر دیتی ہے۔ ہم کو ضرورت روپئے کی ہے۔ جس طرح اور جس جائز طریقے سے اس کا حصول ممکن ہو حاصل کرنا چاہئے۔ خواہ تمہارے ذریعے سے ہو یا کسی اور کے (ان اختلافات باہمی سے فوج پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ بد دل ہو جاتی ہے۔ تاریخ نہیں ہے یہی وہ اسباب ہیں جن سے انگریزوں نے دوبارہ فتح پائی۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۷۔ تاریخ نہیں ہے} از محمد خیر سلطان بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ تابعدار دو سو سواروں اور ایک برگیڈیر کے ہمراہ جو لارڈ صاحب کے حکم سے آیا تھا، صبح سے اب تک روپیہ فراہم کرتا پھرتا رہا۔ مگر تمام تاجروں نے یہ حیلہ پیش کیا کہ گوری شنکر نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی شاہی شہزادے کو روپیہ نہ دیا جائے۔ بلکہ کورٹ میں داخل کیا جائے! عالیجاہا! یہ حیلہ بازی سخت قابل حرفت ہے۔ اس قسم کے بدذاتوں کو جو سلطنت کی امداد سے پہلوتہی کرتے ہیں سخت سزائیں دیجانی چاہئیں تاکہ انتظام میں خلل نہ پڑے اطلاعاً عرض ہے (ترقیٔ اقبال و سلطنت کی دعائیں) عرضی فدوی محمد خیر سلطان۔ تاریخ نہیں ہے۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

کسی کو ناراض نہ کیا جائے۔ ملائمت سے سمجھا کر وصول کرنا مناسب ہے (یہاں دو لفظ پڑھے نہیں جاتے) جو کچھ لکھا گیا ہے صرف ممانعت ہے اور کچھ نہیں۔

(اس عرضی اور اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا خیر سلطان محمد بخت خاں لارڈ گورنر کے ہواخواہ تھے اور میرزا مغل کا رسوخ ان کو ناگوار تھا اور بادشاہ کا میلان اوّل دن سے محمد بخت خاں لارڈ گورنر کی طرف معلوم

ہوتا ہے۔ اور اسی اختلاف نے آخر فوج کو پراگندہ کر دیا۔ حسن نظامی)

ضمن تنخواہ میں ترتیب شدہ کاغذات

عرضی نمبر ۱۔ مؤرخہ یکم جون ۱۸۵۷ء } از مرزا مغل۔ بحضور بادشاہ جہاں پناہ! دو دن سے شاہدرے میں فوج لوٹ مار کر رہی ہے تنخواہ نہ ملنے کے سبب لہٰذا عرض ہے کہ مجھے فی الفور پندرہ ہزار روپیہ عطا کیا جائے تاکہ چار روز کی تنخواہ تقسیم کر دی جائے۔ عرضی غلام ظہور الدین

بادشاہ کا حکم پنسل سے لکھا ہوا

بنت خزانے سے پندرہ ہزار روپیہ دیدیا جائے۔ مرزا مغل تمام کاروبار میں مرزا فاضل بیگ خاں سے متفق ہو کر اس تمام روپے کا جو آج کی تاریخ تک خزانے سے وصول ہوا ہو حساب بنا کر ہمیں ارسال کیا جائے۔

فرمان نمبر ۱۔ مؤرخہ ۲۲ جون ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل } فرزند شہرۂ آفاق ولادر مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر! حکم جس پر شاہی مہر ثبت ہے

معلوم ہو کہ سمن لال نے ہم سے کہا کہ کشیری، اور بید رروز دروازہ اور دیگر برجوں کے محافظوں کو معز الدولہ بہادر کے ذریعے روزانہ راشن میں مٹھائی دی گئی ہے۔ اور ۱۱ جون ۱۸۵۷ء سے انہیں روزانہ خرچ ملتا ہے۔ راشن یا روزانہ خرچ محکمۂ فوج کے متعلق ہے اور یہ روپیہ شاہی خزانے سے لیا گیا ہے۔ اس لئے مابدولت سے درخواست کرتا ہے کہ فرزند مغل کے نام حکم جاری کریں کہ روپیہ واپس کر دیا جائے۔ پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ بموجب اسکی فہرست

مرتبہ کے ۱۰۱ روپئے واپس کردو تفصیل نیچے درج ہے۔ آئندہ کے لئے تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ توپخانے والوں کو بھی پیادہ فوج کی طرح یومیہ خرچ دیدیا کرو۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

		روپیہ۔ آنہ۔ پائی
۱۱ر جون ۱۸۵۷ء۔ بنام کنالی خاں		۸۔ ۰۔ ۰
۱۲ر جولائی	"	۴۔ ۰۔ ۰
۱۳ر جولائی	"	۱۲۔ ۰۔ ۰
۱۴ر جولائی	"	۴۔ ۰۔ ۰
۱۵ر جولائی	"	۴۔ ۰۔ ۰
"	لاہوری دروازے والے	۳۔ ۰۔ ۰
"	" محی نظین	۳۔ ۰۔ ۰

۱۶ر جولائی کنالی خاں اسی طرح بہت طول طویل خسارہ ذاتی کا حساب لکھا ہے جس کا کل مجموعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جملہ ۱۰۱ روپیہ ۔ آنہ ۔ پائی

عرضی نمبر ۲۔ مؤرخہ ۹ر جولائی ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ! عرض ہے کہ غلام نے فوج و سواروں اور پیادوں کو مطمئن کر دیا ہے کہ ملک پر قبضہ ہوتے ہی تمہیں ترقی ملے گی۔ اور تنخواہ دیجائے گی۔ اور جب غنیم کو شکست فاش دیدی جائیگی اور خاطر خواہ آمدنی وصول ہونے لگی تو انعام دیا جائیگا۔ ان طریقوں کا ایک خاکہ حضور کی خدمت میں بھی ارسال ہے حضور اپنے دست مبارک سے ایک فرمان بنام افواج لکھ کر جاری کریں تاکہ وہ بالکل مطمئن ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ حضور کو ان سے کس قدر محبت ہے۔ پھر وہ اپنی جانوں سے بھی دریغ نہ کریں گے اور اعلیٰ مراتب کی امنگیں

دلوں میں پیدا ہو جائیں گی زترقی اقبال کی دعائیں) عریضہ فدوی ظہور الدین مہر سرکاری "کمانڈر انچیف بہادر"
کوئی حکم نہیں ہے نتھی شدہ خاکہ شامل نہیں ہے (چونکہ بادشاہ اپنی خوشی اور مرضی سے فوج کے شریک نہ ہوئے تھے۔ اور اپنے شہزادوں کی باہمی اختلافات اور فوج کی سرکشی سے ان کو اندیشہ ہوگیا تھا کہ اب ان کا ثابت قدم رہنا دشوار ہے اس واسطے اُنہوں نے مرزا مغل کی اس درخواست پر کوئی حکم نہ لکھا نہ ان کی خواہش پر عمل کیا حسن نظامی)

عرضی نمبر ۳۔ مورخہ ۱۰ رجولائی ۱۸۵۷ء از مرزا مغل۔ بحضور بادشاہ سلامت! جہاں پناہ مؤدبانہ عرض ہے کہ آج محمد جہانگیر خاں کپتان توپخانہ راجہ گوالیار کی ایک درخواست مع ایک فرضی فہرست کے موصول ہوئی ہے اس نے تحریر کیا ہے کہ کچھ روپیہ برائے خوراک وضروریات زندگی کے عطا فرمایا جائے اور حضور کا حکم ہے کہ نئی آئی ہوئی فوجیں بریلی کی فوجوں کے جنرل کے پاس درخواستیں دیں کوشش اصل عرضی ارسال خدمت ہے۔ جو حکم ہوگا عمل میں لایا جائیگا ترقی سلطنت کی دعائیں)
عرضی تابعدار ظہور الدین

عرضی کے نیچے نوٹ۔ اسی درخواست میں کوئی نتھی شدہ کاغذ نہ تھا۔
دستخط کلیان نراین ۳، اگست ۱۸۵۷ء

حکم شاہی

جانمن کپتان کو مطلع کر دو کہ خزانہ بالکل خالی ہے۔
سرے پر ایک گوشے میں نمبر (جو غالباً انڈکس نمبر ہوگا) "۳، ۴" اور اس کے نیچے ہی نوٹ ہے "موصول ہوا۔ ۲۶ رجولائی ۱۸۵۷ء"

عرضی نمبر ۴۔ مورخہ ۱۲ رجولائی ۱۸۵۷ء از مرزا مغل۔ بحضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت! مؤدبانہ التجا ہے کہ حضور نے جو ۱۲ رجولائی ۱۸۵۷ء کو ۲۰۰۰۰ روپے

مع ۲۰۰۰ روپئے کمسریٹ فنڈ سے عطا فرمایا تھا وہ سب خرچ ہو گیا۔ اور اَب بالکل باقی نہیں رہا۔ حضور نے نو آمدہ سواروں کے لئے حکم دیا ہے کہ فدوی ان کے خرچ وغیرہ کا بھی بندوبست کر دے۔ جن سواروں کے نام آخر میں درج ہیں وہ سولہ اور بیس روز کا خرچ مانگتے ہیں یعنی ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء تک کا خرچ مانگتے ہیں۔ لہٰذا غلام کی گذارش ہے کہ دس ہزار روپیہ عطا فرمایا جائے۔ تاکہ اِن لوگوں کی تنخواہ ادا کر دی جائے۔

		روپیہ
معزالدین خاں رسالدار	۱۵ روز	۳۶۹۶ —۰
مردان خاں مع دس آدمیوں کے	۱۲ جولائی تک	۴۲۸ —۰
طرہ دار خاں و فیض الدین خاں	۱۰ یوم	۱۵۹۴ —
سید گلزار علی مع ۳۲ آدمیوں کے	۱۸ روز ۱۲ جولائی تک	۱۴۰ —۰
غازی الدین خاں رسالدار ۱۲۵ آدمی	۱۳ روز	۱۹۵۰ —۰
عبدالمجید خاں مع دو آدمیوں کے	۱۹ روز ماہ ذیعقد	۱۳۳ —

احمد خاں وبداری خاں رسالدار جنہیں آخر ماہ تک دیدیا گیا تھا مگر پھر بیس روز کا الاؤنس طلب کرتے ہیں۔ عرضی غلام ظہور الدین۔ سرکاری مہر۔ دو کمانڈر انچیف بہادر"

(ان مطالبات سے حساب داں لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایام غدر میں شاہی خزانے سے سپاہیوں کی کتنی تنخواہ مقرر تھی۔ حسن نظامی)

حکم شاہی مثل سے

خزانے میں روپئے کی قلت ہے۔ اتنی کثیر رقم ادا نہیں کی جا سکتی۔ جو تھوڑا بہت چاہیں انہیں ضروریات کے لئے کچھ دیدیا جائے۔

عرضی نمبر ۵۔ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۵۷ء } از مرزا مغل بحضور بادشاہ

جہاں پناہ! نہایت ادب سے عرض ہے کہ لکھنؤ کے بے قاعدہ سواروں کے رسالے نمبر ا کے رسالدار کو آج تک کی تنخواہ بالمشافہ دیدی گئی ہے ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو انہوں نے پھر ایک درخواست پیش کی ہے جس طرح دوسروں کو الاؤنس ملتا ہے انہیں بھی ملنا چاہئے۔ اور انیس روز کا الاؤنس طلب کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو معلوم ہوگیا ہے کہ خزانہ خالی ہے اور اسی لئے وہ روزانہ الاؤنس کی درخواست کرتے ہیں۔ اب جو حکم جاری کیا جائے تعمیل کی جائے گی (ترقی دولت وسلطنت کی دعائیں۔ بندۂ خادم ظہور الدین

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

جن لوگوں کو ماہوار ملتا ہے انہیں روزانہ الاؤنس نہیں دیا جاسکتا۔

مسرے پر نوٹ۔ موصول ہوا۔ مؤرخہ ۲۶ جولائی ۱۸۵۷ء نمبر ۹۸" (غالباً انڈکس نمبر ہے) (جو فوجی ملک کو آزاد کرنے کے لئے باغی ہوئی تھی وہ الاؤنس پر ضد کرتی تھی۔ انجام کا خیال اس کو نہ تھا۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ ان کے ہاتھوں مجبور رہتے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۶۔ تاریخ نہیں ہے } بحضور بادشاہ جہاں پناہ! خداوندا گذارش ہے کہ جو لوگ ہانسی او حصار سے جاں نثار کی ماتحتی میں آئے ہیں وہ دو مہینے اور بیس روز کی تنخواہ طلب کرتے ہیں۔ یہ لوگ، سرسہ، حصار، ہانسی۔ وغیرہ سے نہایت حفاظت اور دیانتداری سے خزانہ لائے ہیں اور حضور کے شاہی خزانے میں داخل کرچکے ہیں۔ اور یہاں روزمرہ اپنی تین چار جانیں قربان کرکے وفاداری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ لہٰذا انہیں تنخواہ ملنی چاہئے۔ تابعدار نے انہیں سمجھا دیا ہے اور بجائے دو مہینے بیس روز کے فی الحال صرف ایک ہی مہینے کی تنخواہ دلادی جائے۔ اگر اتنی بھی نہ دیگئی تو فوج کے

منتشر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ میں نے اس کے ساتھ تنخواہ کی تفصیل لکھدی ہے
تاکہ منظوری کا حکم صادر فرمایا جائے۔ واجب جان کر عرض کیا (ترقی اقبال
کی دعائیں) درخواست خادم خاص محمد عظیم عفی عنہ
دستخط
دستخط کے نیچے نوٹ:۔ "مہر فی الحال موجود نہیں تھی"

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل۔ ایک مہینے کی تنخواہ دیدی جائے

عرضی نمبر ۷:۔ تاریخ نہیں ہے { حضور بادشاہ جہاں پناہ! بموجب حکم
حضور کے گڑھی ہر سرو کی مالگذاری آمدنی کا.... ار روپیہ خزانے سے لے کر
سپاہ کا چار روز کا الاؤنس تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اب دو روز کا الاؤنس اور باقی
ہے اور گڈھی ہر سرو سے آئے ہوئے روپئے میں سے ۱۰۰ روپے ۱۳ ار آنے
خزانے میں باقی ہیں۔ لہٰذا امید ہے کہ حضور حکم جاری فرمائیں گے:۔ تاکہ وہ ذمہ
بھی خزانے سے لیکر پیادوں اور سواروں کو باقی ماندہ الاؤنس بھی دیدیا جائے۔ واجب
سمجھ کر عرض کیا (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں) درخواست تابعدار ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل سے

پانچ پانچ ہزار روپئے۔ دو مرتبہ، دو روز کے الاؤنس کے لئے
سابق میں منظور کیا جا چکا تھا۔ اور پھر اور بھی بھیجا گیا۔ کیا اسے تقسیم
کر دیا گیا؟ تاریخ نہیں ہے

کاغذات ترتیب شدہ ضمن فوج

عرضی نمبر ۱۔ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۸۵۷ء { از شیخ بنسو نائک اور چوالیسویں

پیادہ رجمنٹ کے ۹۰ سپاہیوں کی۔

حضور بادشاہِ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ تابعدار آگرے سے ۹۰ عربی گھوڑے لے کر میرٹھ روانہ ہوئے تھے۔ علی گڈھ تک بحفاظت تمام لے آئے اور وہاں سے بلند شہر بھی پہونچ گئے۔ بلند شہر میں ہزارہا دہقانوں نے آکر خزانۂ شاہی لوٹنا چاہا۔ ہم نے خدا پر توکل کر کے ان پر حملہ کیا۔ اور خزانہ اور گھوڑے ان کی لوٹ سے بچا لئے اور دہلی کی طرف روانہ ہوگئے تاکہ یہ مال حضور کے سپرد کردیں۔ مگر جب کشتی والے پل پر پہونچے تو ہمارے پاس ۸۳ گھوڑے رہ گئے تھے اور ۴۰۰۰ ۵ روپیہ تھا جو دو گاڑیوں میں لدا ہوا تھا اور جب ہم پل عبور کرچکے تو کئی قصباتی آئے اور سائیسوں کو زدوکوب کرکے گھوڑے چھین کر لے گئے۔ جب وہ آرہے تھے تو ہمیں گمان تھا کہ انہیں حضور نے ہماری حفاظت کے لئے روانہ کیا ہے ورنہ کبھی ہم انہیں گھوڑے نہ لے جانے دیتے۔ خزانہ اور بائیس گھوڑے جو باقی رہ گئے ہیں سرکار کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ گمشدہ گھوڑے اب بھی چند لوگوں اور سواروں کے پاس موجود ہیں۔ جنھوں نے زبردستی ہم سے چھین لیا ہے اور ہمارے سائیس انہیں شناخت کرسکتے ہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ حضور مرزا مغل کے نام حکم جاری فرمائیں کہ وہ گھوڑے جو سائیس بتائیں اِن لوگوں سے واپس لے لئے جائیں۔ اور سرکار میں داخل کر دیئے جائیں۔

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل کا حکم

مرزا مغل۔ تحقیقات کرکے گھوڑوں کا سراغ لگایا جائے اور بعد میں جس طرح مناسب ہو معاملہ صاف کیا جائے۔

پشت پر نوٹ: "التوا میں ڈالدیا گیا" ”التوا میں ڈالنا یا تو اس وجہ سے

ہو کہ عرضی درست نہ تھی۔ کیونکہ عرضی دہندہ خود ہی قصباتی دہقانیوں کے لوٹنے کا ذکر کر کے الزام سواروں پر لگاتے ہیں۔ کہ گھوڑے ان کے پاس ہیں اور بادشاہی دفتر نے کسی دباؤ سے مقدمے کو دبا دیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۔ مؤرخہ ۲۹ مئی ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل ! حضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت ! چونکہ اعلیٰ حضرت نے فوج کو میرٹھ جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ لہذا رسد وغیرہ کے انتظامات کے لئے بیس سوار اور پچاس پیادے پہلے سے جانے ضروری ہیں۔ امید ہے کہ خادم کو ان کے روانہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے گی۔ عرضی کمترین ظہور الدین

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

میر حیدر حسین خاں ۲۰ سواروں کو اور شاہرخ بیگ پچاس پیدلوں کو روانہ کر دیں (آگے پڑھا نہیں جاتا)۔ (یہ ناواقفیت کا طرز عمل تھا۔ ورنہ کمانڈر انچیف کے اختیار کی بات تھی بادشاہ سے حکم لینے کی ضرورت نہ تھی اس میں بھی محمد بخت خاں والا اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۳۔ تاریخ نہیں ہے { از گوری شنکر سکل افسر پیدل پلٹن ہریانہ حضور بادشاہ غریب پرور ! یہاں کی یہ حالت ہے کہ خدا کے حکم اور حضور کے اقبال سے اعلیٰ حضرت کی فرمانروائی آج دس بجے صبح قایم ہو گئی۔ اضلاع حصار اور سرسہ ، ہر دو تا حال رجمنٹ کے قبضے میں ہیں۔ اور یقین ہے کہ فوج خزانہ لے کر بہت جلد حضور کی خدمت میں حاضر ہو گی۔ حضور سے عرض ہے کہ ہمارے پاس فوج بسبب خاص و عام کے رخصتی ہونے کے بہت کم رہ گئی ہے۔ اب تک ہم نے کئی دستے بنا لئے تھے جو ہاری یا رسرسہ اور حصار میں رہتے تھے۔ ہانسی اور سرسہ کے درمیان ۹۰ میل کا فاصلہ ہے اور ہانسی سے

دہلی ۹۰ میل ہے۔ اس لئے ہماری ایک ہی رجمنٹ کو دو ضلعوں کا خزانہ لے کر ایک سو اسّی میل کا سفر کرنا نہایت مشکل ہے اور حضور سے عرض ہے کہ کچھ توپخانہ اور رسالہ بطور گارد ارسال کیا جائے۔ نیز ہماری جگہ قائم مقام بھیجے جائیں۔ اور ایک حکم بھی جاری کیا جائے کہ آیا براہ رہتک حاضر ہوں یا جھجر ہو کر۔ دیگر عرض یہ ہے کہ برطانوی افواج پر حملہ کرنے کے لئے کرنال سے آئینگی پس حضور ان سب امور پر غور فرما کر حکم عنایت فرمائیں (ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں) عریضہ نیاز مند گوری شنکر سکل سبک پلٹن ہریانہ

حکم شاہی بدست خود پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل سے تمام ضروری انتظامات کر دیئے جائیں ؎

فرمان نمبر ا مورخہ ۳۰ رمئی ۱۸۵۷ء { بنام جملہ افسران و سواران رجمنٹ نمبر ۴ بے قاعدہ سواران، دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر پانچ کی کمپنی کے دو نفر دیسی پیادہ نمبر ۲۹ کی کمپنی کا ایک نفر، اور تمام دیگر سواران و پیدل مع چنی لال ڈاکچی سواران رسالہ پنجم۔ رجمنٹ نمبر ۴ بے قاعدہ سواران،

ہمارے دربار شاہی میں حاضر ہو۔ اور تمام فوج، سوار و پیدل میں سے جو چاہے آئے اور اپنے ہمراہ اسلحہ جنگ اور خزانہ بھی لیتے آؤ۔ ان لوگوں کو اس شرط پر اجازت ہے کہ وہ کسی کو نہ ستائیں اور لوٹ مار نہ کریں۔ یہ سمجھ لیا جائے کہ ما بدولت کے پاس ان تمام احکام کی بغیر حیلہ و حجت تعمیل کرنی ہوگی۔ جو دیئے جائینگے۔ پس بے چون وچرا ما بدولت کے پاس حاضر ہو اور بیان کردہ خزانہ بھی ہمراہ لیتے آؤ۔ تم غلاموں پر شاہی شفقت رہے گی۔

عرضی نمبر ۴۔ مورخہ ۹ رجون ۱۸۵۷ء { از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ سلامت! حضور نے تابعدار کو باڑی کے ہمراہ جانے کا حکم

دیا ہے۔ اور تاجدار نے جنرل عبدالصمد خان بہادر سے مشورہ کیا کہ وہ بھی ہمراہ چلیں تو انہوں نے جواب دیا کہ پیدل کا کوئی بھروسہ نہیں۔ صرف رسالے پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ نہ میں کجاؤں اور نہ وہ جائیں اور کہا کہ جب غنیم کی فوجیں آ جائیں گی اور سپاہیوں کو بخوبی قواعد[1] بنا لیا جائیگا۔ اس وقت میرا اور ان کا لڑائی میں جانا مناسب ہوگا۔ چونکہ حضور کا حکم ہے کہ جنرل مذکور کے خلاف مشورہ کوئی کام نہ کروں۔ اس لئے میں نہیں جاتا۔ اس کی بابت اور بھی عرض کرنا ہے جو زبانی عرض کروں گا اور حضور کا فرمان تھا کہ میر حیدر حسین کو توپخانے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ باعث خفگی حضور ہوگا۔ چنانچہ بدردی سے تو تعمیل کر دی تھی۔ مگر سواروں نے نہ مانا اور میر حیدر حسین کو اپنے ہمراہ لے گئے زتر قی سلطنت و اقبال کی دعا ہے۔

عرضی تاجدار مرزا ظہور الدین

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

مطلب سمجھ لیا گیا۔ بموجب رائے عبدالصمد خان عمل کرو۔

بادشاہ افسروں پر اپنے حقیقی بیٹے سے زیادہ بھروسہ رکھتے تھے جبھی تو میرزا مغل کو جنرل عبدالصمد خان کی اطاعت کا حکم دیا۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۲۔ مورخہ ۱۰ رجون ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل] فرزند شہرہ آفاق دلاور مرزا مغل بہادر۔ معلوم ہو کہ گلاب اور جوالا سنگھ پہاڑی و میرج حریف کو رسد پہنچایا کرتے ہیں اور ابتک برآئی ہے کہ وہ وہاں موجود ہیں پس نہیں بہت سخت تاکید کی جاتی ہے کہ باقاعدہ پیدل کا ایک دستہ اور باقاعدہ رسالے کے پچاس سواران کی اور ان کے رفتار کی گرفتاری کے لئے فی الفور

[1] خسرو نواب جھجر ۱۲۔

[1] نواب جھجر کی طرف اشارہ ہے

روانہ کرو۔ اس کام میں ذرا دیر نہ کی جائے۔
پشت پر نوٹ: "دو احکام جاری کئے گئے"

عرضی نمبر ۵۔ مؤرخہ ۱۶ رجون ۱۸۵۷ء { از ضابطے خاں۔ پولس اسٹیشن بسنت۔ بعالی خدمت بادشاہ خداوند عالم! مجھے آج ہی خبر ملی ہے کہ نصیرآباد سے دو ہزار سوار رجمنٹوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے بغاوت کی ہے، ہم میں ملنے کی غرض سے آرہے ہیں اور آج گڑھی ہرسرو پر قیام کیا ہے اور کل یہاں پہونچ جائیں گے۔ اس جگہ پر کہیں سے رسد وغیرہ کا انتظام نہیں ہوسکتا ہے۔ پس امید ہے کہ اعلیٰحضرت کچھ افسران سواروں کو اس مقصد کے لئے مامور فرمائیں گے۔ دیگر عرض ہے کہ فدوی کو پہلے سے اس کی خبر نہ تھی ورنہ پہلے ہی انتظام کر دیا جاتا۔ آج جو خبر آئی وہ بالکل حیرت انگیز ہے پس ایسے احکام جاری فرمائے جائیں جو بجا لاسکوں۔
عریضہ فدوی ضابطے خاں از پولیس اسٹیشن بسنت۔
عرضی پر کوئی حکم نہیں۔ پشت پر نوٹ "احکام جاری کر دیئے گئے ۱۶ رجون ۱۸۵۷ء"

فرمان نمبر ۳۔ مورخہ ۲۰ رجون ۱۸۵۷ء { بنام مرزا مغل } فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہیر الدین
حکم شاہی ہاتھ سے پنسل کا لکھا ہوا
عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ شورہ لانے کے لئے چھکڑا گاڑیاں تیار کی گئی ہیں جو باہر جنگ میں اور بارود کے لئے جس کی ضرورت ہے۔ پس تم باقاعدہ پیدل کے پچیس آدمیوں کو اس کی حفاظت کے لئے مقرر کرو تاکہ بحفاظت پہونچ جائے۔ نیز فوجی پہرہ متعینہ لاہوری دروازے کے نام احکام جاری کرو کہ اس کی آمد و رفت میں رخنہ اندازی نہ کریں۔

فرمان نمبر ۴ - مورخہ ۱۸ رجون ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل { فرزند
حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا } شہرۂ آفاق دلاور مرزا
ظہورالدین عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ نصیر آباد سے آئے ہوئے رسالے ونو بجالنے اور دو پیادہ رجمنٹوں کے افسروں کی ابھی ہمارے پاس درخواست آئی ہے کہ اگر اجازت مل جائے تو تین طرف مورچے بنائے جائیں اور حریف پر حملہ کر دیا جائے اور رجمنٹ کے مزدوروں کی ضرورت ہے تاکہ مورچے بنائے جا سکیں۔ اور رسالے کے عقب کو محفوظ کیا جا سکے تاکہ غرض کنندے پر سوں حملہ کر دیں۔ یہ درخواست ہمارے پاس پیش ہوئی تھی تاکہ اس کا انتظام کر دیں۔ پس تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ مزدوروں کے نام احکام جاری کرو اور تمام سپاہ کے نام بھی کہ نصیر آباد سے آئی ہوئی فوج کا ساتھ دیں پہلے مورچے تعمیر کئے جائیں پھر پرسوں حملہ کر دیا جائے۔

فرمان نمبر ۵ - مؤرخہ ۲۰ رجون ۱۸۵۷ء } بنام مرزا مغل { فرزند
حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا ہے } شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہورالدین
عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ روزمرہ کے کثرت استعمال سے اب میگزین میں بارود بالکل نہیں ہے اور حکم جاری کر دیئے گئے ہیں کہ جو جو چیزیں اس کی ساخت کے لئے ضروری ہوں خریدلی جائیں اگرچہ بارود سازوں کی بڑی تعداد میگزین میں کام کرتی ہے۔ حیرت ہے کہ پھر بھی بارود خاطر خواہ بہم نہیں پہنچتی پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ نیچے لکھے ہوئے لوگوں کے پاس بارود اکٹھی کرو۔ اور جس جگہ اس کے پیپے رکھے رہتے ہیں تلاش کر کے جتنی نکل سکے اپنے قبضے میں لے آؤ۔ اور سب کو نکل میگزین بھجوا دو۔ سب کام چھوڑ کر پہلے اسے کرو۔ اور خیال رکھو کہ میگزین نکسرلے جانے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے

ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

ہمارے فرزند مرزا خضر سلطان بہادر سے ۔ ۳۵۰ روپیہ ۔۔ پیادہ رجمنٹ نمبر ۹، متعینہ لاہوری دروازے سے ۔ ۲۳۲ روپیہ ۔ پیادہ رجمنٹ نمبر ۳۸ متعینہ دہلی دروازے سے ۔ ۸۰ روپیہ ۔ کشمیری دروازہ والوں سے (تقریباً) ۷۰ روپیہ باقی تمام رجمنٹوں سے جتنی دستیاب ہو سکے بہم پہنچاؤ ۔

فرمان نمبر ۶ ۔ مورخہ ۲۱ ؍ جون ۱۸۵۷ء بنام مرزا مغل ﴿ فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ سوار و پیادوں کو گولی بارود کی طرح ﴾ حکم شاہی جس پر مہر شاہی ثبت ہے

راشن بھی مورچوں ہی پر روانہ کر دیا جایا کرے ۔ اور خیال رہے کہ کوئی شخص راستے میں کچھ گڑ بڑ نہ کرنے پائے ۔ کیونکہ افواج کو راشن دینا بہت احتیاط کا کام ہے ۔ نیز بذریعہ درخواست مطلع کرو کہ کون کونسی اشیا راشن کے لئے مطلوب ہیں تاکہ فی الفور روانہ کر دی جائیں ۔

سرے پر گوشے میں نوٹ "انڈکس نمبر ۲۶"

فرمان نمبر ۷ ۔ ۲۷ ؍ جون ۱۸۵۷ء بنام نشان عزت خواجہ نذر الدین ﴿ ثنا خوان اور بد روز ﴾ حکم شاہی جس پر مہر شاہی ثبت ہے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری عرضی سے معلوم ہو چکا ہے کہ نیچ فوج کے کچھ پیدل و سوار عرب سرائے میں آ کر ٹھہرے ہیں اور بازاریوں سے مٹھائی و رسد بہت تعداد میں طلب کرتے ہیں جو بوجہ قلت آبادی دستیاب نہیں ہو سکتی ۔ تم نے لکھا تھا کہ کوتوال شہر کو رسد فراہم کرکے روانہ کرنے کے احکام صادر کئے جائیں ۔ چنانچہ ایسا کر دیا گیا ہے ۔ مگر اسقدر مٹھائی وغیرہ بسبب شہر کی بد امنی ہونے اور دوکانیں بند ہونے کے فراہم نہیں کی جا سکتی ۔ علاوہ ازیں نشان عزت کی درخواست کے بموجب

بیس پیدل اور دس سوار روانہ کئے جاتے ہیں۔ ان سے حسب ضرورت کام لو اور لبعد روانگی فوج واپس کردو۔ فوج مذکور کے افسر کے نام پر ایک مراسلہ ہے۔ اسے فی الفور اس حد تک پہنچا دو تاکہ وہاں کے باشندوں اور بازاریوں پر سپاہی کسی طرح کا ظلم و زبردستی نہ کرنے پائیں

پشت پر تھانے دار کا جواب

بحضور بادشاہ غریب پرور! مورخہ ۲ جولائی ۱۸۵۷ء

عالیجاہا! بیس پیادے اور دس سوار جو حضور نے روانہ فرمائے تھے بعد روانگی فوج نیچ واپس کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر علی جمعدار اور پیادوں نے قابل تعریف مدد دی۔ دیگر عرض یہ ہے کہ کوتوال شہر دہلی نے تین بجے شام کو رسد روانہ کی۔ جب یہاں اس سے قبل ہی انتظام ہوچکا تھا۔ لہٰذا وہ واپس کی جاتی ہے۔

عرضی غلام نذیر الدین خاں تھانیدار بدرپور مقیم عرسرائے

"مہر تھانیدار بدرپور سال جلوس اکیس" نیز ایک مہر ہے "خواجہ محمد نذیر الدین خاں

حکم شاہی بغیر دستخط یا مہر کے

حکم دیا جاتا ہے کہ اسے داخل دفتر کیا جائے۔

فرمان نمبر ۷۔ مؤرخہ ۲۹ رجون ۵۷ ۱۸ء { بنام مرزا مغل } فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین

بادشاہ کے ہاتھ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

عرف مرزا مغل بہادر! معلوم ہو کہ آج دریا بہت چڑھ گیا ہے۔ اور خبر ہے کہ کل بریلی کی فوجیں آجائیں گی۔ داروغۂ پل کو سخت تاکید لکھدی گئی ہے کہ بقدر کشتیاں فراہم ہوسکیں مہیا کرے اور اس فوج کو دریا کے کنارے ڈیرے ڈالنے کا تاکیدی حکم دیا جائے۔ فوج مذکور مختلف گروہوں میں بذریعہ کشتیوں کے

دریا عبور کرے گی۔ پس فرزند ماید ولت تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ فوجی افسروں کے نام فرمان جاری کردو کہ کوئی سپاہی یا افسر دار وغہ پل سے بری طرح پیش نہ آئے۔ پل کی مرمت کے بھی تاکیدی احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ایک یا دو روز کی تکلیف ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہاں آرام سے پڑے رہیں (ترجمے میں غلطی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً بادشاہ کا منشایہ ہے کہ نئی فوج کا آرام پورانی فوج ملحوظ رکھے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۶ - مؤرخہ ۳۰ ر جون ۱۸۵۷ء {از مرزا مغل} بحضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت! مؤدبانہ عرض ہے کہ غنیم کے مورچوں میں سے ایک ہاتھی پکڑا گیا ہے جسے کچھ سپاہیوں اور مجاہدین کی حفاظت میں حضور کے پاس ارسال کیا جاتا ہے تابعدار کو یقین ہے کہ حضور رسید مرحمت فرمائینگے (ترقی سلطنت کی دعائیں)

درخواست تابعدار مرزا ظہور الدین۔

حکم شاہی پنسل کا لکھا ہوا

ہاتھی ماید ولت کے پاس پہونچ گیا۔ سپاہی سے نوٹ "موصول ہوا ۲ ارجولائی ۱۸۵۷ء "۹۴" (غالباً انڈکس نمبر ہے)

عرضی نمبر ۷ - مؤرخہ یکم جولائی ۱۸۵۷ء {متفقہ درخواست مرزا مغل و مرزا عبداللہ} بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ پل بالکل درست ہوگیا ہے اور فدویوں کو یقین ہے کہ وہ بہت مستحکم ہوگیا ہے۔ لہٰذا بریلی سے آئی ہوئی فوج کو جو دریا کے کنارے پڑی ہے رات کو عبور کرنے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ دن میں تو انگریزوں کی گولیاں اور گولے برستے رہتے ہیں۔ اگر حکم مل جائے تو اس فوج کی چھاؤنی اجمیری دروازے کے باہر قائم کر دی جائے گی۔ اس کے

علاوہ جو احکام موصول ہوں گے ان پر عمل کیا جائیگا۔

عرضی مرزا ظہور الدین و مرزا عبد اللہ

حکم شاہی پنسل سے

اس فوج کو ترکمان دروازے کے باہر چھاؤنی قایم کرنے کی ہدایت کرو۔

حاشیہ پر نوٹ :- انڈکس نمبر ۲۴۲

پشت پر حکم جس پر کسی کے دستخط نہیں ہیں۔ لیکن ایک سرکاری مہر ثبت ہے (فی الحال مہر کا نشان پڑھا جا سکتا ہے کمانڈر انچیف مرزا مغل مرقوم ہے)

"احکام کی تعمیل ہو گئی درخواست کو داخل دفتر کیا جائے۔ مؤرخہ ۱۲ جولائی ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۹ - تاریخ نہیں ہے } بنام ملازم خاص، لارڈ گورنر محمد بخت خان

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا } بہادر! ہماری مہربانیوں کے سزاوار ہو

جانو کہ بیج کی فوج علی پور پہونچ گئی مگر تمام سامان باربرداری یہیں پڑا رہ گیا۔ پس ہدایت کی جاتی ہے کہ دو سو سوار اور پانچ یا سات پیدل سپاہ کی کمپنیاں مع سامان مذکورہ اور رسد وغیرہ کے غازیوں کے ہمراہ لے کر علی پور پہونچے علاوہ ازیں تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ کفار عیدگاہ کے نزدیک مقیم ہیں انہیں آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ یہ معلوم رہے کہ اگر فوج بغیر فتح پانے کے اور انہیں شکست فاش دیئے بغیر واپس آ گئی تو نتیجہ بہت خراب ہوگا تمہیں اطلاع دیدی گئی اور اب ان احکام کی بجا آوری میں بہت مستعدی سے کام لو۔

عرضی نمبر ۸ - مورخہ ۹ جولائی ۱۸۵۷ء } از مرزا مغل بحضور بادشاہ

جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ شمس اللہ خاں دفعدار اور محمد خاں سپاہی توپخانہ غنیم کے مورچوں سے گھوڑوں پر سوار ہو کر ابھی آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ غنیم کے مورچے واقع سبزی منڈی پر قبضہ ہو گیا ہے اور حضور کی کامران فوج

کے غازیوں سے دو توپوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ خیر خواہانِ سلطنت کو مبارکباد۔
یہ دونوں آدمی جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں غنیم کے ملازم ہیں اور
ان لوگوں نے حضور کی خاطر لڑائی پر کمر باندھی ہے (ترقی اقبال و دولت کی
دُعائیں) عرضی فدوی ظہور الدین۔

سرکاری مہر "کمانڈر انچیف بہادر"

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

ہم نے اس درخواست کا مطلب سمجھ لیا۔ نورِ چشم! تمہارے لئے انجام سعید ہو

عرضی نمبر ۹ - مؤرخہ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء } از مرزا مغل بحضور بادشاہ
جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ غلام نے حضور کے حکم کے بموجب احکام
اعلیٰ حضرت افسرانِ فوج کو سمجھا دیئے اور کل جنرل محمد بخت خاں بھی غلام کے
پاس آئے تھے، اُن سے حضور کے ارادے سنکر افسرانِ فوج کو سمجھا دیئے گئے
میں نے تو حسبِ لیاقت سمجھا دیا ہے۔ مگر وہ لوگ اسے منظور نہیں کرتے افسران
فوج کی ایک درخواست بھی اسی عرضی کے ہمراہ ہے۔ حضور اسے دیکھ کر جو
حکم مناسب ہو دیں۔ (ترقی سلطنت کی دُعائیں)

عرضی تابعدار مرزا ظہور الدین

مہر کاری مہر کا نشان ہے "کمانڈر انچیف بہادر"

(وہی باہمی رقابت اور رشک وحسد میرزا مغل نہیں چاہتے تھے کہ جنرل بخت خاں
کو ان پر فوقیت ہو اور یہی اختلاف تباہی اور شکست کا باعث ہوا حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۰ - مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۸۵۷ء } از میرزا مغل! بحضور
بادشاہ جہاں پناہ! بندوقوں کے گھوڑے اور میگزین کی دیگر اشیاء جو
ہلاسی لاسکر کے مکان سے دستیاب ہوئی ہیں خدمتِ اقدس میں پیش کی جاتی

ہیں۔ تفصیل علیحدہ ہے جو اسی کے ہمراہ ہے۔

تفصیل

تفصیل اشیاء میگزین جو ہلاسی لاسکر کے مکان سے، سوہائی جمعدار لاسکر، کالکا تیوار سپاہی کمپنی۔ رجمنٹ، کریم بخش سوار نمبر ۴ بے قاعدہ سواروں کی رجمنٹ کی موجودگی میں۔ مورخہ ۱۲ ر جولائی ۱۸۵۷ء حسب اطلاع رگھوناتھ راؤ سپاہی رجمنٹ دیسی پیدل نمبر ۸ برآمد ہوا۔

پستول کی نلی مع گز۔ ۱۔ بندوق کے کندے کا سرا (پیتل کا) ا۔ پستول کی نلی (آہنی) ا۔ بندوق کی سنگینیں۔ ۶۔ بندوقوں اور پستولوں کے گھوڑے کلاں ۹۔ خرد ۲۰ کل ۲۹۔ گھوڑوں کے چھوٹے ٹکڑے۔ ۳۰۔ اور کندے ۔ ۴۔

بادشاہ کا پنسل سے لکھا ہوا حکم

سب سامان ہماری سرکار میں پہونچ گیا۔

عرضی نمبر ۱۱۔ تاریخ نہیں ہے [از افسران دیسی پیدل رجمنٹ نمبر ۱۱

بحضور غریب پرور اعلیٰ حضرت جنرل صاحب بہادر۔ کل بوقت دوپہر کلیان سنگھ نائک کھاناکھا کر شہرپناہ کی طرف گیا۔ جہاں اس نے مہابیر سنگھ سپاہی دوم کمپنی گیارھویں رجمنٹ دیسی پیدل کو جو توپوں پر پہرہ دیتا تھا اپنی جگہ پر سوتا پایا۔ یہ غفلت دیکھ کر نائک نے اس کی بندوق اٹھالی اور پھر بیدار کر کے دریافت کیا کہ بندوق کہاں ہے سنتری مذکور نے جواب دیا کہ اسے نہیں معلوم کیا ہوئی اور کون لے گیا۔ نائک نے فوراً امیر سنگھ صوبے دار بہادر کو اطلاع کی جن کے حکم سے فوراً سنتری کو حوالات کر دیا گیا۔ آج تمام افسران رجمنٹ نے کورٹ منعقد کر کے مہابیر سنگھ کو طلب کیا تھا۔ جہاں اس نے اپنے جرم کا

اقبال کیا۔ ملزم کی غفلت اور اقبالِ جرم کی وجہ سے حضور سے التجا ہے کہ جو سزا حضور مقرر کریں گے وہ سب منظور کر لیں گے۔ عرضی جملہ افسران دلیپی پیدل رجمنٹ نمبرا مقیم اجمیری دروازہ۔

حکم شاہی

تمہاری درخواست بابت تہابیر سنگھ سپاہی جو بوقت پہرہ دینے کے سو گیا تھا جیسا کہ وہ خود اقبال کرتا ہے اور تمہارا اس کو کمانڈر انچیف بہادر کے روبرو پیش کرنا تاکہ وہ جو مناسب سمجھیں سزا دیں۔ ہمارے سامنے پیش ہوئی جمیع ممبران کورٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جو سزا اس کے جرم کے موافق ہو اُسے دیجائے تمہاری رائے سے اتفاق کیا جائے گا۔

حکم کے نیچے نوٹ یہ ایک حکم لکھدیا گیا"

عرضی نمبر ۲۱ مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۸۵۷ء از مرزا مغل بحضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت! نہایت ادب سے گزارش ہے کہ حضور پر پوری طرح روشن ہے کہ محمد بخت خاں کے آنے کے قبل کام نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ مگر مذکورہ جنرل کے آتے ہی کئی انتظامات میں فرق آ گیا ہے آج فدوی نے غنیم پر حملہ کرنے کی نیت سے فوج کو مسلح کرا کر شہر سے باہر نکالا دفعتہً مذکورہ جنرل آ گیا تو اس نے فوج کو بہت دیر تک ایک جگہ روکے رکھا۔ اور اہل فوج سے دریافت کیا کہ کس کے حکم سے تم نکلے ہو، پھر آخر کار انہیں واپس کر دیا اور کہا کہ بغیر میری اجازت کے کہیں نہ جانا لہذا فدوی عرض پرداز ہے کہ اگر تمام فوجی معاملات کا اعلیٰ حضرت نے اسی کو مختار کر دیا ہے تو مجھے ایک حکم تحریر عنایت فرمایا جائے کہ میں کسی فوجی کام میں دخل نہ دیا کروں، اور افسران فوج کو سمجھا دوں کہ آئندہ سے وہ اس کے حکم

کی تعمیل کیا کریں اور اسی کی ماتحتی میں کام کریں۔ اگر احکام تابعدار کے برخلاف ہوں گے تو تمام چھوٹے بڑے افسروں کے لئے باعث رنج و محن ہوگا۔ اگر دوسری طرف غلام کے ذمہ تمام فوجی کاروبار ہوگا تو جنرل کو دخل نہ دینا چاہئے۔ اسے صرف اپنی رجمنٹ کا اختیار رہے جو کام اس کی مرضی سے ہوں وہ اس کی رجمنٹ سے ہی لئے جائیں۔

عرضی تابعدار ظہور الدین مرزا کوئی حکم نہیں ہے)

(مرزا مغل فن حرب سے بالکل ناواقف تھے یا کم از کم جنرل بخت خاں کی سی حربی قابلیت ان میں نہ تھی مگر بادشاہ کا بیٹا ہونے کے گھمنڈ نے ان کو خود سر بنا دیا تھا۔ بادشاہ خود بھی اس کو سمجھتے تھے اس واسطے اس قسم کی خواہشوں پر کوئی حکم نہ دیتے تھے۔ افسوس اسی نفاق نے ملک کو تباہ کر دیا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۳۔ مؤرخہ ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء } از مرزا مغل بحضور بادشاہِ جہاں پناہ! گزارش فدوی کی یہ ہے کہ حضور کے اقبال سے رات دن جانباز انہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ اگر علی پور کی طرف سے کچھ کمک مل گئی تو حضور کے طالع بختیاری سے بحکم خدا آخری فتح نصیب ہوگی پس عرض ہے کہ بریلی کے جنرل کے نام حکم جاری کیا جائے کہ وہ اپنی فوج لے کر علی پور کی طرف بڑھیں اور اس رخ سے کفار پر حملہ آور ہوں جبکہ غلام اپنی فوج کے ہمراہ اس طرف سے حملہ کر دیگا۔ تاکہ دونوں طرف سے دباؤ ڈال کر کفار ملاعین کو جہنم واصل کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ بھی امید ہے کہ اگر فوج علی پور کو جائیگی تو غنیم کا سلسلہ رسد رسانی بھی منقطع ہو جائے گا۔ واجب تھا عرض کیا۔ ترقی دولت و سلطنت کی دعائیں)

بادشاہ کا تحریری حکم پنسل سے

مرزا مغل۔ جو انتظام مناسب سمجھو کرو۔

پشت پر بغیر دستخط و مہر کے حکم (غالباً مرزا مغل کا حکم ہوگا جو بادشاہ کے حکم پر دیا گیا ہے) حکم دیا جاتا ہے کہ بریلی جنرل کے نام ایک حکم تحریر کیا جائے" تاریخ نہیں ہے۔ حکم بالا کے نیچے نوٹ " لکھدیا گیا" سرے پر نوٹ "نمبر ۱۰۲۴" اور اسی کے نیچے "موصول ہوا۔ مورخہ ۳۰ رجولائی ۱۸۵۷ء"۔

عرضی نمبر ۱۴ ۔ مورخہ ۳۰ رجولائی ۱۸۵۷ء } از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ! نیازمندانہ عرض ہے کہ امیر خاں رسالدار نے ایک درخواست پیش کی ہے کہ انہیں گھوڑے کا ساز ملنا چاہئے جس کی فہرست اس کے ہمراہ ہے لہذا التجا ہے کہ منظور فرمایا جائے تاکہ انہیں سامانِ مطلوبہ دیا جا سکے۔

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل۔ جو سامان طلب کیا گیا ہے دیدیا جائے۔

پشت پر بغیر مہر و دستخط کا حکم (غالباً مرزا مغل کا ہوگا) نمبر ۰۰۰۳ "حکم دیا جاتا ہے کہ جب وردوں کو گھوڑوں کا ساز دیا جائے" انہیں بھی دیا جائے۔ مورخہ ۳۰ رجولائی ۱۸۵۷ء

عرضی نمبر ۱۵ ۔ مورخہ یکم اگست ۱۸۵۷ء } از خواجہ خیرات علی محرر دفتر گورنر صاحب[1] بحضور بادشاہ جہاں پناہ! حضور کو خوب معلوم ہے کہ بیس ہزار فوج بسبب بارش، اور رسد نہ ہونے کے کل سے تکلیف میں مبتلا ہے۔ لہذا امیدوار ہوں کہ حضور کوتوال شہر کو حکم صادر فرمائیں کہ فی الحال ایک سو من بھنے ہوئے چنے پتری کے پل کے دوسری طرف چھاؤنی میں روانہ کر دیں۔ ورنہ فوجوں کی فاقہ کشی کا آج دوسرا روز ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

---

[1] شاید بخت خاں ہونگے کیونکہ وہی لارڈ گورنر کہلاتے تھے۔

عرضی تابعدار خواجہ خیرات علی محرر دفتر گورنر۔

حکم شاہی پنسل سے

"مطلب سمجھ لیا گیا۔ سرے پر نوٹ ۳ راگست ۱۸۵۷ء انڈکس نمبر۱۶۵"
(یہاں غالباً کچھ اور عبارت ہوگی جو شاید ترجمے سے رہ گئی۔ ورنہ مطلب سمجھنے سے کیا حاصل فوج کو خوراک بھیجنی ضروری تھی۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۶۶۔ مورخہ یکم اگست ۱۸۵۷ء } از خواجہ خیرات علی دفتر گورنر صاحب

حضور بادشاہ خداوندِ عالم! نیازمندانہ گزارش ہے کہ دیسی پیدل کی اٹھائیسویں رجمنٹ کا ایک دستہ کل سے بدستور عیدگاہ کے مورچے پر موجود ہے۔ جبکہ تمام رجمنٹ مع لارڈ صاحب کے علی پور چلی گئی ہے۔ اب اس دستے کو بھی وہیں جانے کا حکم ہوا ہے۔ لہٰذا غلام عرض پرداز ہے کہ شہر کی رجمنٹ سے کچھ کمک رسال کی جائے تاکہ مورچے پر ان کی جگہ مقیم رہے۔ آگے حضور کو اختیار ہے۔
عرضی تابعدار خواجہ خیرات علی۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل "فوراً اس کا بندوبست کیا جائے" حاشیے پر نوٹ "موصول ہوا۔ ۲ راگست ۱۸۵۷ء"

عرضی نمبر ۱۶۷۔ ۲ راگست ۱۸۵۷ء } از غلام محی الدین خاں رسالدار خاص

بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ خاکسار ٹونک سے اس شہر میں وارد ہوا ہے اور پانسو سپاہیوں کو جن کی ایک کمپنی بن گئی ہے اور پندرہ سو ۱۵۰۰ مجاہدین کو ہمراہ لایا ہے جنہوں نے اپنی جانیں مذہب پر فدا کرنے اور کفار سے لڑنے کے لئے وقف کر دی ہیں۔ فدوی اپنے ہمراہیوں سمیت کل شریک جنگ تھا۔ چنانچہ خاص فدوی کے ہاتھ سے اٹھارہ کفار جہنم واصل ہوئے اور فدوی

کے پانچ آدمی کام آئے اور پانچ زخمی ہوئے۔

عالی جاہا! جب ہم لوگ برسرپیکار تھے فوج نے ہماری بالکل مدد نہیں کی۔ بلکہ خاموشی سے کھڑی دیکھتی رہی۔ لیکن خدا کے فضل سے کل ہمیں کو فتح نصیب ہوئی اب مجھے یقین ہے کہ حضور کچھ روپیہ اور ہتھیار عنایت کریں گے تاکہ ہم لوگوں کو کفار سے لڑنے اور اپنے دل کے حوصلے نکالنے کا موقع مل جائے (ترقیٔ دولت و اقبال کی دعائیں) عرضی کمترین غلام محی الدین خاں رسالدار اعظم آمدہ از ٹونک۔ تاریخ نہیں ہے۔

پشت پر بغیر مہر و دستخط کے حکم غالباً مرزا مغل کا ہوگا، "حکم دیا گیا فی الحال ہتھیار موجود نہیں ہیں جب کچھ آئیں گے دیدیئے جائیں گے۔ روپیہ بھی فراہم کرکے عطا کیا جائے گا"۔ (فوج کی شکایت کا جواب نہ دیا گیا۔ دراصل فوج کسی کے اقتدار میں نہ تھی۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۰ ۔ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء حکم جس پر مرزا محمد خیر سلطان بہادر ابن محمد بہادر شاہ محی الملۃ والدین تحریر ہے | بنام افسران صوبہ داران و جمیع افواج آمدہ از صوبہ بمبئی۔

جس کسی نے تمہیں بتایا ہے کہ دہلی کی شاہی افواج کو شکست ہوگئی سراسر لغو اور بناوٹ ہے۔ یہ افواہ ذلیل کفار نے اڑائی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چالیس یا پچاس ہزار باقاعدہ اور تقریباً دس یا پندرہ ہزار بے قاعدہ افواج یہاں موجود ہیں جو شب و روز کفار پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان کے مورچے بالکل پیچھے ہٹا دیئے گئے ہیں اگر خدا نے چاہا تو تین یا چار روز میں تمام میدان پر قبضہ ہو جائیگا۔ اور مردودوں کو چن چن کر جہنم رسید کیا جائیگا۔ پس تمہیں لکھا جاتا ہے کہ مراسلہ دیکھتے ہی جس طرح ممکن ہو خود کو یہاں تک پہونچاؤ۔ تاکہ شاہی افواج میں شامل ہوکر سرخروئی و ناموری

حاصل کرو۔ اسے نہایت ضروری سمجھو۔

حکم از طرف مرزا خیر سلطان بنام افواج بمبئی۔ مؤرخہ ۱۱ اگست ۱۸۵۷ء
یقین دلایا جاتا ہے کہ شاہی افواج کی زک کی افواہ کفار کی من گھڑت ہے جو خود تین چار روز میں تہ تیغ کر دیئے جائیں گے۔

فرمان نمبر ۱۱۔ مؤرخہ ۱۳ اگست ۱۸۵۷ء } **بنام نشانِ شجاعت کریم اللہ خان رسالدار پہلی رجمنٹ،**

حکم جس پر بادشاہ کی مہر ثبت ہے

لال سنگھ صوبے دار رسالہ دوم توپخانہ۔ شیخ امام بخش صوبے دار رسالہ سوم توپخانہ لال پانڈے صوبے دار رسالہ چہارم توپخانہ، رام سنگھ صوبے دار رسالہ پنجم توپ خانہ، امانت علی صوبے دار یکم پیادہ رجمنٹ، للتہ پرشاد صوبے دار دوم پیادہ رجمنٹ۔ ہیوا سنگھ صوبے دار سوم پیادہ رجمنٹ، رام دین صوبے دار چہارم پیادہ رجمنٹ، بشارت علی صوبے دار پنجم پیادہ رجمنٹ، افواج گوالیار و افسران پیادہ مرار،

جانو کہ تمہاری درخواست کا مضمون سمجھ لیا۔ اور تمہاری جرأت و مردانگی کا یقین کامل ہو گیا۔ تمہیں لازم ہے کہ مع راجہ اور بیدل گوالیار کے قلعۂ آگرے پر قابض ہونے کے لئے قدم بڑھاؤ۔ یا راجہ سے خود خزانہ لے لو اور قلعہ پر متصرف ہونے کے لئے چلے جاؤ۔ افسر سے لے کر ادنیٰ سپاہی تک کو ہر ایک کے درجے اور مرتبے کے موافق انعام و اکرام دیا جائیگا اور عزت افزائی کی جائیگی۔ میجر، جرنیل اور کرنیل کے بھی عہدے دیئے جائیں گے۔

عرضی نمبر ۱۸۔ مؤرخہ ۱۰ اگست ۱۸۵۷ء } **از محمد بخش علی داروغہ جیلخانہ جھانسی**

بحضور ظل سبحانی، رحمت یزدانی پناہ عالمیان، وغیرہ، مؤدبانہ عرض ہے کہ غلام کی درخواست پر احکام نافذ فرمائے گئے تھے کہ علاوہ موجودہ ۵۰۰ سوار ان

کے وہ پیادوں کی بھی ایک رجمنٹ فراہم کرے۔ غلام کی عرض یہ تھی کہ بجائے علی غول کے کسی دوسرے نام سے غلام کو عزت بخشی جاتی۔ کیونکہ جن آدمیوں کو جمع کیا گیا ہے وہ قواعد داں اور باقاعدہ کام کرنے والے ہیں، انہیں جس درجے پر حضور رکھیں گے وہ قایم رہیں گے۔ پس غلام عرض پرداز ہے کہ حضور کے دستخط اور مہر کے احکام اس بارے میں جاری فرمائے جائیں رنوقی اقبال اور سلطنت کی دعائیں) عرضی کمترین محمد بخش سابق داروغہ جیلخانہ جھانسی افسر علی غول

حکم شاہی پنسل سے

شمشیر الدولہ بہادر حسب دستور حکم جاری کیا جائے اور لکھا جائے کہ اس رجمنٹ کو "فیض" کا لقب عطا کیا گیا۔ پشت پر نوٹ "بحکم لکھا گیا" مورخہ ۱۰ راگست ۱۸۵۷ء

رغالباً علی غول بے قاعدہ فوج کو کہتے ہوں گے جو دوسرے نام کی خواہش کی گئی فیض نام بادشاہ کے صوفی مشرب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۲۱- مورخہ ۲۱ راگست ۱۸۵۷ء { بنام جملہ افسران فوج بمبئی، نمبر ۲۵ پیادہ رجمنٹ و توپخانہ۔

گردھاری سنگھ صوبے دار پیادہ کمپنی نمبر ۱۶ رجمنٹ نے ہمارے پاس آکر تمہاری مردانگی اور قابل تعریف کارنواری کا ذکر کیا جسے سنکر ما بدولت کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ آج سے تم ایں جانب کے خانہ زاد غلام و ملازم تصور کئے جاؤ گے۔ پس لازم ہے کہ حکم پہونچتے ہی فوراً تیزی سے قدم بڑھاؤ اور مابدولت کے حضور میں حاضر ہو۔

عرضی نمبر ۱۹- مورخہ ۲۴ راگست ۱۸۵۷ء { از محمد بخت خاں، بنام مرزا مغل، خداوند نعمت مرزا ظہور الدین کمانڈر انچیف بہادر

پیادہ رجمنٹ اور رسالے وغیرہ کے ہر ایک دستے کا ایک ایک افسر حضور کے

قایم کردہ کورٹ میں روانہ کرنے کا حکم موصول ہوا۔ میں نے افسران مذکور کو بلا کر کل دس بجے حضور کے کورٹ میں حاضر ہونے کی ضرورت و اہمیت سمجھادی ہے۔ انہیں جو حکم دیا گیا ہے وہ دل وجان سے اس کی تعمیل کریں گے۔ مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کا اسباب لاد دیا گیا ہے۔ اور وہ پالم پہونچکر پھر واپس آجائیں گے اور حاضر کورٹ ہوں گے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

عرضی فدوی محمد بخت خاں لارڈ گورنر جنرل

مہر ثبت ہے یہ محمد بخت خاں کمانڈر انچیف افواج"

عرضی نمبر ۲۰۔ مورخہ ۲۹ راگست ۱۸۵۷ء } از نور محمد خاں رسالدار بے قاعدہ رسالہ نمبر ۱۰۔

خلاصہ عرضی سرنامے سے اوپر

کمترین بے قاعدہ رسالے کی دسویں رجمنٹ میں تھا جس میں ۶۰۰ سوار تھے ان میں سے پچاس یہاں موجود ہیں جو اپنے مذہب کے لئے لڑنے آئے ہیں لہذا عرضی دہندہ ملتجی ہے کہ اسے اختیار دیدیا جائے کہ وہ اپنے تمام ہمراہیوں کو جمع کر کے از سرِ نو مرتب کرے

بحضور بادشاہ جہاں پناہ۔ غریب پرور۔

میری دسویں رجمنٹ بے قاعدہ سواروں کا دستہ نوشہرہ چھاونی پشاور میں مقیم تھا کیشری سنگھ قلندر خاں وغیرہ، پانچ افسروں نے کفار سے مصالحت کرلی اور ایک دن قواعد کے لئے ہمیں پریڈ کے میدان میں نکالا۔ جہاں ہمارے ہتھیار ضبط کر لئے گئے اور فوج سے نکال دیا گیا۔ ہم ہر طرح کی تکلیفیں سہتے اور مشقتیں برداشت کرتے ہوئے یہاں تک پہونچے تاکہ اعلیٰ حضرت کے تخت کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کریں۔ اور مذہب کے لئے سر کٹا دیں۔ حضور انگریزوں نے

ہمیں توپوں کے منہ کے سامنے کر دیا تھا۔ مگر ہم لوگوں نے اپنا تمام
مال و اسباب چھوڑا اور تین مہینے کی تنخواہ چھوڑی اور سفر کرتے ہوئے
در دولت پر آگئے۔ کئی بے قاعدہ سوار اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں
مگر ان کے وطن یہاں سے بالکل قریب قریب ہیں۔ اگر اجازت دیدی جائے
تو فوراً ان سب کو اکٹھا کر کے از سر نو رسالہ مرتب کر لیا جائے۔ اور پھر
یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شب و روز احکام کی بجا آوری میں
مصروف رہیں اور مورچوں پر جا کر شریک جنگ ہوں۔ اس لئے ایک
تحریری حکم عطا فرمایا جائے۔ تاکہ دسویں رجمنٹ کے بے قاعدہ سواروں
کو جمع کر لیا جائے۔ جس میں سے تقریباً پچاس یہاں موجود ہیں، اور
حضور کا حکم ہوتے ہی وہ باقیماندہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ دیگر آنکہ چند
گھوڑے بھی مرحمت ہوں (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں) درخواست
غلام نور محمد خان سالدار رجمنٹ نمبر ۱ بیقاعدہ سواران آمدہ از پشاور و نوشہرہ
چھاؤنی الطاف شاہی کا اُمیدوار رہے۔

حکم شاہی پنسل سے

یقین رکھو سب سامان تمہارے لئے مہیا کر دیا جائے گا۔

عرضی نمبر ۲ ۔ مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء } از بھوانی سنگھ سپاہی دیسی پیادہ
رجمنٹ نمبر ۳۰۔ بحضور جہاں پناہ بادشاہ سلامت! نیازمند آنکہ
عرض ہے کہ میگزین میں عملے کو کام پر لگانے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ ہر
شخص سے اس کا جائے قیام پوچھ لیا جائے اور اس کے بیان کی تصدیق
اس جگہ جا کر کی جائے یا وہ کسی کی ضمانت دے۔ اور اس کا پورا پتہ ہمیشہ
دفتر میں موجود رہے۔ پھر اُسے کام پر لگانا چاہئے۔ اگر ان تدابیر پر عملدرآمد

کیا گیا تو میگزین کی حفاظت کا چنداں خوف نہیں۔ لیکن بدون پوچھ گچھ کئے ہر فرد بشر کو کام پر لگایا جائیگا تو دشمن کے جاسوس بھی شامل ہو جایا کریں گے اور بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ علاوہ ازیں صرف مزدوروں کی جانچ اور دیکھ بھال کے لیے میگزین میں ایک افسر اور محرر رکھا جائے اور صبح و شام جانچ ہو کہ کوئی دشمن کا جاسوس تو نہیں آ گیا ہے۔ غلام نے از راہ نمکخواری و محبت یہ تجویز پیش کی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت سے اُمید ہے کہ میگزین کی حفاظت کے لحاظ سے اس قسم کے احکام جاری کئے جائیں گے۔ (ترقی دولت و اقبال کی دُعائیں) عرضی غلام بھوانی سنگھ سپاہی پیادہ رجمنٹ نمبر ۲۰۔

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل کو راہ مناسب بندوبست کیا جائے۔ اس معاملے میں سب سے بڑھ کر احتیاط ضروری ہے۔

حکم بغیر دستخط یا مہر کے غالباً مرزا مغل کا حکم ہے" حکم دیا جاتا ہے کہ انتظام کیا جائے۔ مورخہ ۲۳ راگست ۱۸۵۷ء"

(کس قدر موثر وہ منظر ہو گا جہاں ادنیٰ سپاہی بھی حفاظت تخت کے لئے اپنی رائے پیش کرنے کی جرأت کر سکتا تھا اور اس پر توجہ کی جاتی تھی۔ اور شاہی فرمان اس کی تائید میں جاری ہوتا تھا۔ عرضی دہندہ ایک ہندو سپاہی تھا اس سے اس وقت کی متحدہ یکجہتی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۱۳ ۔ مورخہ ۲۳ راگست ۱۸۵۷ء } بنام افسران سکھ رجمنٹ حکم جنرل محمد خان مع ان کی سرکاری مہر کے } اعلیٰ حضرت ظل سبحانی نے ابھی ہمارے جناب عالی کو طلب کر کے ارشاد کیا کہ سکھوں کی رجمنٹ پر انہیں

بہت اعتماد ہے۔ اور وہ بہت مردانگی کے جوہر دکھائیگی۔ اس لئے تمہیں لکھا
جاتا ہے کہ اس حکم کو پڑھتے ہی فی الفور پانچ کمپنیاں لے کر شاہ مگیر[1] مورچے پر چلے
جاؤ۔ اس معاملے میں بالکل دیر نہ کرنی چاہئے"

سرکاری مہر" جنرل صاحب" (دستخط پڑھے نہیں جاتے)

پشت پر افسران سکھ رجمنٹ کا جواب بلا تاریخ مہر و دستخط کے یہ درج ہے
حضور عالی۔ احکام معلوم ہو گئے۔ حسب الحکم ہماری رجمنٹ چار بجے
نیلی واڑہ مورچے کو چلی گئی

(اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھ فوج بھی شریک غدر تھی اور بادشاہ انپر اعتماد کرتے تھے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۲۔ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء { از کرنیل احمد خان مقیم غازی الدین نگر

بحضور بادشاہ غریب پرور! نیاز مندانہ التجا ہے کہ حضور کی خدمت شاہی
سے جدا ہو کر خادم غازی آباد پہونچا۔ جہاں معلوم ہوا کہ کل بتاریخ ۸ ستمبر کچھ
انگریزوں نے جاٹوں کی مدد سے پلکھوا کو تاخت و تاراج کر کے جلا ڈالا۔ اور
اسی طرح قریب قریب کے تین چار مواضع کا حال ہوا۔ اس تباہی میں حصہ
لینے والی فوج میں بیس انگریز اور قوم دھنیا کے ۳۰۰ جاٹ اور چار توپیں تھیں
اب وہ وہیں مقیم ہیں اور کسان اپنی بیکسی و غارتگری کے خوف سے بہت ہراساں
ہیں۔ علاوہ ازیں آج مختلف خبریں موصول ہوئی ہیں کہ پچاس انگریز مع
جاٹوں اور دو یا تین توپوں کے ہیڈن کا پل توڑنے کے لئے بیگم آباد میں جمع
ہوئے ہیں۔ اور پلکھوا وغیرہ سے جو رسد دہلی جاتی تھی اُسے منقطع کر دیا ہے
پس عرض ہے کہ جہاں پناہ غور فرما کر شاہی فوج مع توپوں کے کفار کی سرکوبی
کے لئے اس طرف روانہ کریں تاکہ انہیں اپنے کئے کی پوری سزا مل جائے

[1] شاہ مگیر مورچہ جمنا کے دوسرے کنارے پر تھا جس سے مٹکاف ہاؤس پر زد پڑتی تھی۔

اور شاہی مالگذاری وصول کرنی شروع کر دی جائے۔ اگر دیر ہوگئی تو ہنڈن پل توڑ دیا جائے گا۔ اور غنیم غازی آباد کو برباد کر دیگا۔ اگر انگریز اس گڑھی میں داخل ہوگئے تو پھر بہت مشکل پیش آئے گی۔ دشمن کو ایک اچھا مورچہ مل جائیگا اگر میری پیادہ رجمنٹ اور توپخانہ گڑھی میں داخل ہوگئے تو پھر انگریزوں کی مہر کوبی کر دی جائیگی۔ اور یقیناً وہ پھر سر نہ اٹھا سکیں گے۔ آگے حضور مالک ہیں۔ جو احکام جاری کئے جائینگے تعمیل کی جائیگی۔ بادشاہ کی فتح و فیروزی کی دعائیں

عریضہ غلام، احمد خاں مقیم غازی آباد۔ ایک مہر بھی ہے۔

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

مرزا مغل۔ اس درخواست کے مطابق کارروائی کی جائے۔

پشت پر ایک حکم جس پر سیاہی سے شاہی دستخط ہیں "بر انگیڈ میجر کو معلوم ہو کہ جیسا مناسب ہو کیا جائے"

پشت پر دوسرا حکم بدون دستخط و مہر کے غالباً برگیڈ میجر کا حکم۔ حکم دیا جاتا ہے کہ چودھویں رجمنٹ اس کام کے لئے روانہ ہو۔ مورخہ ۱۱ ر دسمبر ۵۷ء۔

عرضی نمبر ۲۳۔ تاریخ نہیں ہے } از قاسم الدین سپاہی۔ ساتویں کمپنی دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۵۹۔ بحضور بادشاہ جہاں پناہ! خداوندا! غلام دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۵۹ کی ساتویں کمپنی میں سپاہی تھا جو امرتسر میں مقیم ہے۔ انگریزوں نے تمام سپاہیوں سے ہتھیار چھین لئے۔ اور مقید کر دیا۔ مگر جنہیں موقع ملتا گیا فرار ہوتے رہے۔ چنانچہ غلام سے بھی امرتسر میں ہتھیار لے لئے گئے۔ اور جو ذاتی سرمایہ تھا وہ گوجروں نے لوٹ لیا۔ اب اس کے پاس روز مرہ کے خرچ تک کے لئے ایک پیسہ نہیں ہے۔ اور نہ ہتھیار ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ حضور غلام کو نمبر ۵۲ رجمنٹ میں بھرتی کر لیں گے۔ جہاں اس کا

بھائی کبیر الدین بھی بہت روز سے ملازم ہے۔ غلام کی یہ بھی التجا ہے کہ وہ صرف مذہب کی حمایت میں لڑنے آیا ہے۔ پس اُسے ضروری امداد و ہتھیار عنایت فرمائے جائیں۔ گزر اوقات کا ذریعہ حاصل کر کے وہ ہمیشہ ترقی اقبال کا متدعی رہیگا۔ عرضی غلام قاسم الدین سپاہی ساتویں کمپنی دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۵۹۔ آمدہ از امر تسر۔ تاریخ نہیں ہے۔ حکم نہیں ہے۔

عرضی نمبر ۲۴۔ تاریخ نہیں ہے } از غلام علی داروغہ میگزین　بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ عدالت کے قریب ایک عمدہ کشادہ مکان واقع ہے۔ اور فی الحال مرزا کوچک سلطان کے قبضے میں ہے اور اسی کے سامنے بندوق کی گولیاں ڈھالی جاتی ہیں۔ اور میگزین کی اشیاء جو احقر کے ذمہ ہیں دیوان عام میں رکھی ہیں۔ مگر پوری طرح محفوظ نہیں ہیں۔ کیونکہ موم وغیرہ باہر پڑا ہے۔ اور فوجی لوگ جو جی میں آتا ہے اُٹھالے جاتے ہیں۔ لہٰذا فدوی عرض پرداز ہے کہ مرزا صاحب موصوف سے وہ مکان لے کر فدوی کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ موم اور دیگر ضروری اشیاء اس میں حفاظت سے رکھدی جائیں (ترقی سلطنت کی دعائیں۔) درخواست فدوی غلام علی داروغہ میگزین۔ تاریخ نہیں ہے۔ اور کوئی حکم بھی نہیں ہے۔

عرضی نمبر ۲۵۔ تاریخ نہیں ہے } بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ التماس ہے کہ پیادہ کی چار رجمنٹیں اور سواروں کی دو اور گھوڑوں کی بارہ توپیں بموجب تفصیل ذیل مع سامان گولہ بارود وغیرہ و دیگر ضروریات جنگ اور کچھ خزانہ، فدویوں کو بہت جلد عنایت کیا جائے۔ تاکہ بحکم ایزدی و باقبال شاہی پانی پت جاکر پوری فتح حاصل کریں۔ اور حضور کی خدمت میں کامران واپس ہوں۔

ہماری روانگی آج ہی مقرر ہوگئی ہے۔ حسب ذیل افواج مطلوب ہیں:۔
دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۴۷۔۱۔ اور نمبر ۳۸۔۱۔ اور نمبر ۴۵۔۱۵۔ اور نمبر ۲۰۔۱۔ والنٹیر ۴۰۰ نفر۔ گرالیار رسالے کا دستہ۔ باقاعدہ رسالہ کا دستہ ۲۴ پونڈر والی توپیں ۴ عدد۔ ۱۲ ڈیڑھ مارٹر توپیں۔ ۲ عدد۔ بے قاعدہ فوج کمپنی ۲ عدد جھجر رسالے سے۔ ۱۰۰ سوار۔
عرضی مع مہر مرزا سلطان ظہور الدین کمانڈر انچیف بہادر مرزا محمد عبد الحسن کرنل دیسی پیادہ رجمنٹ نمبر ۲ شاہ بختاور ابن بادشاہ اور مرزا اخیر سلطان۔

حکم شاہی پنسل سے

پسران با دولت! تمہاری روانگی واقعی درست و مناسب ہے، مگر پہلے افسران رجمنٹ سے درخواست لکھوا کر ہمارے سامنے پیش کرو۔ کہ وہ بھی ہمراہ جانے کو رضامند ہیں یا نہیں۔ تاکہ ہمیں بھی بھروسہ ہو جائے۔ (اس سے آگے بہت شکستہ خط ہے پڑھا نہیں جاتا۔

(بادشاہ نے اپنے لڑکوں کی درخواست پر جو حکم دیا وہ ظاہر کرتا ہے کہ بادشاہ کو ان کی فوجی قابلیت میں شک تھا اور جانتے تھے کہ افسران فوج شہزادوں کی نا قابلیت کو سمجھتے ہیں۔ حسن نظامی۔)

فرمان نمبر ۴ (تاریخ نہیں ہے) بنام مرزا مغل (حکم جس پر بادشاہ کی مہر ثبت ہے)

فرزند شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر معلوم ہو کہ بیشمار آدمیوں کی درخواستیں تمہاری درخواست کے ساتھ موصول ہوئیں جن میں نوکری کی خواہش کی گئی ہے۔ فرزند تم کو معلوم ہے کہ خزانۂ شاہی میں روپے کی قلت ہے۔ ضلعوں کی قسمتوں سے آمدنی وصول نہ ہونے اور فوج کے باہر جا کر بندوبست نہ کرنے اور حکومت میں ڈاکہ زنی و لوٹ مار

ہونے کے سبب سے اور پھر ہر حصہ ملک سے کثیر افواج کے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اخراجات روزمرہ بھی پورے نہیں ہوتے۔ پھر ان لوگوں کو کیونکر ملازم رکھا جائے۔ ان کی تنخواہیں اور اخراجات کونسے فنڈ سے پورے کئے جائیں گے؟ ایسی حالت میں ان لوگوں کو جن کے وطن دور و دراز فاصلے پر ہیں موہوم امیدیں دلانی بالکل بیجا بات ہے۔ پس حکم دیا جاتا ہے کہ تم ان لوگوں سے صاف صاف کہدو کہ جو لوگ ایک یا دو مہینے تک بغیر مالی امداد کے رہ سکتے ہوں وہ رہیں جب پورا انتظام ہوجائیگا۔ اور ملک سے مالگذاری وصول ہونے لگیگی انہیں عہدوں اور مرتبوں کے موافق جگہ دیجائیگی۔ مگر یہ بھی اُسی وقت ہوگا جبکہ پہلے باقاعدہ سپاہیوں کے حقوق ان کے حسب منشا پورے کر دیئے جائیں گے۔ خدا کرے کہ موجودہ بدامنی جلدی دور ہو جب ہر طرف سے مالگذاری آنے لگے گی تو ان سب آدمیوں کو نوکر رکھ لیا جائیگا بالفعل گنجائش نہیں ہے دو درخواستیں منظور کی جاتی ہیں۔ باقیماندہ تمام درخواست کنندوں کو جواب دیدو۔ اور ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

عرضی نمبر ۲۶۔ تاریخ نہیں ہے۔ متفقہ درخواست جواہر سنگھ سپاہی سکنہ میرٹھ۔ روشن سنگھ زمیندار میرٹ، جباری و چاندرام زمیندار، بحضور بادشاہ جہاں پناہ! التماس ہے کہ فدویوں نے دو روز پہلے علی گڈھ اور بابوگڈھ کے انتظامات کے متعلق ایک عرضی دی تھی لیکن اب تک حکومت نے فوج نہیں بھیجی جس سے بندوبست ہوجاتا۔ شہر مذکور کے انتظام میں عجلت نہ کرنے سے حکومت کا نقصان ہوگا اور اس کے سوا خزانہ بھی ضائع ہوجائے گا۔ جو بابوگڈھ، علی گڈھ، اور چنوڑ اور دیگر مقامات

میں محفوظ ہے۔ غریب پرور بابو گڈھ میں جو بیس فوجی سپاہیوں کے زیر حکومت
بیس ہزار روپیہ موجود ہے اور چھاربیں مردان خاں کے پاس بیس لاکھ روپیہ
امانت ہے جس کی چھ سو جاٹ حفاظت کر رہے ہیں۔ علی گڑھ کا خزانہ تین قواعد
داں پیادہ رجمنٹوں کی حفاظت میں عنقریب ارسال کیا جائیگا۔ مزید براں بابوگڈھ
میں مع سامان رسد کے پندرہ سو گھوڑے موجود ہیں۔ اگر مقامات مذکورہ میں
سپاہیوں کو بھیجنے اور امن قایم کرنے میں تعجیل سے کام لیا جائے تو یقین ہے کہ
کل سامان بحفاظت تمام حضور عالی کے قبضے میں آجائیگا، لیکن اگر ایک یا دو
روز کی بھی دیر کی گئی تو بلاشبہہ یہ سارا سامان ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ تمام خطۂ
دوآبہ میں یعنی سہارنپور سے آگرے تک ایک انگریز سپاہی بھی موجود نہیں ہے
جو اعلیٰ حضرت کی فوج سے آمادۂ جنگ ہو سکے۔ صرف ایک شخص ٹرن بل نامی ہے
جو جائنٹ مجسٹریٹ ضلع بلند شہر سے ملکر ملک میں شورش پھیلا رہا ہے۔ اور بھرتی
کر رہا ہے اور خبریں بھی پہونچاتا رہتا ہے۔ حضور عالی نے اگر ذراسی بھی دیر کی تو
نقصان ہوگا۔ ساٹھ گاؤں کے چھتری باشندے حضور پر سے اپنی جانیں نثار کرنے
پر آمادہ ہیں۔ مگر گنگا پاری غلام کی باتوں پر پوری طرح اعتبار نہیں کرتے۔ بہر
حال اگر یہ زمیندار میری ماتحتی میں فوج کو اور حضور کے لکھے ہوئے فرمان کو اپنی
آنکھوں سے دیکھ لینگے تو حضور کے لئے جان دینے پر تیار ہو جائیں گے۔ اس وجہ
سے میں امید کرتا ہوں کہ ایک حکم جس پر مہر شاہی ثبت ہو مجھے عنایت کیا جائے
اور پیدل و سواروں کی بھرتی کی اجازت دی جائے۔ چوراسی گاؤں جو کہار سنگھ
زمیندار مقیم پور ضلع میرٹھ کے زیر اثر ہیں۔ اور ایسے ستاسی گاؤں جو دیوی
سنگھ کسان ہمراہی کے زیر اثر ہیں، وہاں کے سب لوگوں نے حضور کی خاطر
اپنی جانیں نثار کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اور حضور کا فرمان شاہی دیکھتے ہی فی الفور

اپنی ساری قوت آپ پر نثار کر دیں گے۔ غلام کی صرف یہی آرزو ہے کہ حضور کی سلطنت کو اچھی حالت میں دیکھے، اگر دیر کی گئی تو نہایت شدید نقصان ہوگا حضور کی محبت نے جوش مارا تو عرض کیا۔ اب غلام کے لیے ایک پیادہ رجمنٹ اور توپخانہ روانہ کیا جائے (ترقی دولت و اقبال کی دعائیں) عریضہ نیاز جواہر سنگھ سپاہی مقیم میرٹھ۔ لدکشن سنگھ زمیندار برے جھاری، چاند رام زمیندار۔

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل۔ فوراً افسران پیدل کے نام احکام جاری کئے جائیں تاکہ وہ روانہ کرے جواہر سنگھ کی درخواست کے بموجب عمل کریں (درخواست یا حکم پر کوئی مرزا مغل کا حکم نہیں)

عرضی نمبر ۲۷۔ تاریخ نہیں ہے {از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ

مؤدبانہ عرض ہے کہ آدمیوں کی ایک بڑی تعداد حال میں ملازمت کی امید میں در دولت پر حاضر ہوئی ہے۔ ان سب لوگوں نے عرضی گزرانی ہے کہ انہیں روپیہ خرچ دیدیا جایا کرے۔ ان کی عرضی انہی کے ہمراہ شامل ہے۔ امیدوار ہوں کہ جو کچھ احکام ہوں ان عرضیوں کی پیشانی پر لکھدیئے جائیں تاکہ اس کے مطابق کارروائی کی جائے (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں) عرضی فدوی ظہور الدین

حکم شاہی پنسل سے

چونکہ فوجی سپاہی جا بجا سے بڑی بڑی تعداد میں آرہے ہیں۔ اور خزانے میں روپیہ نہیں ہے۔ کیونکر انہیں نوکر رکھا جا سکتا ہے (آگے شکستہ ہے پڑھا نہیں جاتا) پس تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ انہیں صاف صاف جواب دیدو۔

سرے پر ایک گوشے میں۔ نمبر ۶۳،،

دکمانڈر انچیف بہادر خود کس مرض کی دوا تھے کہ روپیہ و رسد کا کال دیکھتے تھے اور اس کا کچھ بندوبست نہ کر سکتے تھے۔ مگر بوڑھے باپ پر عرضیوں کا

بوجھ ڈالے جاتے تھے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۸ - تاریخ نہیں ہے { از رجب علی   بحضور بادشاہ جہاں پناہ!
مؤدبانہ عرض ہے کہ تابعدار میگزین سے توپوں کے لئے سامان بھیجا رہتا تھا اور بلوے کے وقت سے قلعہ کی چند کوٹھریوں میں حفاظت سے رکھوا تا تھا۔
لیکن اب نتھو خاں سامان مذکور کو میگزین سے قلعہ میں لے جانے کی مخالفت کرتا ہے اس لئے غلام حضور کی مہربانی کا امیدوار ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ ایک حکم بنام شاہ عالم مرزا محمد مغل بہادر کے نام جاری کیا جائے کہ جتنے سامان کے لئے غلام لکھے فوراً میگزین سے دیدیا جایا کرے تاکہ اسے قلعے میں حفاظت سے رکھا جاسکے ۔ترقی سلطنت کی دعائیں ؛ عرضی غلام خانہ زاد رجب علی

حکم شاہی پنسل سے

پسر با دولت مرزا مغل۔ فوراً نتھو خاں کو ہدایت کی جائے کہ میگزین کی تمام اشیا جو رجب علی طلب کرے قلعے میں فوراً بھیجدی جایا کریں۔ نتھو خاں کا میگزین میں رہنا کچھ اچھا نہیں ہے تم بجائے اسکے کسی اور قابل اعتماد شخص کو مقرر کرو
پشت پر نوٹ "وہ احکام جاری کئے گئے"

یہ تمام انتظامات میرزا مغل کو کرنے لازم تھے۔ مگر وہاں یہ لیاقت کہاں تھی۔ ہر بات بادشاہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ پھر اگر شکست ہوئی تو تعجب کا مقام نہیں۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۲۹ - تاریخ نہیں ہے { از دام بخش صوبے دار نمبر ۲، رجمنٹ و قلی یار خاں صوبے دار نمبر ۲ رجمنٹ دیسی پیادہ۔
بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ جیسا کہ حضور نے ہم خانہ زادوں کو حکم دیا ہے نہیں باہر خندقوں اور مورچوں میں جاکر لڑنے

میں کوئی عذر نہیں ہے۔ لیکن آج سنیچر کا دن ہے اور مشرق کی طرف جانا آج کے
دن نحس سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہم کسی سعید ساعت میں روانہ ہو جائیں گے
اور زمین نیچے تک کسی وقت میں ہم خندقوں پر جا پہونچیں گے۔ اطلاعاً عرض
ہے۔ درخواست رام بخش صوبے دار نمبر ۴، رجمنٹ، اور قلی یار خاں صوبیدار
بہادر نویں رجمنٹ دیسی پیادہ۔

(حو فوج موقع کی نزاکت کو پیش نظر نہ رکھے اور سعد و نحس کے وہم میں مبتلا ہو
اس کو دشمن کے سامنے ذلیل و برباد ہو جانا بہت مناسب تھا۔ حسن نظامی)

حکم شاہی پنسل سے

دونوں رجمنٹیں ضروری سامان حرب لے کر آج رات کو بالکل ضرور روانہ ہو جائیں

عرضی نمبر ۳۰۶۔ تاریخ نہیں ہے { از مرزا مغل بحضور بادشاہ جہاں پناہ!

حضور اپنے دل کو غنیم کے خیال سے آزاد رکھیں۔ غلام بذاتِ خود دو روز تک
سواروں کے ہمراہ مورچوں میں رہا کفار کے مورچے جہاں تھے وہیں ہیں انہوں
نے بالکل حرکت نہیں کی ہے۔ اگر ان کے مورچے بڑھا دیئے گئے ہوتے تو وہ اب تک
شہر میں داخل ہو چکے ہوتے۔ تمام فوج نے کفار کے قتل کا تہیہ کر لیا ہے۔ اور
حملہ ہونا ہی چاہتا ہے۔ حضور کے اقبال سے مورچوں پر حملہ کر کے بہت جلد
قبضہ کر لیا جائیگا جن سپاہیوں نے اس کے خلاف حضور سے کہا ہے سن کر کہا
ہے یعنی سنائی باتوں پر توجہ نہ فرمایئے۔ جب تک غلاموں کے دم میں دم ہے
حضور پر کچھ بھی آنچ نہ آنے پائیگی۔ مگر غلام کچھ بے فکر نہیں ہے۔ حضور کو معلوم
ہو کہ وہ بذاتِ خود مورچوں میں موجود ہے۔

حکم شاہی پنسل سے

مضمون پڑھ لیا گیا۔ قادر بخش تمہارے ہمراہ ہیں جو مناسب ہو کرو۔

(قادر بخش مورچہ بنانے والی فوج کا افسر تھا۔ میرزا مغل نے جو تسلی بادشاہ کو
دی وہ بالکل غلط ثابت ہوئی۔ میرزا صاحب مورچوں میں عیش کرتے ہوں گے
لڑائی سے ان کو کیا سروکار تھا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۱۳۱ ۔ تاریخ نہیں ہے } از غلام مرزا، رسالدار اٹھارہویں رجمنٹ
بے قاعدہ سواران۔ بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مؤدبانہ عرض ہے کہ
غلام کے آبا و اجداد ہمیشہ سے اعلیٰ حضرت کے خدام چلے آتے ہیں۔ اور تمام
عہدے درجے، اور مراتب جو انہیں حاصل ہوئے وہ حضور ہی کے در دولت
سے عطا کئے گئے ہیں۔ جنکا اندراج کاغذات شاہی میں ہے۔ جس روز سے حضور
کے آفتاب اقبال کو گہن لگا۔ اس روز سے فدویوں پر بھی تباہی داد بار چھا گیا، اور
بمجبوری غلام کو کفار کے ہاں ملازمت کرنی پڑی۔ جہاں ۵۵ برس تک بعہدہ
رسالداری مامور رہا۔ پشاور میں جہاں میری رجمنٹ تاحال مقیم ہے حضور کی تخت
نشینی کی خبر سنکر، بہزار خرابی کمانڈنگ افسر سے رخصت لی اور اپنا ہزارہا روپے
کا قیمتی سامان بسبب ناراضگی انگریز افسروں کے وہیں چھوڑ کر حضور کے آستانے
پر حاضر ہوا مال و اسباب کے نقصان کے علاوہ غلام کو مندرجۂ ذیل نقصانات
بھی برداشت کرنے پڑے۔

ایک نوساختہ مکان جو اس نے ۵۰۰ روپئے کی لاگت سے تعمیر کرایا تھا اور
نین پرانے مکانات قیمتی ۲۰۰۰ روپئے کے تھے ریل کی سڑک میں آگئے اور ۳۵۰۰
روپئے کا بل جسے غلام نے گوڑ گانوہ خزانے میں بھیجدیا تھا کہ روپیہ برآمد ہو جائے۔
اس وقت غلام رجمنٹ ہی میں تھا۔ مگر اس کے آتے ہی خزانے نے روپیہ ضبط
کر لیا۔ علاوہ ازیں راہ میں راجہ پٹیالہ را ایک فقرہ انگریزی میں تحریر ہے۔
جس کا ترجمہ ہے لعنۃ اللہ علیہ۔ مترجم) نے غلام کو بالکل لوٹ لیا خیمے مویشی وغیرہ

غرضیکہ جو کچھ مال و اسباب تھا وہ اس کی نذر ہو گیا۔ اور غلام کے بیٹے کو ایک گھوڑا بھی نہیں بچا۔ غلام دس روز سے در دولت پر پڑا ہے۔ اور آج ایک عرضی پیش کرتا ہے۔ التجا ہے کہ اسے کسی فوج میں جگہ دی جائے یا کسی ضلع میں مقرر کر دیا جائے تاکہ اپنے فرائض منصبی وہ پورے طور سے ادا کرتا رہے غلام کے ہمراہ اونٹ۔ سفری بیل گاڑی، خدمتگار وغیرہ ہیں اور اس کا یومیہ خرچ، یا آٹھ روپئے ہے۔ ضروری جان کر تمام و کمال عرض کر دیا۔ (ترقی سلطنت کی دعائیں) عرضی غلام مرزا حسین رسالدار نمبر ۱۸ رجمنٹ ساکن گوڑگانوہ ضلع قسمت پلول موضع سعادت نگر مہر سید غلام مرزا حسین ۱۲۵۵ھ

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل، درخواست کنندہ تمہارے پاس روانہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ پرانا سپاہی ہے

عرضی نمبر ۳۲ - تاریخ نہیں ہے } از موہن پانڈے صوبے دار و الیشوری پرشاد جمعدار } بحضور بادشاہ دین پناہ غریب پرور

خدمت گار ملازم کمیاب ہونے کی وجہ سے غلام کی کمپنی میں مقرر نہیں ہونے تھے۔ اب وہ مل گئے ہیں اور بہ تفصیل ذیل ان کو نوکر رکھا گیا ہے۔ اس لئے اُمید ہے ان کی تاریخ ابتدائے ملازمت سے آج تک کی تنخواہ کے لئے منظوری دیدی جائیگی۔ درخواست کو ضروری سمجھ کر پیش کیا گیا۔

برہمن پانی دینے کے لئے - ۱ - حجام - ۲ - دھوبی - ۲ - درزی - ۱ - چمار - ۱ - مہتر - ۱ -

عرضی غلام موہن پانڈے صوبے دار و الیشوری پرشاد پھاٹک جمعدار

حکم شاہی پنسل سے

خزانے میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی کچھ نہیں ہو سکتا تاریخ

نہیں ہے۔ انڈکس نمبر ۶،،

عرضی نمبر ۳۲ ـ تاریخ نہیں ہے { متفقہ درخواست کا مدار خاں ودیگر سپاہی بحضور بادشاہ جہاں پناہ! پچاس آدمی جو میرٹھ کے جیل پر تعینات کئے گئے تھے اور وہاں سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ کمانڈر انچیف بہادر کے حکم سے ہمیں اپنے عہدے سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ حضور کی فوج میرٹھ جانے والی ہے۔ اور ہم میں سے سولہ آدمی اس کے ساتھ شامل ہوکر لڑنے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ پس عرض ہے کہ حضور مرزا مغل صاحب کو ہمارے بھیجنے کا بھی حکم دے دیں۔ تاکہ حضور کے بخت یاور وطالع بختیاں کے زیر سایہ ہم بھی لڑیں اور فتح میں حصے دار ہوں۔ واجب تھا عرض کیا

عرضی کا مدار خاں ودیگر سپاہی

حکم شاہی پنسل سے

افسر میرٹھ جیل جو ہمارے زیر جھروکہ تعینات ہے۔ معلوم ہو کہ وہ ہمارا فرزند مرزا مغل اُسے روانہ کردے گا اور جتنے سپاہیوں کے لیجانے کا حکم دیا جائے اپنے ہمراہ لیتا جائے۔ اسے ہمارے مذکورہ فرزند کے ہر ایک حکم کی تعمیل کرنی ہوگی۔

فرمان نمبر ۱۵ ـ تاریخ نہیں ہے { بنام مرزا مغل } فرزند شہرۂ آفاق حکم جس پر خاص مہر شاہی ثبت ہے { دلاور مرزا محمد ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر! جانو کہ بموجب کل کے احکام کے تمہیں مندرجۂ ذیل اشیاء روانہ کردی گئی ہیں۔ انہیں اپنے ملازموں کی حفاظت میں رکھواو چونکہ کمشرمٹی کا کام بھی تمہارے ہی ذمے ہے اس لئے جیسا مناسب سمجھو کرو فوج کے تقسیم روپے کا کام بھی تمہارے ہی ذمے ہے حسن انتظام سے جس کا

جتنا ہو اتنا ہی دیدیا جائے اسی طرح سواروں اور پیدل میں حسب ذیل اشیاء مختلف حصص کر کے تقسیم کر دو۔ اور جو کچھ طلب کیا جائے فوراً دیدیا جائے ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

مٹھائی ۳۰ من ۔ چنے ۔ ۶۳ من ۔ ستو ۔ ۳۱ من ۳۳ سیر ۔ شکر ۲۳ من ۲۹ سیر ۔ گڑ ۔ ۱۶ من ۔

اور نوپ نشر تم خود مختار ہو ۔ خواہ کسی کو ٹھیکہ دیدو یا بذات خاص بازار جاکر خرید لاؤ ۔ اور انتظام کرو ۔ تاریخ نہیں ہے ۔

فوجی معاملات کے خطوط عموماً بلا تاریخ ہیں اس کی وجہ جو کچھ بھی ہو مگر یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ان میں کچھ جعل سازی نہ کی گئی ہو ۔ حسن نظامی ۔)



ضمن قتل میں ترتیب شدہ کاغذات

عرضی نمبر ۱ ۔ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۵۷ء از غلام عباس دفعدار پہلا رسالہ چوتھی رجمنٹ سواران بحضور بادشاہ جہاں پناہ ۔ مؤدبانہ عرض ہے کہ انگریزوں کو منظفر نگر میں قتل[1] کر کے ۲۳ جون ۱۸۵۷ء کو غلام دولت خانے پر حاضر ہو گیا ہے ۔ اور اب حضور کے لئے نہایت وفاداری سے خدمات انجام دے رہا ہے ۔ غلام کے آباؤ اجداد ہمیشہ سے قبلۂ عالم ہی کے نمک پروردہ تھے پس التجا ہے کہ پہاڑی پر قابض ہوتے ہی جو انگریزوں کے قبضے میں ہے حضور کی نوازش سے غلام کو کوئی عہدہ بخشا جائے تاکہ اپنی ہر مراد کو پہونچکر حضور کے اقبال جہانگیری

[1] اسی طرح مرقوم ہے ۔ غالباً قتل کر کے ہوگا ۔ مترجم ۱۲

کے لئے ہمیشہ دست بدعا رہے۔ (ترقیٔ سلطنت و اقبال کی دعائیں) عرضی کمترین قدیم نمکخوار غلام عباس دفعدار پہلا رسالہ چوتھی رجمنٹ بے قاعدہ سواران آمدہ از مظفر نگر۔ مہر غلام عباس

حکم شاہی پنسل سے

مرزا مغل۔ بموجب ضروریات فوج کے، عرضی دہندہ کو کسی جگہ مامور کر دیا جائے

فرمان نمبر ۱ ـ مورخہ ۱۰ راگست ۱۸۵۷ء } بنام وفادار دوامی راؤ بہادر حکم شاہی بدون دستخط یا مہر کے یقیناً دفتر میں لکھنے کی } ڈالی کچھ بموجب ـ نقل ہے۔

نوازش شاہانہ نمبر ہو۔ اور معلوم کرو کہ گردھاری سنگھ سولہویں رجمنٹ بمبئی کی کمپنی کا سپاہی مشیر سلطنت وقار الملک خاص محمد بخت خاں گورنر جنرل بہادر کے توسل سے ما بدولت کے روبرو باریاب ہوا۔ اور یقین دلایا کہ تم وفادار دوامی نے تمام کفار کو تہ تیغ کر ڈالا اور اپنی سرزمین کو ان ناپاکوں سے پاک کر لیا ہے تمہاری جانب سے ایسے کام کا سرزد ہونا ہمارے لئے موجب مسرت ہوا۔ لہٰذا انہیں اس خطاب سے معزز کیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اپنی سرزمین میں عمدہ انتظام کرو گے مخلوقِ خدا پر کسی طرح کا ظلم نہ ہونے پائیگا۔ مزید براں براہ سمندر جتنے کفار تمہارے یہاں پہونچیں تم انہیں قتل کر دو۔ اور ہمیں یقین ہے کہ تم ما بدولت کی خواہشات و رضامندی کے موافق کام کرو گے۔ پھر ایسی تمام درخواستیں جو تم کرو گے منظور کر لی جایا کریں گی۔ ایک حکم وفادار قدیمی راول رنجیت سنگھ والئ جیسلمیر کے نام بھی لکھا جائے۔ مورخہ ۱۱ راگست ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۲ ـ مورخہ ۱۱ راگست ۱۸۵۷ء } بنام وفادار قدیمی رنجیت سنگھ حکم شاہی بدون دستخط مہر وغیرہ کے دفتر میں لکھنے کی نقل ہے } شفقت شاہانہ تم پر مبذول ہو اور معلوم ہو کہ رئیس چین سنگھ راو دیو رئیس جے پور نے ما بدولت کے

حضور میں باریاب ہونے کی عزت حاصل کی جو بتوسل مشیر سلطنت و مختار الملک ملازم خاص، محمد بخت خاں لارڈ گورنر جنرل بہادر۔ ڈائرکٹر سر رشتہ معاملات فوجی و ملکی وقوع میں آئی۔ اور اس نے بیان کیا کہ تم نشانِ وفاداری بہت مدت سے ما بدولت کے پاس آنے کے مشتاق ہو، اور صرف حکم کے منتظر ہو پس تمہیں اس خطاب سے معزز کیا جاتا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ تمہاری حکومت میں ناپاک کفار کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا ہوگا۔ انگریز ہرگز باقی نہ بچنے پائیں۔ اگر اتفاقیہ ممکن ہے کہ کسی نے بھاگ کر جان بچائی چاہی ہو یا روپوش ہوگیا ہو تو پہلے انہیں چن چن کر قتل کر دیا جائے۔ بعد ازاں اپنی ریاست کا انتظام بخوبی کر کے مع اپنے رفقا کے دربار میں حاضر ہو۔ تم پر شفقت و مہربانی فرمائی جائیگی۔ اور تم اتنے معزز و سربلند ہو جاؤ گے کہ جہاں تک تمہارا خیال نہ پہونچ سکتا ہوگا۔ ہماری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۳ ۔مورخہ ۱۱ راگست ۱۸۵۷ء { بنام جملہ ہنود و مسلمانان جو مذہب کی بہبودی کے خواہاں ہوں } **حکم شاہی بغیر دستخط و مہر کے**

تمہیں معلوم ہو کہ فلک الدین شاہ ان میں سے ہے جنہوں نے مذہب اسلام کی خاطر کفار سے جنگ وجدل کرنے کے لئے اپنی جانیں وقف کر دی ہیں علاوہ جو مال و فوجوں کے ڈائرکٹر ہیں وہ غازیوں اور فوجوں کے مصارف کے واسطے روپیہ فراہم کرنے کو بھیجے جاتے ہیں۔ یہ فوجیں اللہ تعالیٰ کی ایک امداد ہیں جو چاروں طرف سے جمع ہو رہی ہیں۔ اور عیسائیوں کے تباہ کرنے کے لئے جوق درجوق آتی جا رہی ہیں جنھوں نے ہزارہا برطانوی سپاہ اور انگریزوں کو فی النار والسقر کر دیا ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ اپنی ذاتی منفعت سوچ کر جتنا روپیہ ہو سکے شہنشاہ کی خدمت میں روانہ کر دو۔ اور ساتھ ہی کارندوں کو

روانہ کر دو۔ نیز فلک الدین شاہ کو فوجی اعانت بھی دو۔ اور راستہ کا انتظام بھی کرا دو۔ نیز عیسائیوں کے قتل کے لئے جو امداد طلب کی جائے اس سے دریغ نہ کرو۔ جو لوگ براہِ مذہب میں ان سے متفق ہوں گے اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اور جو عیسائیوں کے شریک ہوں گے جان و مال سمیت برباد ہوں گے

فہرست سامان مطلوبہ

رئیس چتوڑی کو، توپیں اور ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس قصبہ پرا ڈر لے کو ۱۰۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس قصبہ دھرم پور کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے رئیس کان پور کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس بھاسو کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس سعد آباد کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس دتاؤلی کو ۲۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس بھیکم پور کو ۱۰۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس بدایوں کو ۱۰۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس قصبہ جے رد کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ تاجرانِ شہر متھرا کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ راجہ بلب گڈھ کو ۱۰۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ رئیس غلام حسین کالی انتر ولی کو ۲۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔ راجہ بھرت پور کو ۵۰۰۰ روپیہ دینا چاہئے۔

میزان ۱۲۴۵۰۰۰

عرضی نمبر ۲ - مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۸۵۷ء از محمد بخت علی سابق داروغہ جھانسی جیل خانہ حال کمانڈنگ

افسر علی غول

بحضور بادشاہ ظل سبحانی، جہاں پناہ وغیرہ، مؤدبانہ عرض ہے کہ تابعدار نے جو کارہائے نمایاں جھانسی، اور نئی۔ کالپی اٹاوہ مین پوری میں دیگر اضلاع میں کئے اور مرتدد قوم نصاریٰ کو غارت کیا وہ حضور

کو معلوم ہو چکا ہے۔ نیز غلام نے اور اس کے ہمراہیوں نے ۶ ر جولائی ۱۸۵۷ء سے آج تک جتنے نصاریٰ کو تہہ تیغ کیا اور نہایت مستعدی اور دلیری سے حملے کئے وہ حضور سے مخفی نہیں ہے۔ لہٰذا جب مکمل فتح حاصل کر لی جائے تو فوج میں جسطرح دوسروں کو انعام و اکرام عطا ہو غلام اور اسکے خاندان اور اسکے جاں نثار ہمراہیوں کو بھی اس میں سے حصہ ملے۔ فی الحال علی غول میں صرف ۵۰۰ سوار ہیں جو غلام کے ہمراہ کٹنے مرنے کو تیار ہیں۔ اور یہیں در دولت پر حاضر ہیں۔ اگر حضور کی اجازت ہو تو ایک مکمل رجمنٹ مرتب کر لی جائے۔ لیکن چونکہ کئی دستے مختلف اطراف و جوانب سے آئے ہیں اور ہر ایک خود کو علی غول کہتا ہے جس سے تمیز میں گڑبڑ ہو جاتی ہے پس حضور کوئی خاص نام تجویز فرمائیں کہ اس سے اس رجمنٹ کو نامزد کیا جائے حضور کے حکم کے بموجب غلام بلا گدہ جانے والا ہے اسلئے عرضی پیش کرتا ہے تاکہ احکام جاری فرمائے جائیں (ترقی اقبال و دولت کی دعائیں)

عرضی غلام محمد بخت علی۔ سابق داروغہ جیل جھانسی حال کمانڈنگ فسر علی غول دستخط محمد بخت خاں

(حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا لیکن اس درخواست سے کچھ تعلق نہیں رکھتا)

کاغذ جس پر الف کا نشان ہے۔ اس کے اصلی لفافے پر دہلی پوسٹ آفس کی مہر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۲۵ ر مارچ ۱۸۵۷ء کو ڈاکخانے میں ڈالا گیا تھا اور دوسری مہر آگرے کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۲۷ ر مارچ ۱۸۵۷ء کو آگرے پہونچا۔

ترجمہ خط محمد درویش

بحضور ہز آنر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی، مؤرخہ ۲۴ ر مارچ ۱۸۵۷ء

غریب پرور سلامت! خداوندا بادشاہ دہلی و بادشاہ ایران کے مابین پیرزادہ حسن عسکری کے توسط سے خط و کتابت کا احوال پہلے خط میں لکھ چکا ہوں جیسے حضور نے سمجھ لیا ہوگا کہ میں فقیر خانہ بدوش ہوں۔ خبر پا چکا ہوں کہ دو شخص بادشاہ دہلی کا خط لے کر کے جانے والے کارواں کے ہمراہ قسطنطنیہ گئے

ہیں حسن عسکری نے بادشاہ کو یقین دلایا ہے کہ اسے پختہ خبر ملی ہے کہ ولیعہد شاہ ایران نے بوشہر پر قبضہ کابل کرلیا ہے اور یہ کہ وہ عیسائیوں کو بالکل قتل کرچکا ہے۔ جن کا ایک متنفس بھی اس وقت زندہ نہیں اور بہتوں کو قید بھی کرلیا ہے۔ اور عنقریب ایرانی فوجیں لے کر قندھار و کابل ہوتا ہوا دہلی پہونچے گا۔ اس نے بادشاہ سے یہ بھی کہا کہ حضور شاہ ایران سے خط وکتابت کرنے میں بہت تساہل کرتے ہیں۔ پھر بادشاہ نے حسن عسکری کو بیس طلائی مہریں دیں اور کہا کہ خط کو فی الفور ایران روانہ کردیا جائے اور اُسے حکم دیا کہ یہ مہریں اس شخص کو دیجائیں جو خط لے جائے تاکہ سفر خرچ میں کام آئیں حسن عسکری نے مکان آکر چار آدمیوں کو فقرا کے رنگین کپڑے دیئے اور خط لے جانے پر آمادہ کیا۔ اب بیان کیا جاتا ہے کہ ایک یا دو روز میں یہ لوگ عازم ایران ہوں گے۔ قلعے میں بلکہ خصوصاً بادشاہ کے کمرۂ خاص میں شب و روز ایرانیوں کی فوری آمد کا ذکر رہتا ہے حسن عسکری نے بادشاہ پر یہ سکہ جما دیا ہے کہ اسے الہام ہوتا ہے کہ دہلی اور تمام ہندوستان پر یقینی شاہ ایران کی حکمرانی ہوگی اور دہلی کی عظمت و صولت پھر جاگ اُٹھے گی۔ کیونکہ شاہ ایران بادشاہ کو تاج بخشدیگا تمام اہل قلعہ خصوصاً بادشاہ اس اعتقاد کی وجہ سے بہت خوش نظر آتے ہیں نذریں مانی جاتی ہیں اور دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور حسن عسکری غروب آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے وظیفہ پڑھتا ہے۔ کہ ایرانی آجائیں اور عیسائیوں کی تباہی ہوجائے۔ ہر جمعرات کو چند خوان کھانا، اور تیل، تانبے کے سکے اور کپڑا حسن عسکری کے پاس بادشاہ بھیجتے ہیں۔ سلطنت کے چند اعلیٰ افسران اس شخص کے ہتکنڈوں اور حیلہ بازی کے معتقد ہوگئے ہیں۔ اور اس کے مکان پر حاضر ہوکر اس کے تمام حرکات و سکنات کو ارادت مندانہ دیکھتے ہیں۔ ان نمک حراموں کے

فرداً فرداً نام لینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ خدا گورنمنٹ کے دشمنوں کو ناکام کرے۔ میرے چند احباب جن کا رسوخ بادشاہ تک ہے۔ اور جو حسن عسکری سے بھی ملتے رہتے ہیں۔ مجھے سب باتیں بتا دیتے ہیں۔ بغرض خیر خواہی مندرجہ بالا حالات سے مطلع کیا گیا ہے۔ اب گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ ناسب بندوبست کرے ہٗ عریضہ خیر خواہ محمد درویش۔ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۸۵۸ء۔ مہر فقیر محمد درویش "

(لباس فقر اور درویشی نام میں پوشیدہ جاسوس کا یہ خط ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ درویش جاسوسی کرتے تھے۔ بلکہ جاسوس درویشی کی آڑ میں نوکری کرتے تھے۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۳۔ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۷ء } از مکند لال حضور غریب پرور با مؤدبانہ عرض ہے کہ جب بادشاہ دربار کرنے کے بعد اپنے کمرہ خاص میں تشریف لے گئے تو مولوی فضل الحق، نواب احمد علی خاں بہادر، بڈھا صاحب اور مرزا خیر سلطان بہادر نے تحریری احکام دیئے جو مفصلہ ذیل ہیں:۔

یہ کہ نواب قلیخاں کے پاس جملہ افسران فوج تنخواہ طلب کرنے آئے تھے اور بادشاہ ۱۲ بجے باہر تشریف لائے۔

تمام احکام مذکورہ بادشاہ کے معائنہ میں آئے ملکۂ جہاں (زینت محل) استراحت فرما رہی تھیں اس لئے مہریں ثبت نہ کی جا سکیں۔ بہر حال انہیں تین بجے ثبت کر دیا جائیگا ابھی ۲ بجے ہیں تمام دن دربار نہیں ہوا۔ کل افسران قلیخاں کے انتظار میں اب تک بیٹھے ہیں۔

۱۔ راؤ تلا رام کے پتے پر روپیہ بھیجنا ہے حسب ہدایت شمشیر الدولہ قلم بند کر لیا

۲۔ راؤ تلا رام کے پتے پر روپیہ بلانے صدر دلی بھیجنا۔ بہ ہدایت شمشیر الدولہ قلم بند کر لیا۔

۳۔ حیاجی اسکندریہ کا پتہ حسب ہدایت جنرل غوث خاں لکھ لیا۔

۴۔ بنام بیجا بائی حسب ہدایت جنرل غوث خاں لکھ لیا۔

۵۔ بنام رانا بھگونت سنگھ حسب ہدایت جنرل غوث خاں لکھ لیا۔
۶۔ بنام چندہاری من بھیدر حسب ہدایت جنرل غلام غوث خاں لکھ لیا۔
۷۔ بنام مولوی وزیر علی جنرل غلام غوث خاں کی ہدایت کے بموجب تحریر کر لیا۔
۸۔ بنام افسران متوا اندور افواج بہدایت جنرل غلام غوث خاں لکھدیا گیا
۹۔ بنام افسران مرادافواج جنرل غلام غوث خاں کی ہدایت کے بموجب لکھا ہے
۱۰۔ بنام بخشش علی حسب ہدایت حسن بخش عرض بیگی لکھا گیا بابتہ بھرتی ۵۰۰ پیدل برائے ملازمت
۱۱۔ لکھنؤ جانے کا پروانہ راہداری بموجب درخواست محمد بخش حسب ہدایت کلیات اللہ بیگ و حسن بخش خاں عرضی بیگی تحریر کیا گیا۔
۱۲۔ بنام راؤ تلا رام سدھرولی کی آمدنی بھیجنے کے لئے حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر
۱۳۔ بنام راؤ تلا رام اس کا معتمد ایجنٹ بھیجا جائے حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر
۱۴۔ بنام راؤ تلا رام خزانہ بھیجنے کے لئے حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر۔
۱۵۔ بنام راؤ تلارام ٹانڈا الہرا کی آمدنی بھیجنے کو حسب ہدایت شمشیر الدولہ بہادر
۱۶۔ بنام حسن بخش عرض بیگی ضلع علی گڑھ کی آمدنی وصول کرنے کے لئے مولوی فضل الحق کی موجودگی میں لکھا گیا اور شمشیر الدولہ بہادر و مرزا خیر سلطان بھی موجود تھے۔
۱۷۔ بنام فیض محمد اسے ضلع بلند شہر و علی گڑھ کی آمدنی وصول کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ حسب ہدایت مولوی فضل الحق تحریر کیا گیا۔
۱۸۔ بنام ولیداد خاں مذکورہ دونوں آدمیوں کی آمدنی وصول کرنے میں مدد دینے کے لئے تحریر کیا گیا۔ مولوی فضل الحق
۱۹۔ بنام گلاب سنگھ حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بارہ ہزار روپیہ آمدنی بھیجی جائے
۲۰۔ عبداللطیف خانپوری اسکی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے
۲۱۔ بنام محمد ظہور علی خان جیتوری والا اسکی آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے

۲۱۔ بنام محمد ظہور علی خاں چتوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے
۲۲۔ بنام ظہور علی دھرم پوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے۔
۲۳۔ بنام محمد داد خاں حکیم پوری۔ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ بھیجی جائے
۲۴۔ بنام راجہ دمن سنگھ آمدنی حسن بخش اور فیض احمد کے ہمراہ روانہ کی جائے۔
۲۵۔ بنام ...... (نام پڑھا نہیں جاتا) شاہ آبادی۔ اپنی حدود میں امن قائم رکھے۔ محررہ از ہدایت نواب صاحب
۲۶۔ بنام مولوی عبدالحق خاں ضلع گوڑ گانوہ کی مالگذاری آمدنی وصول کرنیکا انتظام کیا جائے حسب ہدایت مولوی فضل الحق لکھا گیا جن کا بھتیجا گوڑ گانوہ جائیگا۔
۲۷۔ بنام نارائن داس سودا گر کوئی روپیہ نہیں طلب کیا جائیگا حسب ہدایت خیر سلطان بہادر تحریر کیا گیا۔ عرضی غلام مکند لال

(کسی قسم کا حکم یا نوٹ نہیں (یہ مخبری نامہ مکند لال سکریٹری بہادرشاہ کا ہے جو غالباً کسی انگریز افسر کے پاس بھیجا گیا تھا، انگریزی گورنمنٹ کو بادشاہ کے ایسے مقرب ملازموں کی خفیہ امداد میسر تھی اور یہی وجہ اسکی کامیابی کی ہوئی۔ حسن نظامی)

فرمان نمبر ۴ ۔ مؤرخہ ۹ جون ۱۸۵۷ء } بنام افسران وصوبہ داران فوج
حکم مع مہر سرکاری مہر کرنیل مرزا خیر سلطان بہادر } تم پر سلامتی ہو جو فوجیں یہاں اپنے مذہب کے لئے لڑ رہی تھیں وہ فتحیاب ہو گئی ہیں۔ لہٰذا تمہیں بھی لکھا جاتا ہے کہ اپنی مذہبی جد وجہد میں ثابت قدم رہو، اور فی الفور یہاں پہونچو۔ تمہیں حکومت سے بہت کچھ انعام واکرام ملیگا۔ اور علاوہ اس کے اپنا دین و ایمان بچا لوگے، یہ امید بالیقین کیجی ہے کہ انگریز جہاں جہاں ہوں گے قتل کر دیئے جائیں گے یہاں پر تو کوئی انگریز بھی باقی نہیں چھوڑا گیا۔ بادشاہ تخت نشین ہو چکے ہیں اور انہوں نے تمہارے فوجی بھائیوں کو خوشنود وخرم کرنے کی ہر طرح سے

کوشش کی ہے۔ اور انہیں انعامات عطا کئے گئے ہیں۔

فرمان نمبر ۵۔ مؤرخہ ۵ رجون ۱۸۵۷ء } بنام خیر خواہ دولت مدار میر احمد، امیر، بخیریت باشند
مرزا جواں بخت کا ایک خط

ابھی ہر پرشاد کی معرفت ایک بندوق، خنجر اور تلوار موصول ہوئی۔ تمہارے اطمینان کی خاطر لکھ دیا گیا۔

پشت پر نوٹ:۔ یہ رسید بابت تلوار و بندوق ۹ رجون ۱۸۵۷ء کو تھانے میں موصول ہوئی۔ (دستخط پڑھے نہیں جاتے)

(اس خط کا تعلق انگریزوں سے کچھ تعلق معلوم نہیں ہوتا شاید غلطی سے شامل مسل ہوا۔ حسن نظامی)

عرضی نمبر ۴۔ مؤرخہ ۱۱ رجون ۱۸۵۷ء { منجانب خزانچی خزانہ شاہی

بحضور بادشاہ جہاں پناہ دام اقبالہٗ مودبانہ عرض ہے کہ بموجب حکم جہاں پناہ کے ۱۰۰۰ روپیہ بمعرفت بسنت علی خاں نائب ناظر، سرسا، رجمنٹ پیدل کو بطور الاؤنس دید یا گیا ہے۔ غلام امیدوار ہے کہ حضور کی دستخطی رسید مرحمت ہوگی (ترقی سلطنت کی دعائیں)

انعام ۔ ۱۰۰۰ ۔ الاؤنس ۔ ۳۰۰

عرضی غلام خانہ زاد خزانچی جملہ ۱۳۰۰ روپیہ

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہوا

شاہی ملاحظے سے گذر گئی۔

عرضی نمبر ۵۔ تاریخ نہیں ہے۔ پشت کے نوٹ کی تاریخ ۹ رجولائی ۱۸۵۷ء { از محمد مرتضیٰ خاں رسالدار۔ گزارش ہے کہ فدوی اور سواروں کا دستہ اعلیٰ حضرت کے باغ میں ڈیڑھ مہینے تک مقیم رہا۔ جسے عوام الناس شمردکی

بیگم کا باغ ( ) کہتے ہیں اور ایک روپیہ خرچ کر کے حمام وغیرہ سے تمام کوڑا کرکٹ صاف کرا دیا جہاں ہم لوگ رہنے لگے، باقاعدہ رسالہ کے آدمی اب نجف گڈھ سے آئے ہیں۔ اور اس جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بارش کے شروع ہو جانے سے میرے دستے کے سواروں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ باغ میں سوائے حمام کے اور کوئی سائے کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے عرض کرتا ہوں کہ باقاعدہ سواروں کے نام احکام جاری کر دیئے جائیں کہ وہ ہماری قیامگاہ سے نکل کر کوئی اور جگہ تلاش کر لیں یا کم از کم نصف حصہ خود استعمال کریں تو نصف ہمارے لئے چھوڑ دیں، واجب تھا عرض کیا زنرقی دولت وسلطنت کی دعائیں)

عرضی غلام میر محمد مرتضیٰ خاں رسالدار

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

مرزا مغل۔ گوالیار کے باقاعدہ سواروں کو سمجھا دو کہ وہ اس جگہ کا نصف حصہ کام میں لائیں۔ اور نصف درخواست کنندوں کے لئے چھوڑ دیں۔

پشت پر بادشاہ کے حکم کی نقل۔ نوٹ بھی پشت پر۔ بموجب احکام ایک تحریری حکم جاری کیا گیا۔ مؤرخہ ۹ رجولائی ۱۸۵۷ء

فرمان نمبر ۶۔ مورخہ ۲۷ رجولائی ۱۸۵۷ء بنام خزانچی شاہی خزانہ
حکم شاہی بدستخط و بخط خود پنسل سے ۴۰۰ روپیہ فوجی مصارف و الاؤنس وغیرہ اور اخراجات متعلقہ میگزین کے لئے جو کچھ تمہارے پاس موجود ہو اس میں سے دے دو۔ نہایت ضروری جانو۔

۴۰۰ روپیہ جس کا نصف ۲۰۰ روپے

فرمان نمبر ۷۔ مورخہ ۲۲ رجولائی ۱۸۵۷ء بنام افسر خزانہ ۱۰۰۰ ابابدولت کے پاس روانہ کر دو تاکہ نیمچ سے آئی ہوئی پیدل فوج کو بطور انعام تقسیم کیا جائے۔

دیر نہ کرو اسے ضروری جانو، اور ایک ہزار روپیہ جس کا نصف پانچسو روپیہ۔

بنام کاشتکاران، زمینداران، رؤسا، وکسان، سونی پت، پانی پت۔
بخف گڈھ، بہادر گڈھ، اور بنام اہل موضع میوات ۲۱ راگست ۱۸۵۷ء

تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ مرزا عبد اللہ بہادر پسر مرزا شاہ رخ بہادر، جو ہمارا پوتا ہے اسکی پوری پوری فرمانبرداری اور توقیر کرو۔ لارڈ گورنر جنرل محمد بخت خاں بہادر کی بھی عزت کرو جو تمہارے علاقجات میں، روانہ کئے جاتے ہیں اور اسے ہمارے تابعداروں تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ تمام احکام برائے ضروریات و رسد جو شہزادہ و افسر مذکورہ دیں بجا لاؤ۔ نیز تمہیں تاکید کی جاتی ہے کہ تمام مالگذاری آمدنی اور لگان کا روپیہ اپنے کسی معتمد ایجنٹ کے ہمراہ شہزادے کی فوج کے چند آدمیوں کو ساتھ کرکے روانہ کرو۔ اس معاملے میں بہت احتیاط سے کام لو اور فرمان شاہی پر عمل کرو۔

حکم شاہی

بنام بندہ سدھاری سنگھ دہیرا سنگھ، و تمام فوج آمدہ از نیچ، تاریخ نہیں ہے۔
تمہیں معلوم ہو کہ ہدایت کی جاتی ہے کہ تم لوگ علاپور پانی پت سونی پت کیطرف روانہ ہو جاؤ اور بریلی کی فوجوں میں جاکر شامل ہو جاؤ۔ ایسا کرنے سے ما بدولت خوش ہونگے تمہیں سلطنت کے اس کام میں نہایت عجلت کرنی چاہئے۔ اور روانگی میں تاخیر نہ کرنی چاہئے۔ یہ حکم لارڈ گورنر بہادر کی درخواست پر جاری کیا گیا ہے۔

عرضی خواجہ حسن مقرر کردہ بمقام سہارنپور وغیرہ جو مراد نگر سے لکھی گئی

بحضور بادشاہ جہاں پناہ! مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

عاجزانہ عرض ہے کہ فدوی نے بذریعہ تحریر اور زبانی خبروں کے حضور کو اطلاع دی تھی کہ انگریز جیہ توپیں لے کر غازی آباد مراد نگر پر چڑھ آئے اور ہنڈن کا پل توڑنا چاہتے ہیں اور

پھر عرض کیا تھا کہ ان کفار کا قلع قمع کرنے کو فوج روانہ کی جائے مگر اعلیحضرت نے ابھی تک کوئی مدد عنایت نہیں فرمائی۔ میرٹھ سے آنے والے مسافروں سے بھی اطلاع ملی ہے کہ علی خاں انگریز سابق نائب تحصیلدار جو کفار کی ملازمت میں ہے انہیں لے کر میرٹھ سے مرادنگر کی طرف پل توڑنے کے قصد سے اور فدوی پر حملہ آور ہونے کی نیت سے چار توپیں ہمراہ لئے ہوئے بڑھ رہا ہے۔ اس سے بیشتر چھ توپیں لیکر کچھ انگریز ہاپڑ سے گئے تھے اور موضع پلکوہ کو جلا دیا تھا۔ اور اکیسو پچاس باشندوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ یہ فوج بھی اس طرف آنے والی ہے۔ یہ خبر سنکر فدوی نے تمام پیدل و سواروں کو مسلح کر کے تیار کر رکھا ہے۔ فدوی حضور پر سے قربان ہو جانے سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ قلت فوج اور توپخانہ نہ ہونے کے سبب سے یہ ڈر ہے کہ پل نہ توڑ دیا جائے۔ اگر خدا ناخواستہ پل کو کچھ بھی آنچ پہونچی تو فوجوں کی نقل و حرکت اور رسد کی آمد و رفت بالکل موقوف ہو جائیگی۔ فدوی امیدوار ہے کہ توپخانہ پیدل فوج کی کمک اعلیٰ حضرت زود تر ارسال فرمائیں۔ تاکہ کفار پیش قدمی نہ کرنے پائیں ترقی سلطنت کی دعا ہے

عرضی فدوی محمد خواجہ حسن خاں۔ مقرر کردہ سہارنپور وغیرہ مرادنگر سے لکھا ہے۔ مؤرخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء

حکم شاہی پنسل سے لکھا ہے

مرزا مغل۔ بموجب درخواست عمل کیا جائے۔

پشت پر حکم جو غالباً مرزا مغل کا ہے۔ اور بادشاہ کے حکم پر لکھا گیا ہے۔
برائگیڈ میجر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے۔
برائگیڈ میجر کا حکم "نمبر ۴۴ دیسی پیدل کو کوچ کا حکم لکھا جائے۔
مؤرخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۷ء ۲۱ سال جلوس

فرمان نمبر ۸ } بنام راجگان، نوابان و دیگر معزز ساکنان
حکم شاہی بغیر دستخط تاریخ و مہر } صوبۂ الہ آباد، تم اپنے آپ کو عنایات
غالباً دفتر میں رکھنے کی نقل ہوگی } شاہی سے سرفراز کیا گیا سمجھو چونکہ ہمارا غلام خاص
علی قاسم الہ آباد و دیگر اضلاع متعلقہ کا حاکم مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا تمہیں لازم ہے
کہ تمام معاملات میں اسے مدد اور مشورہ دو۔ اور اس کے احکام کی خلاف ورزی
یا اس کی رضامندی و خواہش کے برخلاف نہ کرو۔ علاوہ ازیں (نہیں) یہ بھی لازم ہے
کہ اس سے مل کر ملعون انگریزوں کو قتل کر ڈالو۔ اگر یہ ثابت ہوگا کہ تم نے نہایت خلوص
سے عمل کیا ہے تو تمہیں خاطر خواہ انعام ملیگا، اور اگر نہیں تو تمہارے حق میں مفید نہ ہوگا

فرمان نمبر ۹ } بنام نواب باندا } چونکہ ما بدولت کا بندۂ خاص
مسودہ ایک حکم کا بدون دستخط یا مہر } علی قاسم حاکم الہ آباد مقرر کیا گیا ہے۔ تمہیں لازم
ہے کہ اس مراسلۂ شاہی کے پہونچتے ہی اپنے پیدل اور سوار و توپخانہ لے کر
اس سے مل جاؤ۔ اور انگریزوں کو قتل کرو۔ تمہیں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی
معاملے میں رئیس مذکورہ کی خواہشات و احکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ان
احکام کو نہایت ضروری جانو اور ان پر عمل کرو۔

عرضی نمبر ۶ ۔ تاریخ نہیں ہے } از سید محمد حسن بحضور بادشاہ
جہاں پناہ! عرض ہے کہ غلام کل حاضر ہوا ہے۔ مگر اس کی نشست و برخاست کے
لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ کوئی مکان عنایت فرمایا جائے جس میں
اور میرے ۴۸ ہمراہی مجاہد بآرام رہ سکیں، واجب تھا عرض کیا۔
عرضی غلام سید محمد حسن جہادی اور خیر خواہ دولت مدار
حکم شاہی پنسل سے
تم جانتے ہو کہ آمدنی کی ابھی کیا حالت ہے۔ تمہاری کارگزاریاں مابدولت

کو پسند ہیں۔ خدا کرے ایسے جہادی افراط سے پیدا ہو جائیں (حکم کو درخواست سے کچھ مناسبت نہیں پائی جاتی)

فرمان نمبر ۱۰۔ مورخہ ۳ ستمبر ۱۸۵۷ء } بنام نشان عظمت کونوال
حکم جس پر مرزا مغل کی سرکاری مہر "کمانڈر انچیف افواج ثبت ہے } شہر دہلی بخیریت باشند
ابھی خبر موصول ہوئی ہے کہ

انگریز آج رات کو حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس تمام شہر میں منادی کرا دو کہ تمام باشندگان ہندو ہوں یا مسلمان، مذہب کے لئے کشمیری دروازے کے پاس اکٹھے ہوں اور اپنے ہمراہ آہنی میخیں اور کلہاڑیاں بھی لے آئیں اسے نہایت ضروری جانو۔

نقل حکم شاہی بغیر دستخط یا مہر کے لیکن اصلی حکم پر مہر ثبت کی گئی ہو گی

بنام فرزند ما بدولت! تاریخ نہیں ہے

شہرۂ آفاق دلاور مرزا ظہور الدین عرف مرزا مغل بہادر جانو کہ جب پیدل و سوار میرے پاس آئے تھے تو میں نے خود اپنی زبان سے اُن سے کہدیا تھا کہ میرے پاس خزانہ یا مال نہیں ہے جس سے میں ان کی مدد کر دوں، انہوں نے میرا یہ بیان سُن کر سر تسلیم خم کیا اور میرے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دینے پر آمادگی ظاہر کی، اور ماتحتی اور فرمانبرداری کو منظور کیا اس پر انہیں اول ہدایت کی گئی تھی کہ میگزین اور خزانے کی اشیاء مہیا کریں، تا کہ جس سے انہیں اور مجھے فائدہ پہونچے۔ اس کے بعد انہوں نے دیوان خاص کے کمروں اور دیوان عام، مہتاب باغ و دیگر جگہ سکونت اختیار کر لی اور جیسا جی چاہا کیا ان کے آرام اور ناواقفی کی وجہ سے ملازمانِ سلطنت کو بھی انہیں کہنے سے روکا گیا۔ دوسرے یہ کہ اگرچہ اس معاملے میں ان سے کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا

(تاہم) روپیہ قرض لیا گیا۔ تاکہ ہر پیدل و سوار کو روزانہ الاؤنس دیا جایا کرے۔ مکرر فرمان جاری کئے گئے کہ شہر میں لوٹ مار اور دار و گیر نہ کی جائے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ اگرچہ اس دو زگذر چکے ہیں لیکن وہی خرابیاں ہنوز تک موجود ہیں، پیدل و سواروں کی رجمنٹیں دیوان خاص و دیوان عام سے نکل گئیں۔ کیونکہ شہر سے باہر رہنے کے انہیں سخت احکام پہونچے تھے، اور فوجی آدمیوں کو (جو) خواہ پیدل ہوں یا سوار، شہر کے باشندوں پر ظلم کرنے کی سخت ممانعت تھی۔ تاہم ایک پیدل رجمنٹ نے دہلی دروازے دوسری نے لاہوری، تیسری نے اجمیری دروازوں کی فصیل کے اندر استقامت اختیار کی ہے۔ اور کئی بازاروں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ وہ باشندوں کے مکانوں میں اس بہانے سے کہ انہوں نے انگریزوں کو اپنے یہاں چھپا رکھا ہے گھس جاتی ہیں اور لوٹ لیتی ہیں۔ وہ قفل اور دکانوں کے دروازے توڑ ڈالتی ہیں اور بیباکانہ دکانوں سے مال لے جاتی ہیں۔ اور جبراً سواروں کے گھوڑے کھول لے جاتی ہیں، وہ ایسی زیادتیاں کرتی ہیں کہ (ان) تمام شہروں میں جو بیرون فوجی دخل کے تصرف میں لائے گئے ہوں گے ایسی غارتگری نہ ہوئی ہوگی چنگیز خاں اور نادر شاہ بادشاہوں نے بھی ایسے شہروں کو پناہ دی ہے جو بے لڑے بھڑے قبضے میں آ گئے ہوں۔ علاوہ ازیں فوجی آدمی شاہی ملازموں کو اور شہر کے باشندوں کو ڈرانے دھمکاتے ہیں (آگے پڑھا نہیں جاتا)۔

. . . .

پیدل سپاہیوں کو فراشخانے سے نکل جانے کے مکرر احکام دیئے گئے اور سواروں کو باغ خالی کرنے کے لئے کہا گیا، لیکن انہوں نے اب تک خالی نہیں کیا۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں نہ نادر شاہ، نہ احمد شاہ اور نہ بہٹا لوی گورنر جنرل

منہ کبھی گھوڑوں پر چڑھ کر گئے ہیں۔ پہلے فوجوں نے درخواست کی کہ
شہزادوں کو مختلف عہدوں پر مامور کیا جائے اور اقرار کیا کہ وہ ان کے
احکام بجا لائیں گی۔ یہ کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے خواہش کی کہ شہزادوں کو
خلعات ذی خرہ عطا کئے جائیں تاکہ ان کے عہدے مستقل ہو جائیں۔ اور
تمام قیدی (انگریز) قتل کر ڈالے جائیں (ہیں) اس پر بھی راضی ہو گیا، اور
اسی روز مہر خاص ثبت کیا ہوا ایک اعلان عوام میں مشتہر کیا گیا کہ شہر
میں عدالت قایم کی گئی ہے۔ اور سپاہیوں کو ظلم و تشدد سے باز رہنے کی
ہدایت کی گئی۔ مگر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ ان تمام باتوں کو علیحدہ رکھ کر
یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جب گورنمنٹ برطانیہ کے مشہور و اعلیٰ افسران قلعہ
دیکھنے آتے تھے، تو دیوان عام کے دروازے پر گھوڑوں پر سے اتر پڑتے
اور وہاں سے پیدل آتے تھے مگر یہ سپاہ گھوڑوں پر بیٹھی دیوان خاص کے
کمرے تک گستاخانہ چلی آتی ہے۔ وردی اور پگڑیوں کے سوا اس کا لباس ایسا
ہوتا ہے جو داب شاہی سے بالکل بعید ہے۔ افسران فوج بھی دربار میں بجائے
عماموں کے ٹوپیاں پہن کر اور تلواریں باندھ کر نہایت بے پرواہی سے چلے
آتے ہیں۔ برطانوی حکومت کے دوران میں اس کے کسی ماتحت نے ایسا برتاؤ
نہ کیا تھا۔ اور گو انہوں نے خود اشیاء میگزین و روپیہ جو خزانے میں تھا برباد کر دیا
مگر اب روزمرّہ الاؤنس طلب کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ روزانہ الاؤنس
ان لوگوں کے لئے بھی لیتے ہیں جو حاضر نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ظلم و زبردستی
سے شہری دکانوں سے بغیر دام ادا کئے جبراً مال لیجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی
زیادتیاں روا رکھتے ہیں۔ بیرون شہر کی چیزوں کی حالت بہت غور طلب ہے فوجیں
شہر کے باہر جا کر امن قایم نہیں کرتیں جس کی وجہ سے سینکڑوں بندگان خدا قتل

کر دیئے گئے اور ہزاروں کا مال لٹ گیا۔ ملک کے سول انتظامات بسبب تسلط فوج شاہی کے جو تمام صوبجات میں مالگذاری آمدنی کے وصول کرنے والے ہوں اور تعلقدار مقرر کئے گئے ہوں۔ قائم نہیں رہ سکتے ان معاملات کی وجہ سے ظاہر ہے کہ دیہات سے رسد نہیں فراہم کی جا سکتی اور مالگذاری وصول نہیں ہو سکتی معاملات کے اس حالت میں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ملک شہر کی ویرانی کا خطرہ ہے جو کچھ ذکر کیا گیا اس کے علاوہ سپاہی شاہی ملازموں کو بھی دباتے ہیں۔ اور جب روزانہ الاؤنس طلب کرتے ہیں یا بارود وغیرہ مانگتے ہیں تو ان پر اقتدار جمانا چاہتے ہیں۔ شاہی ملازم کچھ نہیں کہتے بلکہ عاجزی و انکساری کرتے رہتے ہیں۔ ہر طرح انہیں خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیونکر یقین کیا جائے کہ یہ لوگ دلی خیر خواہ سلطنت ہیں یا یہ کہ وہ حکام بالا دست کے زیر اقتدار رہنے پر رضا مند ہیں یہ بھی خیال رہے کہ خزانے میں بالکل روپیہ نہیں ہے اور شہر کے سوداگروں کو لوٹ کر بالکل تباہ کر دیا ہے (جس سے) وہ اب اس قابل نہیں رہے کہ قرض دے سکیں پھر کیونکر روزانہ الاؤنس دیئے جا سکتے ہیں؟ جب انکی ضروریات پوری نہ ہو سکیں گی دیہات سے رسد وغیرہ بند ہو جائیگی تو پھر کیا حالت ہوگی؟ ان سپاہیوں کی مضحکہ انگیز کارروائی تو یہ ہے کہ وہ خود انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور حکومت کی رخنہ اندازی کا الزام شاہی ملازموں کے سر تھوپتے ہیں مختصر یہ کہ جب سپاہ ایسے سرکشانہ کام کر رہی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ کسی طرح حکومت کے فائدے کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس حکومت کی بربادی صاف عیاں ہے۔ مجبوراً تھک کر ہمنے آخر کار اپنی بقیہ عمر یاد الہی میں بسر کرنے کی ٹھان لی ہے اور خطاب شہنشاہی کو جو تفکرات و مشکلات سے لبریز ہے موجودہ خطرات و بیقراریوں سے تنگ آکر تہیہ کر لیا ہے کہ ترک کر دیں اور کفنی پہنکر پہلے خواجہ صاحب کی درگاہ

پر جا کر مقیم ہوں اور پھر ضروری انتظام کر کے وہاں سے مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیں
خیال کرنا چاہیئے کہ جب یہ فوجیں آئیں تو اہل شہر نے اور شاہی ملازموں نے ان
کی مزاحمت نہیں کی اور نہ ان سے دشمنی کا اظہار کیا، اور اس لحاظ سے وہ اہل شہر
اس قابل نہیں ہیں کہ ان کا جان و مال تلف ہو آئے دن کے ظلم و تعدی ما بدولت کیلئے
موجب ندامت ہیں، کیونکہ بحیثیت بادشاہ کے ہمیں ان تکالیف کی جوابدہی عائد ہے ان
میں قتل و غارتگری کا گناہ ہم پر ہوتا ہے انکی تعریف اس میں ہے کہ رعیت کی پرورش
کریں سلطنت کی بنیاد مستحکم کریں اور ملازمان سلطنت سے صلح و آشتی سے پیش آئیں پس فرزند ابدالت تم
تمام افسران فوج پیدل و رسالے کو جمع کرو اور کہو کہ اگر وہ سلطنت کی ملازمت
کرنی چاہتے ہیں تو ایک فارم پر جو بھیجا جائیگا اقرارنامہ لکھدیں ان کی خوشی
اور اطمینان کی خاطر ہم بھی ایک تحریری دستاویز دیں گے۔ کہ وہ فوراً ان کارروائیوں
کے انسداد کی سعی کریں، اور رجمنٹ پیدل و سواروں کے خیمے آج ہی شہر سے
باہر نصب کئے جائیں۔ ہر سپاہی کو جس پر لوٹ مار کا جرم عائد ہوگا واجبی سزا ملیگی
تاکہ دوسروں کو ایسی مفسدہ پردازی کا حوصلہ نہ ہو اور جب کبھی فرمان شاہی ملک میں
امن و امان قائم کرنے کی غرض سے جاری کیا جائے سب کو اسکی تعمیل کرنی واجب
ہوگی۔ اور اسلحۂ جنگ و سامان خوراک کا بدون معقول سبب کے مطالبہ نہ کیا جائیگا
اور ضد نہ کیجائیگی۔ تم انہیں یہ بھی سمجھا دو کہ اگر وہ متذکرہ بالا باتوں پر عملدرآمد نہ کرینگے
تو ہم سکون و اطمینان کی خاطر فقیری اختیار کر کے خواجہ صاحب کی درگاہ پر چلے
جائینگے۔ وہ اطمینان سے قلعہ اور شہر کے اور ملک کے مالک بنے رہیں کیونکہ شاہان سلف
میں سے کوئی ایسا نہیں گذرا جسنے ظلم کو امن سمجھا ہو۔ تم فوج کو سوالات کے جواب دینے
کیلئے جمع کرو تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ ایک درخواست جسپر تمام افسروں کی مہریں ثبت
ہوں لیکر ما بدولت کے حضور میں پیش کرو تمہیں یہ بھی ہدایت کیجاتی ہے کہ لیے خفیف یا معمولی بات

نہ سمجھنا۔ کیونکہ ضعیف العمری اور نقاہت کی وجہ سے ہم ایسے گراں بار تر ودات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کسی قوم پر حکومت اور کسی فوج کا انتظام بچوں کا کھیل نہیں ہے۔

فرمان نمبر ۱۱۔ مورخہ ۷ ارجولائی ۱۸۵۷ء بنام بندۂ خاص، نشان خطہ۔
نقل ایک حکم شاہی بغیر مہر و دستخط کے غالباً دفتر میں رکھنے کی نقل ہوگی — سردار نی سنگھ افسر افواج منو۔ و شیخ غوث محمد ہیرا سنگھ و دیگر

افسران کمینڈنٹ، و نان کمیشنڈ، فوج آمدہ از نیمچ۔

تم الطاف شاہانہ سے ممتاز کئے گئے، اور بجانو کہ تمہاری درخواست مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء اعلیحضرت نے پڑھی جس میں تمہارے متھرا آنے اور وہ محاصرے کی توپیں مع سامان آتشبازی کے لانے کی التماس درج تھی۔ اعلیحضرت کا تحریری حکم بھیجا جاتا ہے اور ہدایت کیجاتی ہے کہ اس پر عملدرآمد کرو اور دربار شاہی میں حاضر ہو۔ میری مہربانیوں کا یقین رکھو۔

فرمان نمبر ۱۲۔ نقول دستاویز بفصلہ ذیل۔ اوّل نقل درخواست از طرف محمد بخت خاں والی جموں کے لئے درخواست کے ہمراہ ایک مراسلہ روانہ کیا جائے۔ اور اس پر مہر شاہی ثبت کر دی جائے۔

دوم۔ نقل حکم شاہی متذکرہ بالا درخواست پر

سوم۔ مراسلہ بنا بریں درخواست مذکورہ کے ہمراہ بنام والی جموں روانہ کیا گیا۔

چہارم۔ افسران فوج کے نام پشت پر حکم کی نقل،

کاغذات پر ہر طرف نوٹ ہے کہ نقل کرلی گئی۔

عرضی نمبر ۷۔ مورخہ ۲۳ راگست ۱۸۵۷ء بحضور خداوند والی جموں کے نام میں ایک مراسلہ ارسال کرتا ہوں اور عرض ہے کہ اس پر اعلیحضرت کی مہر ثبت کر دی جائے (ترقی اقبال و سلطنت کی دعائیں) عرضی غلام۔ مہر کے نیچے نقل ہے

محمد بخت خاں کمانڈر انچیف افواج

دوم۔ مندکرہ بالا درخواست پر حکم شاہی اس درخواست پر مہر الٹی ثبت ہو گئی ہے۔ یہ حکم سیدھا لکھا ہے۔ تمہاری درخواست کے بموجب ثبت کر دی گئی ہے جو تمہیں واپس بھیجی جاتی ہے

سوم مراسلہ بنام والی جموں جو عرضی کے ہمراہ آیا۔

بنام وفادار پرجوش راجہ گلاب سنگھ والی جموں،

خود کو سرفراز کیا گیا سمجھو۔ اور جانو کہ مجھے تمہاری درخواست سے تمہارے علاقے کے ملعون انگریزوں کے قتل کا حال معلوم ہوا تم صدہا تعریفوں کے قابل ہو تم نے اس معاملے میں وہ کام کیا جو بہادر کرتے ہیں۔ زندہ سلامت باش! چند کفار جنہوں نے جانکنی کی حالت میں اپنے آپ کو پہاڑی کے مورچے پر پہونچا دیا ہے خود کو حفاظت و پناہ میں سمجھ رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے قتل ہو چکے اور جو بچے ہیں وہ مرے ہوئے خیال کئے جاتے ہیں۔ اور اپنے کیفر کردار کی پوری سزا پانے والے ہیں۔ بمبئی کی فوج تخمیناً ۰۰۰۰۶ بیکانیر، جودھپور، کوٹہ وجے پور ہوتی ہوئی تمام ملاعین کو ڈھونڈھ کر قتل کرتی ہوئی بعافیت اجمیر پہونچ گئی ہے۔ اور آٹھ یا دس روز میں دار السلطنت دہلی پہونچ جائے گی۔ خدا انہیں تمام آفات سے محفوظ رکھے! تمہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ موجودہ موسم بارش کی تکالیف کی چنداں پرواہ نہ کرو بلکہ مراسلہ موصول ہوتے ہی فی الفور دربار شاہی میں حاضر ہونے کی کوشش کرو اور اپنے ہمراہ خرچ بھی لیتے آؤ۔ اور راہ میں جہاں ملعون انگریزوں کو پاؤ قتل کرو جو تمہاری آرزوئیں ہوں گی پوری کی جائیں گی۔ تم اپنے معصروں میں معزز و ممتاز کئے جاؤ گے۔ خود کو بادولت کے الطاف کا مورد سمجھو۔

چہارم و نقل حکم بنام افسران فوج،

بنام افسران فوج باقاعدہ سوار، پیادے، توپ خانہ،

جب پوری فتح حاصل ہو جائے گی اور ممالک کی آمدنی پہلے کی طرح خزانے میں آنے لگیگی تو فوجوں کی تنخواہ حسب ذیل کر دی جائے گی۔

باقاعدہ سوار ۲۰ روپے ماہوار۔ پرائیویٹ باقاعدہ پیدل ۱۰ روپے ماہوار پرائیویٹ باقاعدہ توپخانہ (خالی ہے) دیگر فوج (خالی ہے) سوار ۱۴ روپے ماہوار۔ پیدل سپاہی ۱۰ روپے ماہوار۔

دوسروں کو حسب لیاقت ماہوار الاؤنس دیا جائیگا۔ اور چونکہ عوام کی حفاظت کا بڑا خیال ہے جو اُن سے بدسلوکی یا ظلم سے پیش آئیں گے مستوجب سخت سزا کے ہوں گے۔ تمہیں خدا کی رحمت پر نظر کرنی چاہیے اور فتح کا یقین کلی رکھنا چاہیے اور پورے یقین و بھروسے سے لڑتے رہو۔ تمہیں بموجب ان احکام کے عمل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

نام بدل دیا

اس کتاب کا نام گرفتار شدہ خطوط تھا کیونکہ اس میں اُن خطوں اور تحریروں کو جمع کیا گیا تھا جو بہادر شاہ کے دفتر لال قلعہ سے انگریزی فوج نے گرفتار کئے تھے۔ مگر اب کئی ایڈیشنوں کے ختم ہو جانے کے بعد جب ۱۱ مئی ۱۹۴۴ء میں اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن چھاپا گیا تو پبلک کی عام رائے کی موجب اس کا نام بدل دیا گیا کیونکہ تمام ہندوستان سے مختلف قوموں کے ہندوستانیوں نے بہت سے خط بھیجے کہ اس کتاب کا نام گرفتار شدہ خطوط ٹھیک نہیں ہے۔ یہ نام بدل دینا چاہیئے۔

میں نے خریداروں کی عام رائے پر غور کرنے کے بعد کتاب کے مضامین پر غور کیا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ اس کتاب میں بہادر شاہ کے نام عرضیاں ہیں اور بہادر شاہ کے جوابات ہیں۔ جن کو فرمان کہا جا سکتا ہے کیونکہ مغل بادشاہوں کی زبان سے یا قلم سے

جو لفظ بھی نکلتا تھا تو اُس کو فرمان ہی کہا جاتا تھا اور چونکہ اِن فرمانوں کے مضامین ۱۸۵۷ء کے غدر سے تعلق رکھتے تھے۔ اس واسطے میں نے اس کتاب کا نام غدر کے فرمان رکھدیا۔ اور اپنے خریداروں کی خواہش پوری کر دی۔

نظر ثانی

چونکہ میری آنکھیں کئی سال سے خراب ہوگئی ہیں اور میں لکھنے پڑھنے سے معذور ہو گیا ہوں۔ اس واسطے اب پُرانی کتابوں کی نئی چھپائی کے وقت نظر ثانی نہیں کر سکتا تاہم آخر میں یہ لکھدینا ضروری ہے کہ میرے دفتر والوں نے نقل مطابق اصل پر عمل کیا ہے اور چونکہ میری آنکھیں کئی سال سے خراب ہیں اس واسطے میں گزشتہ اشاعتوں کی نظر ثانی بھی نہیں کر سکا تھا اس لئے ممکن ہے کہ اس کتاب کی لکھائی اور چھپائی میں کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں۔

کتاب میں جہاں جہاں مضمون ادھورا نظر آئے تو خیال کر لینا چاہیئے کہ اصل فرمان اور عرضیوں کا مضمون ابتدائی ترتیب کے وقت یا تو موجود نہیں تھا اور یا پڑھا نہ جا سکا تھا۔ لہذا ناظرین کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ غلطی میری یا میرے دفتر والوں کی ہے۔

ہندوستان میں جو قدر دانی ان کتابوں کی ہوئی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ اس تاریخ کے بارہ حصے شائع ہوئے ہیں اور ہر حصہ بار بار چھپتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے خاص کر اس تاریخ کا پہلا حصہ "بیگمات کے آنسو" کے نام کا بہت مقبول ہوا ہے۔ گجراتی اور ہندی زبانوں میں اس پہلے حصے کے کئی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر چونکہ بازاری تاجروں نے یہ ترجمے شائع کئے تھے اس واسطے انہوں نے بہت زیادہ غلطیاں ان میں کی ہیں۔ مگر اب میں نے بطور خود ان کتابوں کے ہندی اور گجراتی ترجمے شائع کرنے کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ غلطیاں جو بازاری تاجروں نے کی تھیں اُن کی اصلاح ہو جائے۔

از خواجہ حسن نظامی

اب کسی کو ترجمے کی اجازت نہیں دیجائیگی

آخر میں یہ اعلان کرنا بھی ضروری ہے کہ آئندہ کسی شخص کو ان کتابوں کے ہندی گجراتی مرہٹی بنگالی وغیرہ زبانوں میں ترجمہ کرنے اور شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ میں نے خود ان کے ترجموں کا انتظام شروع کردیا ہے۔ لہٰذا جن لوگوں نے میری ان کتابوں کے ترجمے چھاپے ہیں اُن کو قانونی طور سے نوٹس دئے جارہے ہیں کہ وہ آئندہ ان کتابوں کے ترجمے شائع نہیں کرسکتے۔ اگر ایسا کریں گے تو اُن کے خلاف قانونی چارہ جوئی کیجائیگی۔

بہادر شاہ کا نیا روزنامچہ

ناظرین کو اس خبر سے خوشی ہوگی کہ مجھے بہادر شاہ بادشاہ کا وہ قلمی روزنامچہ مل گیا ہے جو بہادر شاہ کی تخت نشینی کے وقت کا ہے۔ بہادر شاہ اکتوبر ۱۸۳۷ء میں تخت نشین ہوئے تھے اور یہ روزنامچہ ۱۸۳۷ء سے اکتوبر ۱۸۳۸ء تک کا ہے اور اس کے پہلے جو روزنامچے بہادر شاہ کے میں نے شائع کئے تھے وہ ۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۸ء تک کے تھے۔ درمیانی روزنامچے ابھی نہیں ملے ہیں مگر میری تلاش جاری ہے۔

دو نایاب کتابیں

اسی سلسلے میں ناظرین کو دو اور نایاب کتابوں کی خوشخبری سنائی جاتی ہے جن کی مجھے بہت تلاش تھی اور اب مجھے دستیاب ہوگئی ہیں۔ ایک کتاب سر طامس مٹکاف کی عرضیاں نام کی ہے جس میں وہ عرضیاں جمع کی گئیں ہیں جو سر طامس مٹکاف نے بہادر شاہ کو بھیجی تھیں اور دوسری کتاب کا نام شہزادوں کی تنخواہیں رکھا گیا ہے اس کتاب میں نہایت ضروری اور بیحد دلچسپ معلومات ہیں بہادر شاہ اپنے خاندانی شہزادوں کو اور شہزادیوں کو اور دوسرے نوکروں کو کتنی کتنی تنخواہیں دیا کرتے تھے اس کا حال اس میں ہے اور ناظرین کو یہ کتاب پڑھنے کے بعد بڑی حیرت ہوگی کہ بعض شہزادوں کی تنخواہیں چار روپے ماہوار تک تھیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسن نظامی

جانشین سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ دہلی۔ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء